

تُوْرَهُدُلِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلٰهُوَ الْحَيُّ الْقَيُومُ تَعَزُّزُ مَنْ شَكَّ
وَتَذَلُّلُ مَنْ شَكَّ لِيَدِكَ الْخَيْرِ إِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَدُرُونَ مَحْدُودٌ مِمْ بِرْمَ سَاعَتِ بِسَا
كَرْ بِشَرِّ عِبَادَتِ فَيُنَزِّلُ فَضْلَ النَّعَيْتِ لَا سَكَایْتِ يَا شَكَّرْ
النَّعَيْتِ كَرْ سَرْمَایِهِ دَرَایْتِ از طَرِيقِ بَحْتِ فَرِيقِ تَوْقِيقِ فَوْ
تَعَالٰى وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَسَانَ بَطَے آیَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نُورُ الْمُدْعَى كَلَا

رب يسر ولا تعسر وتم بالخير
الله تعالى کے سوا کوئی معبود (حتی) نہیں وہ بیش بیش کے لئے زندہ و
قائم ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عزت بخش رہتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ذلت میں
جلائکر دتا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے پیغمبر اللہ تعالیٰ ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے۔ اور دم بدم ہر لمحہ ہر گھنٹی بے حد درود و سلام (وہ مبلغہ)
کی ذلت پر ہوں کہ آپ نے انسان کو اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کی (راہ و کھلائی) اس
کے نیف و فضل سے (بہرہ و رہونے کا سلیقه سکھلایا) استغفار بلا فکالت (کی عادت
رائج کر دی) اور اسے (الله تعالیٰ کی بارگاہ میں حد درجہ شکر گزار (بندہ نہایا) وہ
طریقہ جس میں توفیق الہی اور بحق رفق (مرشد کی ہمراہی) سے بدایت کا سرمایہ
حاصل ہوتا ہے (عطاء کر دیا)۔

قولہ تعالیٰ۔ وَمَا تُؤْفِيْقِي إِلَّا بِاللَّهِ أَوْ سَبْقُ تَفْقِيْقِ اللَّهِ الْمُتَعَلِّلِ كُوئی حاصل
ہے (آپ مبلغہ) نے قرآن مجید کی آیات کی (طلاؤت) کے ساتھ ساتھ ان کو
ٹیکنے کا طریقہ بھی (تعلیم کیا) جس سے مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر
دم کے ساتھ (ایک) ختم (قرآن) کا (ثواب ملے) ہے۔ آپ مبلغہ پر ہزاروں ہزاروں
بے حد و شمار (درود و سلام) ہوں جو (بارگاہ کبیرا میں) صاحب شرف ہیں۔
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ كَيْ أَنْهُمْ آپ کو پیدا نہ کرتے تو افلاک کو
بھی پیدا نہ کرتے آپ مبلغہ کی نعمت ہے۔ ابوالقاسم حضرت محمد رسول الله

وَأَنْ رُدَّهُ قَلْبُكَ لَكَنْدِحِيْ هَرَدِمْ خَتْمَ تَحْقِيقِ نَصِيبِ الْمُصْفِيْرِ
ہزاران ہزارا ز جدی شمار صاحب الشرف نعمت اول والا
لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ابُو الْعَاصِمِ مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّى اللَّهِ وَأَهْلَهُ وَأَحْلَافِهِ
أَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ بَعْدَهُ نَطَقَ تَصْرِيفُ كُلِّ كَمِ
مُرْتَبَہِ مُحَمَّدِ طَالِبِی وَمُرْشِدِی پَیْرِی وَمُرْدِی اُسْتَاذِ
وَشَاغِرِی جَمِیْعِیْتِ نَخْتَتِ بِعْلَمِ کَمِیَا اَكِ تَصْرِيفُ تَوْقِیْرِ
اسْتَ کَرْ طَالِبِ اَ طَرْقِی بِتَصْرِيفُ تَوْقِیْرِ اَ زَالِدِیَا
ذَارِدِ تَحْقِیْقِ اَیَا لَکِنْ اِنْ جَمِلَهُ تَصْرِيفُ اَسْتَ چَانِچِیْرِ
تَصْرِيفُ اَسْمِ اَعْظَمِ وَتَصْرِيفُ سَنْگَلِیَارِسْ وَزَرِ
بِعْلَمِ بَسِیرِ وَتَصْرِيفُ عَلَمِ اَبِیْرِ وَتَصْرِيفُ عَلَمِ رُوْشَنْ ضَمِیرِ

مبلغ اپ کی آن آپ کے اصحاب اور اہل بیت سب پر درود و سلام ہوں۔
اس کے بعد (بامُو) جو تصرف کل کا مالک ہے کہتا ہے۔ کہ طالب و
مرشد بیرون مرید اور استاد و شاگرد کے مراتب کو پرکھنے کی کوشش اور
جمعیت (انس) کا حصول علم کیمیا اکسیر کے تصرف کی توفیق ہے۔ جس طالب کو
اللہ تعالیٰ سے تصرف توفیق کا طریقہ ہی نہ ملے وہ (راہِ سلوک) کا محقق کیسے ہو
سکتا ہے۔ یہ تصرفات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ چنانچہ اسم اعظم کا تصرف

۲۔ سنگ پارس کا تصرف

۳۔ علم تکسیر کا تصرف

۴۔ علم اکسیر کا تصرف

۵۔ علم روشن شیرہ کا تصرف

۶۔ علم قرآن تفسیر کا تصرف

۷۔ علم قرب معرفت حضور رباني کا تصرف

۸۔ علم کشف؛ تصور روحلانی کا تصرف

۹۔ علم عین العیان کا تصرف

۱۰۔ اور ایسا تصرف کہ جس طرف بھی توجہ کرے حضوری
(مجلس) میں پہنچ جائے یہ تمام تصرفات اسم اللہ ذات کی حاضرات سے
کھلتے اور حق و قیوم (کے تصور) سے معلوم ہوتے ہیں۔

کامل مرشد طالب کو پہلے ہی روزِ لعج (غمیر) پر ظاہر ہونے والے علم ہے۔

مطالعہ کھاتا ہے لوراں کو حضوری علم کی تعلیم دیتا ہے۔ جس کے بعد طالب
تلقین و ارشدو کے لائق ہو جاتا ہے۔

بیت

بے حضوری ہر طریقہ راہز

با حضوری طالب حق در امن

اس تصنیف کا مصنف سوری قادری با ہنوفانی ہمودہ بازید قوم احوال ساکن
قلعہ شور کوٹ حق کھاتا ہے۔ اس کتاب کا نام نور الدین رکھا گیا ہے لوراے
عین نما کا خطاب دیا گیا ہے۔

بیت

طالب امام ذکر بھی نہ ہو اور فکر بھی نہ ہو

ذکر و فکر و سوسہ ہے اسے مل سے دھو

جاننا چاہئے کہ جب طالب اسم اللہ ذات کے تصور سے اپنے وجود میں
واصل ہوتا ہے (اور اس عمل کو جاری رکھتا ہے) تو وہ عین مشہدہ کا متلاشی
ہوتا ہے۔

ایدیات

ذکر باشیں ہے اور فکر سے ہو با وصل
کیسے پہنچیں اس جگہ ذاکران وہم و خیال
طالب بمحض سے طلب کر حق کی صرفت
اگر ہو ٹانی خضری السلام عیسیٰ مطیع السلام صفت

شہرگ سے بھی نزدیک دکھلا دوں گا
خون اقرب جگہ ہے فرمان خدا
جس نے اس جگہ لائے حق نہ پائی
اس نے زندگی میں مثل حیوان گھاس ہی کھائی
قولہ تعالیٰ۔ اَوْلَئِكَ الَّذِينَ اَنْهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
حیوان ہیں بلکہ ضلالت میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔

مثنوی

کر رہا ہوں سپنڈل کا ظور
ہوں طالبین کے واسطے رہبر حضور
طالببا مجھ سے طلب کر وحدت لقاء
لکھ حاصل ہو حضوری مصطفیٰ ملکہ
قولہ تعالیٰ۔ مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْأَخْرَةِ
أَعْمَى۔ پھا ۸ جو اس دنیا میں اندھا ہے (دیدار اللہی سے مشرف نہیں) وہ
آخرت میں بھی اندھا ہو گا (اسے دیدار اللہی نصیب نہ ہو گا)

بیت

طالببا مجھ سے طلب کر تجھ کرم
تکہ تیرے وجود میں بلق رہے نہ کوئی غم
جو کوئی اس کتاب (نور الہدی عین نماک) خالص (اللہ کی خاطر) خاص یقین
و اعقلوں کے ساتھ شب و روز اپنے مطالعہ میں رکھے گا تو وہ اسرار سے واقف

ہو جائے گا۔ اور اسے (اسرار کو معلوم کرنے کے لئے) کسی ظاہری مرشد کی
تعلیم و تلقین کی حاجت بلق نہ رہے گی۔

یہ کتاب (معرفت اللہ) خدا تک پہنچانے اور حضوری مجلس محمد
مصطفیٰ ملکہ سے مشرف کرنے کی وسیلہ ہے یہ کتاب حکلوں (خدا) کا رہنمایا
دیتی ہے اور باطن کی صفائی کا وسیلہ ہے۔ لیکن طالب بھی اللہ مطالعہ صادق
الارادت، بادب بادیا ہونا چاہئے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے (اگر طالب نے)
ظاہری خزانے کا تصرف (یعنی) علم اکیسر کیا کی حکمت کو نہ پلاسو ناچاہندی نقصو
جنس کو حاصل نہ کیا تو فقر و فاقہ میں ہلاکت۔ ہر قسم کی منج و پریشانی۔ اس کے
حوال میں ہے معمیتی۔ اور مغلی میں (در بدر) سوال کا وہی اور زوال اس کی
اپنی گردان پر ہو گا۔

ایسے بے نصیبوں کو نصیب کیسے دلایا جاسکتا ہے؟ لیکن جو شخص (بے
نصیب کو بانصیب کرنے والی) بات پر یقین نہیں رکتا وہ الحق حیوان ہے۔ اگر
تم عالم باشمور ہو اور اگر تم فقیر عارف با حضور ہو تو سن لو! کہ ہر قسم کے
نصیب قست۔ حکمت کے مرتب خزانے (اور) علم طلسمات کلہ طیب میں
ہیں۔ اور نصیبوں (کو کھولنے والی) چلی کلہ طیب ہے اور کلہ طیب پڑھنے والا
کوئی شخص بھی بے نصیب نہیں رہ سکتا۔ مگر کافر اور یہودی جو معرفت اللہ
معبدوللہ الا للہ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللہِ میں ہے خبر ہیں۔ وہی (حقیقی معنوں
میں بے نصیب ہیں)

جو کوئی کلہ طیب کا سبق کر گئے کن اور زبان محمدی ملکہ سے پڑھتا اور اس

کامل مرشد مددور ناقص مرشد نامرد کو کس مرتبہ سے جلن سکتے ہیں؟
کامل مرشد وہ ہے جو یکبارگی اسم اللہ عزیز کی مشق وجودیہ سے (طالب) کو
حضوری توجہ میں لے جاتا ہے لور ناقص نامد مرشد آج کل کا وعدہ کر کے
(باتا رہتا) ہے۔

الحدیث الْکَرِیمُ وَإِذَا وَعَدَهُ وَفَأَكْرَمَهُ وَهیٰ ہے جو اپنے وعدہ کو وفا
کرتا ہے۔

طالب صدق وہی ہے جو کلمہ طیب کے تصور سے توجہ میں پہنچ ہو
 جائے اور کلمہ طیب کے تصرف سے حاضرات کو تحقیق کر لے۔ جو کوئی اس
 میں شک کرتا ہے وہ مرد دل مرد و اور زندگی ہو جاتا ہے۔ طالب پر فرض یعنی
 ہے کہ مرشد جو کچھ فرمائے وہ مرشد کے امر کے خلاف ہرگز نہ کرے۔ اور
 مرشد کے سامنے جواب دیتے ہوئے دم نہ مارے۔ مرشد پر بھی یعنی فرض ہے
 کہ طالب اپنے مرشد سے جو کچھ بھی طلب کرے مرشد اس کو ہر طلب سے
 بہرہ ور کرے اگر مرشد ایسی توفیق نہیں رکھتا تو وہ طالبوں کا رہنما اور بالتحقیق
 شیطان ہانی ہے۔ جس سے طالب کی عمر برپا ہو جاتی ہے۔ اگر طالب بھی نامرد
 ہے۔ (اور سیم وزر دنیا کا طالب ہے) تو سیم وزر اور دنیا ہی اس کے لئے جا ب
 بن جاتی ہے۔ جب مرشد طالب کے امتحان کے لئے اس کو (راہ خدا) میں مل
 خرج کرنے کو کہتا ہے تو وہ مرشد کوہی چھوڑ دتا ہے۔ اس قسم کے طالب
 شیطان۔ نفس لعین کے قیدی ہے تھیں (مرشد کے) عبیوں کے جاوس و سوسہ
 میں بٹا ہوتے ہیں۔ جو ہرگز کسی مقام پر نہیں پہنچ سکتے۔ مرشد طالب سے کیا

ترتیب سے کلمہ طیب پڑھنے کی خاصیت کو جانتا ہے وہ لوح ضیر کے مطالعہ
 سے لوح محفوظ کے (علوم) کو زبان کے بغیر (تصور کی آنکھ) سے پڑھنے لگتا ہے
 تو اے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا جملہ تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ دنیا و آخرت کی
 کوئی شے (کوئی علم) اس سے خفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔ جس کسی کے وجود میں
 کلمہ طیب کی تاثیر ہو جاتی ہے اور وہ اسے فائدہ دینے لگتا ہے تو دریا کی مانند
 اس کے ہر بیل و رگ (ریش) سر تا قدم (موج زن) ہو جاتا ہے۔ کلمہ طیب
 اس کے وجود میں اس قدر سکونت و قرار پا لیتا ہے کہ اس کا نفس مطلق مر جاتا
 ہے۔ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ روح کو فرحت نصیب ہوتی ہے۔ اور اوصاف
 ذمیہ اس کے وجود سے دور ہو جاتے ہیں۔
جان لو! کہ کلمہ طیب کو رسم و رسوم کے طریقے سے پڑھنا (عوام) کا طریقہ
ہے جبکہ قرب اللہ حی و قیوم کی حضوری میں کلمہ طیب پڑھنے کے
منصب مراتب دوسرے ہیں۔

الحدیث — قَاتِلُوْنَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبِيرٌ وَ الْمُخْلِصُوْنَ
قَلِيلٌ — لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبِيرٌ وَالْمُتَّقِيُّوْنَ
 کامل مرشد وہی ہے جو طالب صدق کو ہر مرتبہ اس کی قسم ہر منصب اس
 کا نصیب اور کیمیا حکمت کے خزانوں کا ہر تصرف کلمہ طیب سے کھول دے اور
 کلمہ طیب کے ہر حرف سے دکھلادے پس معلوم ہوا کہ ایسے مرشد سے ہی
 تلقین لینا بہتر ہے۔ اور نامرد مرشد جو زن سیرت ہو اسے تین طلاق دنیا ہی
 اچھا ہے۔

چیز طلب کرتا ہے؟ اس کی جان عزیز کائف (نذرالله) جو طالب راہ مولیٰ میں سر خدا نہ کرے وہ ناموں ہے جو معرفت لامکان سے محروم رہتا ہے طالب مرد وی ہے جو راہ مولیٰ میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے اور دم نہیں گالت پس اسی قسم کا طالب روشن ضمیر یا شعور حضوری کے لائق ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ طالب و مرشد دونوں مدعا علیہ ہیں اور (اس مقدمہ کے) معاملات حضوری معرفت قرب قدرت سے تعلق رکھتے ہیں اس کا قاضی اللہ تعالیٰ (اور قانون) شریعت (مطہرہ) ہے جس سے مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں داخل ہوتے ہیں حق و باطل نفس و روح (کے مقدمہ) کافی نہیں ہو سکتا جب تک (علمی) کے دو گواہ نہ لائے جائیں ایک (زبانی) اقرار کی گواہی کا علم

دوم (قلبی) تصدیق کی گواہی کا علم

یہ دونوں علم اللہ تعالیٰ کی قدرت سے متعلق ہیں سپس معلوم ہوا کہ کامل مرشد کی نظر میں طالب علم اور بیان دونوں برابر ہیں کیونکہ عالم بالله مرشد کو ظاہر و باطن حق و قیوم کا علم اور رسم و رسوم کا علم یہ دونوں اس کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ کامل مرشد کی نظر میں اہل نصیب اور بے نصیب برابر ہیں کیونکہ (کامل مرشد) بے نصیب طالب کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں داخل کر کے بانصیب بنانہ تھا لیکن شرط یہ ہے کہ مجلس محمدی ﷺ صدق و کذب کی کسوٹی ہے۔ صدق کا مرتبہ معرفت دیدار کا ہے جبکہ کاذب کا مرتبہ دنیا جیفہ مردار کا ہے چنانچہ صدق کا مرتبہ حضوری

مشہدہ جمیلت کا ہے لور کلوب کا مرتبہ کشف و کلمات "اہمیت" حضوری کا ہے اگر صاحب نظر کامل مرشد طالب کو اس کی شریک کے (زندیک) آناب توحید معرفت کے نور کی روشنی کا پرتو بھی دکھادے تو بھی انہی طالب کو خوشی نہیں ہوتی اور اگر مرشد خود انہوں نے معرفت ہے تو اس کا طالب ہیشہ بے جمعیت رہتا ہے کامل مرشد و ظائف سے رجعت خورده کو شر پر زندگی کے خاتمہ سے پچالیتا ہے لور اسے آخرت میں خاتمہ بالآخر میں پچانچا رہتا ہے۔

کامل مرشد طالب صدق کو تین علوم کا سبق دیتا ہے جس سے (طالب حق) اسم اللہ کے الف سے (مقام) الفت کو طے کرتا ہے

اور علم سلف سے علم سلف کو تحقیق کرتا ہے

اور علم خلف سے علم خلف میں با توفیق ہو جاتا ہے

وہ ان متذکرہ علوم کو حاصل کر کے بھلا دیتا ہے بعد ازاں اس کا وجود نور ہو جاتا ہے اور وہ ہیشہ قرب اللہ حضوری کے مشہدہ میں رہتا ہے جس سے روز است کے مرتبہ کو جان لیتا ہے اور انہیاء اولیاء اللہ کی صفات میں روچی زبان سے قالوا بلی کرتا ہے اسی کو حقیقی مسلمان کہتے ہیں جس مرشد کی تلقین سے پہلے ہی روز طالب مسلمانی کے مرتبہ پر نہ پہنچے اور (مقام) ازاں پر منصب ارواح کی خود تحقیق نہ کر لے اس کو مرشد کیسے کہہ سکتے ہیں اس کا طالب بھی حیوان ہے مرشدی اور طالبی کا حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ اس میں عظیم سر اسرار مشہدہ حضوری حاصل کرنا ہوتا ہے

جان لو جا کر اگر تم عظیم انسان ہو تو قرب اللہ سے کھلی آنکھوں (چشم عین) حضوری مشاہدہ اختیار کرو۔ جس سے ایک نظر میں دونوں جہل کا تمثیلہ مد نظر رہتا ہے۔ اے طالب عالم باللہ ملک اے طالب عارف ولی اللہ سب سے پسلے اپنے مرشد سے علم (عمرت) کی طلب کر کیونکہ بے علم خدا تعالیٰ کی شیافت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ یہ پنج قسم کے علوم ہیں۔ (جو طالب مرشد سے طلب کرنا چاہئیں۔)

۱۔ علم توحید عنایت ۲۔ علم معرفت برائیت ۳۔ علم ولایت ۴۔ علم برائیت ۵۔ علم عنایت

کامل مرشد طالب صدقہ کو جملہ علوم کا سبق نظری توجہ سے دے دیتا ہے۔ جس سے طالب علم ایک گھڑی میں (عالم) فاضل صاحب تحصیل ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اسے علم معرفت قرب اللہ نور حضور مشاہدہ حضور و مجتہد حضور و طلب حضور و لا حوت لامکان حضور و علم تفہیق تحقیق حضور و ذکر فکر الامام ذکر حضور و معراج محمدی ملکہم کا حضور حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے حضوری کا وجود علم (نور) کی قوت سے سرتاقدم نور ہو جاتا ہے۔ حضوری عالم جب علم نور سے ایک بار بھی بے زبان و بیان پا عین اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس کو تمام عمر ریاضت و محبلہ کی حاجت نہیں رہتی۔ اس کے بعد طالب صاحب ارشاد بن جاتا ہے کہ وہ غلط اور غصب (میں گرفتار لوگوں) کی راہ نہیں چلتا وہ طالب الاولیاء ہو جاتا ہے۔

کامل مرشد وہی ہے جو علم مجبلہ کو علم مشاہدہ میں کھول دے۔ اور علم

ریاضت کو علم راز میں دکھلوے۔ جس سے (طالب) علم مجبلہ و علم ریاضت سے علم مشاہدہ اور علم راز میں اس طرح داخل ہو جائے جیسا کہ تمک طعام میں اور لوہا آگ میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ پلنی میں دودھ کھٹلی میں سوتا لور روح و جان میں دم ہوتا ہے۔ جس نے بھی معرفت اللہ اور فنا رفی اللہ میں جمعیت کے مراتب حاصل کئے اور ہدایت تمام حاصل کی اس نے "علم حضور (قصور) نور" سے ہی حاصل کئے۔ اس نے علم کوہی اپنا وسیلہ پیشوائی رفق راہبر باقیتی بنا لیا۔ اور کسی بھی جلال۔ کافر بدعتی خلاف شرع محمدی ملکہم نے خدا تعالیٰ کی شافت نہیں کی۔

بیت

علم ظاہر مثل سکے علم ہمن مثل رشیر
کیسے ہو بے شیر سکے کیسے ہو بے پیر
جو طالب اپنے مرشد سے اللہ تعالیٰ کی طلب کرتا ہے وہ نیک بخت توحید
کے لائق ہے۔ وہ بازیزید ملکہ کے مراتب کو پہنچ جاتا ہے جو کوئی بے پیر اور بے
مرشد ہو گا وہ شیطان کا مرید بن جاتا ہے۔
کامل مرشد کا کیا نشان ہے؟

کامل مرشد اسم اللہ نعمات کی نظر سے طالب صدقہ کے ہفت اقدام۔ سرتاقدم تمام وجود کو نور بنا دیتا ہے۔ اسم اللہ کی توجہ سے طالب اللہ کو حضوری مشاہدہ میں داخل کر دیتا ہے۔ جس مرشد سے طالب اللہ کو پسلے ہی روز حضوری

مشہد نصیب نہ وہ مرشد ناقص لور ملائکت ہے اس سے ارشاد جاری نہیں ہوتے۔

حضوری مشہد کے بہت سے طریقے ہیں۔

ذکر و فخر سے حضوری مشہد کا طریقہ لور ہے

قرب الیٰ مسیح پیغام کی آمد و رفت کے حضوری مشہد کا طریقہ لور ہے

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حضوری مجلس کے مشہد کا طریقہ اور ہے۔

کامل فقیر جملہ حضوری مشہدات کا عمل طالب اللہ کو ایک گھر میں حاضرات اسم اللہ عزیز سے کھول کر دکھارتا ہے۔ اور تحقیق کروافتا ہے۔

قرآن مجید کے ہر علم آیات و حدیث کو عزت و شرف قرب حضوری۔ جمیعت معرفت ہے جس کسی نے بھی انہیاء۔ اولیاء غوث و قطب و درویش فقیر کا مرتبہ پیاس اسم اللہ عزیز پلایا۔

بیت

جسم کو پنڈ کر در اسم ذات

ناکہ ہو عارف خدا دائم حیات

کل و جز کے ان جملہ مراتب کو حاصل کرنا لور واصل (بالله) ہونا اسم

اللغات کی باہمی مشق وجودیہ سے منکشف ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں طالب کے

وجود میں اسم اللہ عزیز کے ہر حرف سے تخلی ہونے لگتی ہے اور طالب علم

یکبارگی معروف کرنی ٹھیک کے مرتبہ کو پہنچ کر غنی اور لا بحتجاج ہو جاتا

ہے۔ مراتب غنائیت کیماں اسی سے فقیر عالی کیماں اگر اور مراتب بہائت اکبر سے

کیماں نظر ولی اللہ صاحب۔ بخود بر ہو جاتا ہے۔
کامل مرشد طالب صدقہ کو یہ دونوں علم ایک پل میں عطا کرتا ہے

سنوا طالب دو قسم کے ہیں

ایک طالب بچہ شہزاد کی ماں نہ (باند پرواز) دیدار کی طلب میں ہوتا ہے جس کی خواک دیدار ہی ہوتی ہے۔ ایسے کامل مرشد کو دیدار بخش کہتے ہیں۔
دوسرा طالب گدھ کے بچے کی ماں نہ مدار کی طلب میں پرواز کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی خواک ہی تپاک ہوتی ہے ایسے ناقص مرشد کو مدار بخش کہتے ہیں۔

مطلوب یہ کہ آدمی کو جو عزت و شرف۔ قرب حضوری۔ جمیعت معرفت لقاء حاصل ہوئی نفس کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ نفس کا مغلہ کرنے والا (خور) نامرد ہے۔ کیونکہ نفس ملہتہ تو نور ہے۔ اور علف فقیر (اس نفس کے وسیلہ سے) دوام مشرف حضور ہوتے ہیں۔

نفس چار قسم کے ہیں۔ کافر نفس کافر، منافق نفس منافق، مسلم نفس مسلم
مسلمان اور مومن نفس مومن ہوتا ہے۔ قوله تعالیٰ لا يكليف الله
نفساً إلا وسعها اپنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کسی نفس پر اس کی استعداد سے زیادہ بوجھ نہیں ڈلا جاتا۔ نافران نفس کو فرماتے دیدار بھر دنیا کی لذت اور زینت اور بہشت میں حور و قصور کی لذت زینت سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار ہزار بار استغفار کرتا ہے۔

ایات

ہر لذت سے بھو کر لذت لقاء ہے
لذت دنیا تو سب بے لقاء ہے
لذت دیدار بہ دیدار بہ
اگر کوئی دیدار سے ڈرتا ہے تو مجھ کو دے
چھوٹے اپنا لایا ہوں تمیرے روپرو
صد ہزاراں لشکر دیکھا ہوں روپرو
جس نے دیکھا ہو گیا وہ لازوال
معرفت توحید حاصل حق وصل

جو کوئی باطنی توفیق سے قرب معرفت۔ حضوری انوار دیدار اللہ کا طریقہ
جانتا ہے وہ شخص طالبوں کو ایک دم اور ایک قدم پر قرب معرفت۔ حضوری
انوار (اور) دیدار اللہ سے مشرف کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے لازمی شرط یہ
ہے کہ جسم پر شریعت کا لباس پہنے اور شب و روز شریعت کے (احکام پر عمل
در آمد کیلئے) کوشش رہے۔ اگرچہ قسم حتم کا مچرب کھانا کھائے اور شد سے میٹھا
کیا ہوا پہنچیے اور نیس اطلس کا زریں زر بفت لباس پہنے۔ لیکن اس کے
مراتب یہ ہوں کہ (عمده لباس پہنے۔ عمده لذیذ کھانا کھانے) کے بلا وجود وہ لباس
سے بیگناہ ہو اور اس کا دل حق تعالیٰ سے بیگناہ ہو۔ کبھی وہ (راہ خدا میں ہر چیز
قریان کر کے) اتنا مغلس ہو جائے کہ وہ اپنے نفس کو بہر خدا و سواء کرنے کے

لئے) ہر دروازہ پر گدا گروں (جیسا) سوال کرتا رہے۔ اس حق خانہ (جان لے
کر) عارف فقیر کے بیکی مراتب ہیں۔

بیت

لئن کو رسوا کرتا ہوں گدا کے لئے
ہر دروازہ پر قدم رکھتا ہوں خدا کلئے
مشرق سے مغرب تک ہر ملک قیامت تک فقراء کے قدم کی برکت سے
ہر قسم کی آفات سے سلامت رہے گا۔ اس نہ پر اللہ تعالیٰ کی تمام حقوق
چھوٹے بڑے پر فقراء کا حق ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں۔
ہے معرفت مرشد کے مراتب یہ ہیں کہ وہ بے ہاں۔ بے توفیق لور
حقیقت میں طالبوں کا راہبر ہوتا ہے۔

(استعددوں کے لحاظ سے ہر طالب کا وجود) قرب اللہ حضوری وصل کے
لاائق نہیں ہوتے۔ لور نہ ہی ہر پھر میں سونے لعل پلایا جاتا ہے۔ لور نہ ہی ہر زبان
پر قرآن و حدیث تفسیر ہا تأشیر کا بیان ہوتا ہے۔ لور نہ ہی ہر بیوی کیمیاء کی
آزمائش کے لئے بھائی گئی ہے۔ اور نہ ہی ہر فقیر صاحب محنت اور احوال کو
عین دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہر کسی کو ابو جہل جیسا جہالت کا جگہ حاصل
ہوتا ہے۔ نہ ہی ہر درویش صاحب ولایت و نظر ہوتا ہے۔ لور نہ ہی ہر کوئی
حضرت خضر علیہ السلام کا ہم صحبت ہونے کے لاائق ہوتا ہے۔ ہزار میں سے
کوئی ایک ہی ہو گا جو (اپنا تمام) مل و دولت (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے سسے
تو ہر سر لاائق بلوشنی ہے۔ لور نہ ہی ہر دل مخزن برتری ہی ہے۔ نہ ہی ہر کسی کو

فقیری مراتب ملتے ہیں۔ اور نہ ہی ہر کوئی نفس پر امیر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہر مل روشن ضمیر ہوتا ہے۔

سنواہ کس علم کی راہ ہے جس سے عرش قدموں کے نیچے فرش بن جائے
اور طالب اللہ لامکان (لامکان) میں سکونت پذیر ہو جائے۔ اور وہ لامکان کا
باعین مشاہدہ کرنے والا بن جائے پہلے ہی روز یہ دولت عظیٰ لور مجلس محمدی
تلہم لقاء الہی کے لئے (فنا فی اللہ) لور دیدار پروردگار کے لئے غرق فی
ازوار توحید کے مراتب ام المغالت کی مشق وجودیہ سے حاصل ہوتے
ہیں۔ اس طرح عارف اپنے معبود کا معشوق اور وہ اس کا عاشق بن جاتا
ہے۔ (مشق وجودیہ) نفس یہود کی قاتل ہے۔ احجام اللکات کا کتب مرقوم بے
حجب (دیدار اللہ ہم) سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور شب و روز (عشق الہی) میں اپنی
جل جلا ہتا ہے۔ جو کوئی حق و قیوم کے اس "عین العلم" کو پڑھتا ہے وہ رسم و
رسوم کے تمام دوسرے علوم کو بھلا دیتا ہے۔ دونوں جان سے اپنے ہاتھ کو اٹھا
لیتا ہے۔ وہ عین (العین) دیکھتا ہے۔ علم عین سے عین (حق) کہتا ہے۔ عین
بائین ہو جاتا ہے۔ اور عین (ذات) کو تلاش کرتا ہے لور جو عین کو پالیتا ہے
ذہ علم عین کو اپنا تفق و پیشوایا بنا لیتا ہے۔ اور یہ تفق کے مراتب ہیں۔ قوله
تعلیٰ و مَا تَوْفِيقٌ إِلَّا بِاللّمَ اور سب توفیق واللم کے لئے ہے۔ تفق
قدرت کا ایک نور ہے۔ جس میں قرب اللہ سے توفیق حاصل ہوتی ہے۔ توفیق
کی وقت سے نفس کی صورت۔ قلب کی صورت۔ روح کی صورت۔ اور بترا کی
صورت، یہ چاروں صورتیں اہل توفیق سے ہمکلام ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں اہل

تفق حق کو لے لیتا لور باطل کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے
 اسے طے الفقر۔ حق الوجود معرفت سمجھی و میہوت کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے
 لئے موت اور حیات ایک۔ خواب و بیداری ایک۔ مست و ہوشیاری ایک۔
 بھوک اور سیری ایک۔ پڑھا ہوا اور ان پڑھ ایک۔ مجلہہ اور مشاہدہ ایک۔ قل
 اور سکوت ایک۔ اس کی نظر میں خاک اور سیم و زر سب برابر ہوتا ہے۔

بیت

دریائے وحدت میں غرق ہوں پکھ اس طرح
 کہ ازل و بد کی بمح کو پکھ بھی خبر نہیں
 جان لو اکہ (باصو) یہیش حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہے۔
 یہ بھی جانتا چاہیئے کہ معرفت توحید کا مشاہدہ اور یہ نظر اللہ منکور ہونا اور
 مجلس محمدی ﷺ میں حضوری ہوتی ہمارا مقصود ہے۔ (یہی وحدت المقصود
 ہے)۔ دوسرا ہر مرتبہ مروود اور اس سے دوری کا ہے۔ نور ہر دو جاتب
 (قراء) کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں لور اللہ تعالیٰ ان سے
 راضی ہے۔ **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ** پیغمبر ﷺ ۲۳۸

نور حضور کا خاصہ لامکان میں ہے۔ جب عارف بالله فقیر لامکان میں
 داخل ہو جاتا ہے تو دونوں جان (و سعت کے لحاظ سے) اس کے نزدیک پھر
 کے پر جتنے ہو جاتے ہیں۔ (غوث الا عالم ﷺ نے فرمایا کہنیں میری نظروں کے
 سامنے رائی کے دانہ کے برابر ہے) پس معلوم ہو اکہ سلک سلوک میں ہر تم
 کی) آفت قبض و بسط۔ سکرو صحو موجود ہیں۔ جس میں سب (مراتب) سلب

ہو سکتے ہیں۔ جبکہ قرب اللہ میں نفس کی قلب و روح سے علیحدگی ہو جاتی ہے۔ (اور رجعت کا کوئی خدشہ نہیں رہتا)۔

فقیر کو سلک سلوک کی وہ را اختیار کرنا چاہیئے جس میں روز لول ہی طالب کو (اسم) اللہ کا حضوری مشلیہ فیض ہو جائے۔ میں معلوم ہوا کہ وہی شخص الہام و پیغام سے حجلب میں ہوتا ہے جو حضوری معرفت میں تمام ہوتا ہے۔ (کامل) قدری وہی ہے جس کے سامنے دونوں جہان (کی تخلق) جن و انس فرشتے مثل غلام اس کی قید میں ہوتے ہیں۔ کافر۔ منافق لور عاقلوں کے لئے ہم نے (کلمۃ الحق) کا اعلان کر دیا ہے۔ (اب وہ آئیں یا نہ آئیں اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز ہے)۔

شرح دعوت

دعوت دم نوش۔ (جس میں کسی کے دم سے دم طاکر اس کی جان قبض کر لیتے ہیں)

دعوت سیم زر فروش (یہ دعوت سیم وزر دنیا کے لئے حصول کے لئے پڑھی جاتی ہے)

دعوت ترک جان۔ ترک حیوانات ریافت کوش ہے۔

دعوت صلاح پوش (اس دعوت میں داگی حصار کرتے ہیں)

دعوت بدل جوش۔ (اس دعوت میں دل ذکر اللہ سے جوش کھانے لگتا ہے)

وہ دعوت جس سے کل عالم تخلوقات میں تسلکہ اور جوش و خوش پیدا ہو جائے۔

ان تمام قسم کی دعوتوں میں غالب دعوت دم نوش ہے۔ اگر انکی دعوت والا تمام عالم کو ایک دم میں پکڑ لے تو اللہ شہد حل ہے کہ تمام عالم ایک دم میں مر جائے (یہ باہمُ ملٹجی کا اپنا حل ہے)۔ اس قسم کے لال دعوت کو قرب اللہ وصل سے عامل کامل۔ قاتل قتل۔ صاحب قرب مست حل۔ سیف زبان کہتے ہیں۔ وہ عین جمل کے مشلیہ میں صاحب حکم بست و کشد ہوتا ہے چنانچہ دعوت دم نوش پڑھنے والا (نفس) خود کسی وہاں لور اعلقی موت میں جلا جو جاتا ہے یا دعوت دنیا درم فروش میں رجعت کما کر اس کے حالات میں دگرگوں ہو جاتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ دعوت پڑھنے والا خام خیال میں جلا ہو جاتا ہے جو دعوت اللہ تعالیٰ کے حکم لور حضرت ہم مصطفیٰ مطہر کی اجازت کے بغیر پڑھتا ہے۔ وہ کسی بھی قسم کی سہمت سرانجام دینے سے محروم رہ جاتا ہے۔ جان لو! اکر (اللہ دعوت) جملہ ارواح انبیاء لور ولیاء اللہ سے بیشہ ہم مجلس رہتے ہیں۔

کامل مرشد ان میں سے ہر ایک مرتبہ نظر کی توجہ سے جو توفیق مطلق ہوتی ہے (طالب کے لئے کھول دیتا ہے) یا حاضرات اسم اللہ ذات سے جو قرب حق سے تحقیق شدہ (امر) ہے دکھار دیتا ہے۔ یا یہ کہ تصرف سے کھول دیتا اور تفکر سے عین بعین دکھار دیتا ہے۔ یا یہ کہ قرآن مجید کی آیات کی تفسیر اور احادیث (کی روشنی) میں اسم اللہ ذات کی تحقیقات سے عظیم برکات سے (شرف کر دیتا ہے) یا اسم اعظم کے (فیضان سے) درجات دلوار دیتا ہے یا یہ کہ کلمہ طیب لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی کُنْہ سے نیجہ و ریبا

رہتا ہے۔ اور دکھلاتا ہے۔ مختصر یہ کہ (کلمہ طیب) کی حاضرات سے ذات تا صفات نور تا حضور۔ قبور تا ہمور۔ عرش تا فرش۔ لوح تا قلم سدا تا ہم۔ سب طبقات کو طے کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ تمام مراتب علم معرفت توحید سے دور رہ ہیں۔

خاصوں کی اصل راہ قرب اللہ سے تصور اور تصرف ہے۔ توجہ سے تکفیر
ہے۔ عین سے میان ہے۔ قل سے وصل ہے۔ ترک و توکل ہے۔ تجدید و تغیرہ ہے۔ جو کوئی اس راہ سے بے بھرو ہے لور حاضرات دناظر نگاہ کے مراتب نہیں رکھتا اسے دلیل سے آنکھی حاصل نہیں ہوتی۔ وہ شخص احمد ہے کہ اپنے آپ کو پیرو مرشد کرتا ہے وہ طالبوں کو خراب کر رہا ہے۔ روز قیامت شرمندگی سے اس کا چڑو سیاہ ہو گلدناوا آخرت میں اس سے کبیرہ گناہ شاید ہی کوئی لور ہو۔ (کہ اللہ کا نام لے کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے)

دیگر شرح دعوت

دعوت کے اعلیٰ منصب حاصل کرنا حق تعالیٰ کے قرب لور محمد رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے ہی ہو سکتا ہے۔ دعوت کا مرتبہ لور نتیجہ ولی اللہ بنانا رہتا ہے۔ (الیسی) دعوت کی ترتیب لور غصیت کو اپنی خواہشات کا غلام احمد کیسے جان سکتا ہے؟ مرشد کامل اور استاد کے بغیر دعوت نہ تو جاری ہوتی ہے اور نہ ہی فائدہ دیتی ہے۔ کامل پختہ وجود کو دعوت اس کے تمام مطالب عطا کر دیتی ہے۔ جبکہ ناقص لور خشم کا دعوت خلذ خراب کر دیتی ہے دعوت کے عمل میں عامل کامل وہی ہے کہ اگر اس سے دین و دنیا کا کوئی منصب طلب کریں تو ایک

بندت کے اندر اس سائل کو پانچ قسم کے خزانے عطا کر دے
۱۔ خواہ وہ مرتبہ بدشائی خل اللہ کا ہو۔

۲۔ خواہ وہ مرتبہ معرفت (الیسی) ولی اللہ کا ہو
۳۔ خواہ وہ مرتبہ بارہ ہزاری کا ہو۔

۴۔ خواہ وہ مرتبہ صوبہ داری کا ہو۔

چاہیئے کہ ہر ایک طالب کو قدر بقدر اس کے مطالب تک پہنچا دے اگر کوئی شخص شکستہ (دل) پریشان ہو کر زر و مل کی طبع کا سوال کرے تو اسے (کیمیائے ہنزہ کیمیائے اسکر کا علم سکھا دے)۔

قوله تعالیٰ۔ وَ أَمَّا الْسَّائِلُ فَلَا تَنْهَهُ عَوْنَّا وَ أَمَّا بِنْعَمَتِ رَبِّكَ فَحَدَّثْ
(پیغمبر ع ۱۸۶)

الله تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ سائل کو مت جھزو اور اپنے رب کی نعمتوں کا شکراو کرو۔ (کہ جو نعمت تمیں عطا کی گئی ہے اس کا حصہ حق داروں کو پہنچا دو)۔

قَوْلُهُ تَعَالَى۔ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (پیغمبر ع ۱۸۷)
الله تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے رب کے (اساء) کی دعوت دو۔ میں تمارے لئے احبابت (قبولیت کے دروازے کھول دوں گا)

بیت

حاضر دعوت پڑھتا ہوں میں با خدا
فرشتے اس سے بے خبر ہیں بر ہوا

دعوت پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ (صاحب دعوت) با توفیق ہونا چاہئے جو (باطنی) وقت کے مراتب رکھتا ہو لور تحقیق (کے طریقے) سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جواب ہاصواب حاصل کر سکتا ہو۔ (ایسا) دعوت پڑھنے والا (اگر چاہے تو دعوت سے) دشمن کی آنکھوں کو اندازہ کر دے۔ اگر (چاہے تو دعوبت دم میں دشمن کے دم کو پکڑ کر اس طرح اس کی جان قبض کر لے کہ وہ ایک دم میں ہی قبر میں بکھن جائے۔ یا یہ کہ دعوت پڑھنے سے دشمن قیدی بن جائے یا تمام عمر کیلئے بھجون و دیوانہ ہو جائے۔

یا اس طرح کی دعوت پڑھے کہ دشمن کے ساتوں اعضا خلک ہو جائیں اور (کسی علاج معالجہ) سے بھی ٹھیک نہ ہوں۔

یا وہ ایسی دعوت پڑھتا ہے جس سے دشمن بے قرار ہو جاتا ہے۔ ایک گھری کے لئے بھی اس کو آرام نہیں آتا۔ حتیٰ کہ وہ (اسی حالت میں) مر جاتا ہے۔ کامل وہ ہے جو (دعوت کی) آزمائش لور امتحان سب سے پہلے اپنے نفس پر کرتا ہے (کیونکہ) نفس ہی تو اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اپنے نفس پر غلبہ

پانے کے بعد ہی دوسراے تمام دشمنوں پر غلبہ پہلا جاسکتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ غنائمت کی توفیق اور وقت تحقیق (دونوں طالب کی) پشت پناہ اور (حفاظت و پاسیداری) کا ذریعہ ہیں۔ جس طرح کشتی کی پشت پناہ دریا کا پانی ہے۔ جس کے بغیر کشتی غرق آب ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ کے لئے پشت پناہ تصرف دنیا ہے جس سے سیراب ہو کر وہ (غنائمت حاصل کر لیتا) ہے۔

الْحَدِيثُ عَذَابُ الْجُنُوْنِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ جو کہ کاعذاب قبر کے عذاب سے بڑھ کر ہے۔
قولہ تعالیٰ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي
الْأَرْضِ وَلِكُنْ مُّنْزَلُ بِقَدْرِ مَا يَشَاءُ مِنْهُ اللَّهُ بِعِبَادِهِ
خَبِيرٌ بِصِرَرٍ (بخاری ع ۴۳)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا رزق وافر کر دیتے ہیں تو وہ وہنا میں فلوکرنے لکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ (رزق) کو بقدر حساب نازل کرتے ہیں بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتے اور دیکھتے ہیں۔

الْحَدِيثُ طَلَبُ الرِّزْقِ أَشَدُّ مِنْ طَلَبِ أَجْلَمِ الرِّزْقِ کی طلب موت کی طلب سے بھی شدید ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَمَا مِنْ كَاتِبٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ
رِزْقُهُ الْهُوَ (ع ۱)، زمین میں کوئی جاندار بھی ایسا نہیں جس کے رزق کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نہ ہو۔

بیت

تیری اولاد خدا کے بندے ہیں ان کا غم نہ کر
تو کیسا بندہ ہے کہ خدا سے بہتر بنتا ہے بندہ پور
رزق کی بھی دو اقسام ہیں۔ (ایک) رزق مملوک (دوسرा) رزق مرزوق
پس دنیا کا بہت سامن جمع کرنا جمعیت نفس لور انتبار خلق کے لئے ہے
کیونکہ اول غنائمت ہے۔ اس کے بعد بدہامت ہے۔ اول مل کو سلیم

جو باطن میں تو طفل کی صورت بہتر تر کا دامنی حضوری ہوتا ہے اور خاہیر میں اربع عناصر کے بُعد سے خاص و عام لوگوں سے ہم سخن ہوتا ہے یہ فقر کے تمام مراتب ہیں۔ فقیر سے یہ طالب روز لول تاہمہت فقر کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ جس کسی کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک سے فقیر کا خطاب مل جائے اگرچہ اس کا ہم گداہی کیوں نہ ہو جاؤ کوئی پر امیر بلاد شد سے بہتر ہوتا ہے وہ قرب خدا سے غنی ہوتا ہے۔ جو کوئی ان مراتب پر (امی) نہیں پہنچا لور فقر کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ فقر قادری طریقہ میں ہے دیگر کسی خالو لہ کو قدرت نہیں کہ فقر کا دام مارے۔

بیت

ہر مقام زیر پاء برکتا ہوں دام
یہ معرفت توجید ہے (دیگر) والسلام
قطعہ

کل و جز ہیں میرے قیدی میں ہوں باحدا
جو کہ خود سے فلی ہوا وہ صاحب لقاء
آدم کا میں بیٹا ہوں اور امت محمد مصطفیٰ ﷺ
کیوں نہ ہو قرب خدا جکہ ہوں میں باحدا

شرح مرتبہ مُؤْتُوْا قَبْلَ لَنْ تَمُؤْتُوا

جب جان کی کے وقت عزرا نسل علیہ السلام انسانی وجود میں سرتاقدم ساتھیں

پہلے (سلامتی میں داخل کر لے) پھر تجھے تسلیم ہو جائے (سر کو جھکا دے) تاکہ تجھے کہنہ سخن سے قرب اللہ کے مرتب محاصل ہو جائیں۔ ھندوں کے لئے یہی ایک سخن کافی ہے۔ انسان کامل تجھ شامل کے وجود میں کچھ چوں و چڑاں بلی نہیں رہتا

شرح فقر

فقر کس کو کہتے ہیں؟ فقر کو نی صورت رکھتا ہے؟ فقر سے کونی چیز حاصل ہوتی ہے؟ فقیر کس مرتب سے وacial ہوتا ہے؟ فقیر (کس) چیز سے آراستہ ہوتا ہے اور اسے کس حل سے شاخست کر کے اس کی تحقیق کر سکتے ہیں؟

سنوا فقر کی ابتداء میں تصور اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے (فقیر) کے ہفت اندام از سرتاقدم فور کی صورت ہو جاتے ہیں۔ اور تمام (وجود) پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک پچھے شکم مادر سے پیدا ہوتا ہے اسی اللہ گزات کی مشق وجودیہ سے پاک ہو کر وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں داخل ہو جاتا ہے اور اس معصوم صفت طفل فقیر کو لطف و کرم اور شفقت و رحمت سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنے للہ الیت بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت بی بی خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لے جاتے ہیں۔ وہ اسے اپنا بیٹا بنایا لیتی ہیں۔ اور اس کو (نوری) دودھ (کا پالہ) پلاتی ہیں۔ جس سے وہ للہ الیت کا شیر خوار (بچہ) بن جاتا ہے۔ اس کا نام ”علام فرزند حضوری“ اور خطاب ”فرزند نوری“ ہو جاتا

اعضاء میں سے روح کو جو حیات کا (ذریعہ) ہے۔ اس طرح جنہیں دے کر نکالا ہے جس طرح لسی میں سے مکھن کو جنہیں دے کر نکالتے ہیں۔ اور مکھن کو لسی سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح آدمی کی روح کو دماغ میں ہم ساختوں (الایض) سفید بڑی کے اندر جمع کر لیتے ہیں۔ استخوان الایض زین و آسمان سے زیادہ فراخ و وسیع ہے۔ اس مقام پر ایک روحلنی فرشتہ روح کو کھدا کر کے تین سو ستر سوال جواب پوچھتا ہے اس کے بعد مردہ کو غسل عمل دیتا ہے۔ جس کے بعد نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ یہاں بھی قبر تک جنپنے تک فرشتے میت سے تین سو ستر سوال جواب پوچھ لیتے ہیں۔ بعد ازاں اسے قبر کی لمبیں (پروٹھاک کر دیتے ہیں) جب وہ مکر نکیر کے سوال و جواب سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے بعد ایک فرشتہ جس کا نام قیام ہے۔ میت کو اٹھا کر قبر میں بھا لیتا ہے۔ اپنی انگلی کو قلم اپنے منہ کو دوات اپنے قوک کو سیاہی اور کفن کو کھڈ بنا کر جو کچھ بھی اس (میت) کے اہمل نامہ میں نیک و بد لکھا ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے لکھ کر تعریز کی مانند (ذکر کے) اس کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ جس کے بعد وہ فرشتہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔ اگر روح نیک ہو گی تو علیئن کے مقام میں داخل ہو جائے گی۔ اور اگر گھنگار ہو گی تو عجین کا مقام اس پر کمل جائے گا (وفن) کے تین روز بعد روح دوبارہ قبر میں آگر اپنے (اربعہ خاص) کے بھڈ کو دیکھے گی۔ تو اس میں بدلو پیدا ہو چکی ہو گی۔ اور اسے کیڑے کھا رہے ہوں گے۔ اس پر روح گریہ زاری اور افسوس کرنے لگے گی۔ اور ہزار ہاگم (اسے لاحق ہو جائیں گے جو بذات خود ایک سزا ہے) اور کئے گی

اے میرے دوست میں پلے ہوئے مجھوں اگر تیرے لئے یہ بلاکت اور گندگی ہی تھی تو پھر لئے تو دوست (دنیا کے پیچے بھاگتا رہا) تھی کہ ہادہ سل سلک روح مسلسل اپنے جو شکی پیدا پری کے لئے قبریں آتی رہتی ہے۔

تین قسم کے لوگوں کا بُعد (اربعہ عناصر) سلامت رہتا ہے جیسا کہ زندگی میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کی ایمان میں ہوتے ہے۔

۱۔ ایک (انبیاء علیہ السلام) اور علمائے عالی (کا وجود)۔

۲۔ دوئم فقیر کامل (کا وجود)۔

۳۔ سوئم مکمل اکمل شہید (کا وجود)۔

چنانچہ شہید اکبر موت کے بعد بھی زندہ لوگوں سے مکھن ہو جاتے ہیں۔ کامل مرشد طالب اللہ کو حاضرات اسم اللہ عز و جل عز و جل علیہ السلام کے مذکورہ ہاں مراتب زندگی میں۔ خواب میں یا مرابتہ میں یا ہمیں دکھا دیا ہے۔ یا دلیل سے اسکی۔ اسم اللہ عز و جل عز و جل علیہ السلام کھول کر مقام مملکت دکھانتا ہے دنیا میں عی وہ عین دیکھ لیتا ہے جس کے بعد اس کا دل دنیا اور دل دنیا سے سرد ہو جاتا ہے۔

مثنوی

گر تجھے معلوم ہو حل قبر
کشف ہو تجھ پر ہر ذیر و زیر
پھر صبر حاصل ہو اور غم تمام
مل سلیم ہو جائے واضح ہر مقام

سروری قوری طریقہ کے ذکر کی ابتداء میں ہی کوئی طالب فوت ہو جائے تو
مرنے کے بعد اس کا قلب جنبش میں آکر بلند آواز سے اللہ اللہ اللہ کا ذکر
کرنے لگتا ہے۔ فریاد کرتا اور نمودگانے لگتا ہے۔ اس قسم کے ذکر کونہ تو
فرشتہ (عزراائل علیہ السلام) کی خبر ہوتی ہے لہکہ جان کدن کی تکلیف میں جلا
ہو جائے (سنسد ہی اسے قبر لند کی خبر ہوتی ہے کہ (سوال و جواب میں پھنس
جائے) قبر اس کے لئے غلوت گاہ اور وہ زین کے یہی اللہ تعالیٰ کی لمان میں
ہوتا ہے۔ وہ مقام قاتل اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ قیامت کے روز وہ بغیر حلب
اور بلاعذاب جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ بہشت میں مشرف دیدار ہو کر
اپنے آپ کو (اس طرح) حاضر کر لے گا کہ حور و قصور بھی یاد نہ رہیں گی۔ اس
قسم کے سروری قوری طریقہ میں موت و حیات یکساں ہوتی ہے۔ جان لواہ کہ
جو کوئی دن (رات) یہی اللہ تعالیٰ کی محبت میں جلا رہتا ہے۔ تو دنیا اور اہل دنیا
اس کی طلب و محبت میں ہیشہ اس کے قیدی اور اس کے حکم میں مثل غلام
رہتے ہیں۔

بیت

آنکھ سے ہر گز نہ دکھوں جو خدا
ظلماً و قسم کی کر دو بیک انتا
سنابجو کوئی دوش ضمیر کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ اسے معرفت فقرہ دات
حاصل ہو جاتی ہے ایسا فقیر بد نظر رحمت اللہ منکور اور مجلس محمدی ﷺ کا
وائی خضوری ہوتا ہے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی ولاد میں اشرف البشر ہو

جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ ۖ وَلَقَدْ كَرَّمَنَا بِنَيِّنَ آدَمَ (طہ ع ۱۵) وہ حضرت محمد
رسول اللہ ﷺ کی امت میں برگزیدہ معرفت میں عالم بالله عارف ولی اللہ
ہو جاتا ہے الحدیث۔ **الْعُلَمَاءُ الْمُقْتَسَمُونَ كَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ عَبْنَى لِسْرَائِيلَ**
میری امت کے عالمے حق بني اسرائیل کے انہیاء جیسے ہوں گے۔

ایسے لوگ اسم اللذات کے تصور۔ تصرف اور وقت سے ہر صبح و شام
قللی اللہ نوں غرق اور دیدار پروردگار کے مشہد سے مشرف ہوتے ہیں۔ ان
کا نفس مردہ فناہ اور ان کی روح کو بقاء لذت و حلووت فناہ حاصل ہوتی ہے۔
ان غیب کے مراتب کی عیب جو کی نہ کر کیونکہ عیب ہاتھا گتلہ کبڑا ہے۔
بانٹک و شبہ یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش و ہدایت ہے۔ جو روز الممات سے قیامت
تک ایک سے دوسرا فتیل اللہ مجبت (ایک دوسرے کے) قائم مقام ہوتے رہیں
گے۔ جنہوں نے فناہ میں معرفت فناہ حاصل کر رکھی ہو گی۔ جو کوئی اس پاٹ
پر اعتبار نہیں کرتا وہ مردہ ول احمد بے حیاء لوگوں میں سے ہے۔ ان کا قلب
وقائب قبر و لحد کی مثل ہوتا ہے۔ ان کے مرتبہ کی نہ تو کوئی حد ہے سن
کنٹی۔ ان کی روح رب العالمین سے بندھی ہوئی ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ ۖ لَوْفُوا بِعَهْدِي أَوْفِ بِعَهْدِكُمْ بِالْأَعْلَمْ

تم اپنے عمد (اقرار) کو پورا کرو۔ میں اپنے (عمرد) اقرار کو پورا کروں گا
پس (جب طالب) اسم اللذات کی حضوری سے اسم اللہ کا سبق پڑھتا
ہے۔ تو اسے حیات و مملکت کا کوئی مرتبہ یاد نہیں رہتا۔ جسی کسی کا پہلا مرتبہ
معرفت میں مشرف فناہ ہوتا ہے۔ اس کا نام اور خطاب ولی اللہ ہو جاتا ہے۔

ایات

اولیاء کو قبر میں خلوت با خدا
زندہ مل مرتے نہیں ہیں اولیاء
بعد مردن ہو گئی جل پاک نور
غرق فی التوحید فی اللہ باحضور
خلق ان کو جانتی ہے زیر خاک اندر قبر
ان کو دہل دیدار اللہ سر بر
طبع و حد و حرص والے مردہ پڑھوا
اولیاء مرتے نہیں صاحب لقہ
فیض و فضل میں نے پلیا از خدا
ہوں بیشہ ہم صحبت با مسطقہ شہادہ
ہر مقام میں نے دیکھا اندر حیات
موت سے پالی ہے اب مطلق نجات
یہ مراتب عارفوں کی ابتداء
روز اول ہوں مشرف بالقاء
با تصور اسم اللہ پایا ہم نے
اسم اللہ یعنی ہم نے
جس نے اپنا جسم اسم تین پنل کیا
معرفت دیدار اسم اللہ پایا

کیسے روا ہو دیکھائے خدا
جب دکھائیں مسطقہ علیکم (جاز روا)
ہم تو بہر خدا یہ راہ دکھا
سر کٹا بے سر ہو جا پھر مجھ تک آ
مطلوب یہ کہ دیدار بیان کا بازگریں اٹھانے والا روحلی عارف ہزار فقیروں
میں سے ایک ہو گا۔ جو اپنے مل سے لاسوئی اللہ کو (کامل طور پر) کمرچ ڈالے
مشنوی

طالب دیدار (بن) دیدار سے دیدار کر
جز خدا دیکھ رہا دیکھو ہا نظر
ہر طرف میں دیکھتا ہوں حاصل مجھے ہے حق سے حق
دائی مل کا مطالعہ (اور) کام سے ہوں غرق
ہل! صاحب علم کے لئے ضروری اور فرض میں یہ ہے کہ وہ تلقین کی
طلب ایسے مرشد سے کرے جو علم حضوری کا عالم ہو۔ کیونکہ وہ صاحب وصال
اور دنیا میں ہونے والے ہر واقعہ کا تماشہ کرنے والا واقعہ احوال ہوتا ہے۔
ولی اللہ فقیر کو تجلی سخن درکار نہیں ہوتی۔ کیونکہ فقیروں اور درویشوں
کی ہربات اور ان کی ہر تصنیف قرب پورودگار سے جواب با صواب ہوتی
ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر ایسے فقیر کی تصنیف خام اور بے لذت ہو گی
تو بھی سخن اور شد سے بہتھ کر ہو گی۔ اور شعراء کو شعر کی پنچلی عقل و
دانش (کی لذت) شور سے حاصل ہوتی ہے لیکن وہ قرب اللہ حضوری سے

بہت دور کی بات ہے سیہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مت و ہوشیار (کے کلام میں
فرق ہوتا ہے جو بھی مشرف دیدار ہے وہ صاحب القیار ہے
دل کے کلوں سے سنوا! اگر تو نہیں نے کاظم قیامت کے روز تیرے چور پر
شرمندگی ہو گی۔ تو اخبارہ ہزار عالم میں رویاہ لور فضل ہو گے خود پسندی بہت
خت کفر ہے۔

علم کس لئے ہے لور عالم کس لئے ہے؟

علم ہدایت کے لئے ہے اور عالم روایت کے لئے ہے ہدایت کے کتنے ہیں
لور روایت کے کتنے ہیں؟ روایت (یعنی علم) جو بے ریا ہو۔ معرفت خدا کا
ویله ہے۔ اور ہدایت کفر شرک شیطانی نسلی خواہشات سے نکل کر مجلس
محمدی ملکہ میں داخل کر دیتا ہے۔ ہر شے کا کوئی گواہ ہوتا ہے اور ہر گواہ کی
ذہب و ملت میں (اجازت) بھی ہے۔

۱۔ اپکس (گواہ) معرفت

۲۔ دوسرا (گواہ) قرب حضوری مشیہ اللہ

ایمیات

بے مرشدوں کا مرشد ہوں بہر خدا
بے پیروں کا میں پیر ہوں از (حکم) مصطفیٰ ملکہ
 قادری ہوں کامل ہوں ہجتو مرا خطاب
باہجو گوئیں گم ہو کر ہو گیا ہے بے محاب
پیر و مرشد بختا ہے پلچڑی گنج

طالبوں کو ہو نیب در روز بخ
علم و فاضل ہیں قیدی مرے
صحبت مصطفیٰ ملکہ حاصل مجھے
 قادری کے یہ مرتب از فضل
 قادری سے طلب کر نعم البدل
مرشدوں کا مرشد ہوں از حضور
طالبوں کو بخش دوں اسرار نور
کوئی طالب نہیں ملتا لاکن لقاء
quam طالب دشمن جان سراسر خطا
میری جان سن لے امرشد لور طالب دنوں کے لئے (سمحت کی) ایک
بہت ہی کافی ہے کہ تمے باسیں پہلو میں نفس لور دا اسیں پہلو میں شیطان کا
مقام ہے۔ پس ان دو دشمنوں سے تمی بندگ ہے جس کسی کے ہر دو پہلو میں
تم جیسا زخم اور کائٹے جیسا درد ہو۔ اسے سونے لور و قتنی خوشی کی کیا ضرورت
ہو سکتی ہے ہر دم (ان دشمنوں) سے خبردار رہ کر تجھے فرمت نہیں اور موت کا
کوئی اعتبار نہیں۔

فقیر کو چاہئے کہ اسم اللیغات کے تصور میں مشغول ہو جائے۔ (حتیٰ کر)
اسم اللیغات (کے حروف) میں سے شعلہ انوار کی تھی پیدا ہو جائے اور (فقیر)
اس کے انوار میں غرق ہو کر دیدار سے مشرف ہو جائے کہ اسے نہ تو مشغول
کی بمار اور نہ ہی دو ناخ کی ناریاد رہے۔ (اور وہ بزرگ حل یہ کہ دے) کہ

میں نے ان دونوں کو چھوڑ کر اپنا چہرہ اپنے پروگارکی طرف کر لیا ہے
الْحِدْثُ لَا يَتَمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَاءِ

حضور پاک ملکہ نے فرمایا۔ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

الله تعالیٰ کے لقاء کو حاصل کرنے سپاٹا اور واصل بالله ہونا کس علم اور کس جیز سے ہو سکتا ہے؟ وہ علم صرف (غرق) فی اللہ ہو کر قرب حضوری میں مشلہ نور (کا علم) ہے۔ جو عقل و تمیز کی آگ سے باہر ہے۔ جو کوئی اسے جانتا ہے اور علم معرفت کا یہ سبق (اسم) اللہ (ذات) کے (تصور) سے پڑھتا ہے وہ میرا بھائی ہے جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

بیت

نقش و سیلہ ہو گیا نقش کو دیکھ
نقش نقش ایک ہوا اب باقین

یقین کس جیز سے حاصل ہوتا ہے؟

تصور اسم اللہ ذات سے جو حاضر کرتا ہے۔ تجھے جانتا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت تیرے وجود میں اس طرح ہے جیسا کہ پستہ میں مفتر۔ کامل مرشد ایک ہی دم میں طالب اللہ کو (بقاء) باللہ کی حضوری میں پہنچا کر دیدار سے مشرف کرتا ہے۔ کہ وہ موت و حیات کسی حل میں بھی خدا تعالیٰ سے جدا نہیں ہوتا۔ ناقص مرشد ایک رات دن میں اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا رہتا ہے۔ ناقص تر مرشد ایک ہفتہ میں طالب اللہ کو حضوری میں پہنچا رہتا ہے۔ ہدایت معرفت۔ قرب اللہ فقر کی یہ بالطفی راہ۔ قصہ خولی افسانہ دالی قیل

و قل میں نہیں ہے۔ مشلہ حضوری لور اس ذلت لانزوں کے حل سے
واقف ہونا روز است کافیں و فضل ہے۔

بیت

دیکھنے والا کبھی کتنا نہیں
جسم اس تن اس جگہ نہیں
وہ جسم دوسرا ہے لائق خدا
وہ آنکھ دوسری ہے جس کو حاصل لقاء
چار جسم و چار چشم و چار نور
چار سے گذرنا تو پھر کہا حضور
بعد ازال باعیان دیکھو دوام
ذکر و فکر چھوڑ دو پھر ہر مقام
ملدو زاد اندا رہے گا ہے یقین
آفتاب کچھ جلا دے اس کی جیبن
آنکھ سے اپنی فی اللہ میں کیا دیدار
گھوم پھر کر تختین میں نے کی۔ ہے (یار)
قرآن سے ہی ہر جواب مجھ کو ملا
اور حدیث سے بھی باصواب مجھ کو ملا
کر کوئی مجھ سے کے مجھ کو دکھا
توحید میں غرق کر کے دکھا دوں خدا

گر نہ پائے یہ مرتب لویاء
کس کو یقین آتا دین لقاء
غرق کو بھی چھوڑ مل سے کر نظر
تاکہ واصل ہو کے ہو غم الفقر
بھوٹو موں میں کم ہوا بھوٹو کھل
بھوٹ نے موں سے پا لیا یاموں بخواں

اس قسم کے دیدار پروردگار کے مرتب اور رحمت (اللہ) کی توفیق نص و
حدیث کے موافق تین طریقے سے تحقیق شدہ ہے۔

۱۔ اول رحمت خدا خواب میں روا ہے ایسی خواب سے اللہ بے حجاب
خلوت خانہ ہوتی ہے ایسی خواب کا خطاب (خواب) نور ہے جس میں دیدار
حضور کا مشلہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ دوم دیدار خدا مرابقہ میں بھی (جائز) ہے۔ جس میں (معنوی) موت
مولیٰ کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

۳۔ سیوم دیدار خدا "پاعین" کھلی آنکھوں سے بھی کھلا تحقیق)
ہے جس میں جسم تو اس جہان میں ہوتا ہے اور جان لائہوت لامکان میں ہوتی
ہے۔ اس فیض و فضل کا ہر ایک عظیم مرتبہ مرشد کامل سے عطا ہوتا ہے۔
مشتوی

نخ اقرب کی کروں تحقیق گر
شہ رگ کے نزدیک دیکھوں با نظر

۲۵

ہے می ناظر خدا حاضر خدا
ہم صحبت حاضر محمد مصلقی : اللہ
اسم اللہ راہبر د ہرلو کر
جز لقاء دیگر نہ دیکھو ناظر
دیکھنے والا جب ہوتا ہے (بھی) دیدار
ست کو متی چسے بھر بے شد
خانم کی متی ہے قس د ہوا سے
ست کو بیداری بھتی ہے خدا سے
ہوں حضوری میں بھی پاہور ہا بخ
اندھا کیسے دیکھے ہا بھر ہا نظر
خلق اس کے نور کے اک قطرو سے تکوڑ
مل کیا ہا نور ہم کو در حضور
کر کروں شرح بیان احوال کا
کل و جز ہو جائے غرق فی لله فنه
معرفت کو کیسے جانیں هل من
طالب دنیا بت پست کافر هل غم
طالب سولہ عی ہیں عارف صفت
ابتداء و انتا با معرفت
میں مرشد اور طالب هل تکلید کذب لور هل توحید مصدق کے ہر دو
مرتب کو باقیت ہو کر اس طرح ترازوں میں قول لیتا ہوں لور حقیقت حق کی

اس طرح تحقیق کر لیتا ہوں جیسا کہ صراف نظری سے سیم و زر کے (کمرا ہونے) کو پچان لیتا ہے

بیت

مرشدوں کو نظر سے حاضر کر دوں
طالبوں کو نظر سے وحدت میں (گم) کر دوں
جان لو اکہ راہ ہاطن میں چودہ قسم کی تجلیات چودہ قسم کے الام چودہ قسم
کے ذکر مذکور چودہ قسم کے حکمت ضرور اور چودہ قسم کے ہاطن معمور
ہیں۔ کامل مرشد ان میں سے ہر ایک کو طالب کے لئے زبانی بیان کرتا
ہے۔ یادیہ کہ طالب کو احوال کا "بعین" کھلی آنکھوں مشلبہ ہر منہل ہر مقام کا
تماثل دکھانتا ہے۔ جس سے طالب کو اقتدار و یقین آ جاتا ہے۔ ہاتھی راہ میں
آفات ہی آفات ہیں۔ صرف تصور اسم اللہ عزیز سلامتی سے (منہل) پر پہنچا
رہتا ہے۔ مرشد حضوری تصور سے آگاہ ہوتا ہے سورہ وہ (مرشد نہیں ہو
سکتا) بعض تجلیات نوری ہیں اور بعض تجلیات ناری۔ (ناری تجھی) سے وجود
میں شرک کفر زنا (پوشی) پیدا ہوتی ہے۔ لور (نوری تجھی) سے وجود میں انوار
دیدار پیدا ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ (نوری تجھی) سے طالب شیطانی
آفات۔ نفلی بلاوں اور دنیلوی حلہات کی پریشانی سے یکبارگی گذر جاتا ہے
اسے قرب رہلنی نصیب ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ فنا فی اللہ میں غرق نور سے مشرف
رہتا ہے۔ اس کے وجود کے ساتوں اعضاء منفور ہو جاتے ہیں وہ واقف
احوال ہوتا ہے۔ لور وصل لا زوال سے (بسو ور) ہو جاتا ہے وہ قتل و قتل

سے گذر کر رفت جمل کی لذت و مشہدہ میں (محروم) رہتا ہے
یہ کونی راہ ہے؟ اور اس کے لئے کونا علم کوہ ہے؟ یہ مشق وجودیہ ہے
جس میں اسم اللہ سرتاقدم ساتوں اعضا کو اس طرح (اور ذات) میں لپیٹ
لیتا ہے جیسا کہ قتل درخت کو لپٹ جاتی ہے۔ لور اسم اللہ عزیز سرتاقدم اس
طرح (طالب کے وجود کو) اپنے قبضہ و تصرف میں لے آتا ہے کہ اس کے
ساتوں اعضا پر اسم اللہ کی (مشق) مرقوم سے (اس کا ہر حصہ)
اللہ عزیز اللہ عزیز (کے ذکر) میں زبان کھول لیتا ہے۔ قلب سو سرہ سڑہ کا غنو
بلند کرتا ہے۔ روح حواجت حواجت کی فریاد کرنے لگتی ہے اور نفس
رَيَّسَنَا ظَلَمَنَا أَنْفُسَنَا كا ورد کرنے لگتا ہے۔
مشق وجودیہ میں (اسم اللہ عزیز اور کلمہ طیب وجود پر) قشقہ ہو جانے
سے معشقی مرابت نصیب ہوتے ہیں۔ بعض کو خواب و مرقبہ کی حاجت بلقی
میں رہتی۔ وہ جب بھی قرب اللہ کی حضوری اور محمد رسول اللہ ﷺ کی
حضوری مجلس میں متوجہ ہوتے ہیں تو الام اور جواب باصواب سے مشرف ہو
جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔
بعض کو (روح ضمیر میں) لوح محفوظ کا مطالعہ کھل جاتا ہے۔
بعض کو قرب رب جلیل سے دیل (محکم) سے (احوال) کی آنکھی
ہونے لگتی ہے۔
بعض کو حاضرات اسم اللہ عزیز سے ناظرات (نظر نہ کہ مشہدہ) کھل جاتا
ہے۔ جس سے وہ دونوں جانوں کا تماثلہ پشت ناخن پر کرنے لگتے ہیں۔

بعض کو وہم وحدانیت میں علم واردات سے غیب الغیب کے جملہ مقاصد
کھل کر نظر آنے لگتے ہیں۔

بعض نظر نگاہ اور کھلی آنکھوں سے لاٹوت لامکان دیکھنے لگتے ہیں۔
بعض کو موکل پیغام دینے لگتے ہیں۔

اگر راہ باطن میں اس قسم کے مرتب با مرتب منصب ہا منصب قرب با
قرب حضوری ہا حضوری جمعیت ہا جمعیت عین با عین فیض و جمیع انوار
دیدار کی تجلیات کے آثار نہ ہوتے تو باطنی راہ پر چلتے والے سب لوگ گراہ ہو
جاتے۔

مشنوی

طلب کر مرشد سے راہبر راہ سے
گنگوئے نہیں بلکہ وصل ملتا ہے بلاں (کہ سے)
رہبر مرا مرشد مرا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ نے تعلیم دی علم از خدا
حقیقت خواب و تعبیر

صاحب روشن ضمیر جو مقرب با خدا اور حضوری ہے۔ جو کچھ بھی دیکھے
اس کے لئے جائز ہے۔ جبکہ صاحب نفس اسیر خواب میں جو کچھ بھی اپنی نیت
اور یقین ہے دیکھتا ہے وہ دل کی سیاہی اور حب دنیا میں جلا ہونے کی وجہ
سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ناوتی مکان کا تکمیل ہوتا ہے۔

جو شخص خواب میں گھوڑا اونٹ یا شہزاد دیکھے یا اپنے آپ کو چھت
یعنی بلندی پر دیکھے اسے دولت حاصل ہونے کا امکان ہے۔ جو شخص خواب

میں بیٹھ دیوار کا (نکارہ کرے) یا کشٹی پر سوار ہو کر دریا کے پلنی میں سلامتی
سے گذر جائے اور بہشت میں حور و قصور سے جماعت کر کے لذت حاصل
کرے لیکن اس کا آب منی نہ بنتے تو تقویٰ کی تقویت۔ توفیق انبیاء و سلامتی
ایمان۔ فیض فضلی سے اس کا باطن آباد ہو گیا ہے۔ مومن مسلم حقیقی کو یہ
مرتبہ مبارک ہو۔

اگر کوئی شخص خواب میں جنمی کفار یا جو گیوں شیاسیوں۔ تارک نماز یا
شرابیوں کی مجلس دیکھے یا جھوٹوں۔ مخالفوں جاہلوں کی مجلس دیکھے تو معلوم
ہوا کہ ایسا خواب دیکھنے والا اللہ کی معرفت اور حضور حضوری مجلس حضرت
محمد رسول اللہ ﷺ کے قریب بخیج گیا ہے۔ اسے لختی شیطان ہر رات (اس قسم
کی شیطانی مجلس) دکھا کر فریب دیتا ہے تاکہ اس کامل راہ باطن سے سرد ہو
جائے اس (فریب کاری) کا علاج یہ ہے کہ رات دن اسم اللہ عز و جل (اسم) محمد
سرور کائنات اور کامل شیخ کی صورت کو اس طرح اپنے تصور میں لائے کہ ہر
ایک تصور طالب اللہ کو اس قسم) کے شیطانی خطرات اور پشاورتے مجلس سے
خلاصی بخش کر حضوری مجلس میں پہنچا دے تاکہ اسے باطل ہرگز یاد نہ رہے
پس بہت سے لوگ باطل (تجلیات و تاری مجلس) کو عی حضوری حق سمجھ لیتے
ہیں۔ اور اہل حق کو باطل کہتے ہیں۔ (حالانکہ وہ خود باطل پرست ہیں) وہ
درویش فقیر کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ وہ اہل دوکان۔ نفس کے غلام اور قید
شیطان میں ہوتے ہیں۔ وہ ریا کار خواہشات (کے بندے) باطن میں معرفت
خدا سے محروم اور حیوانوں سے بدتر ہوتے ہیں یہ گائے بیتل کے مرتبہ ہیں۔
ان میں سے بعض کا ظاہر آرست ہوتا ہے لیکن وہ باطن میں بد کوار لال

(وُم) فقر کب یہ ہے کہ وہ باتیں تو فقر کی کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نکایت (گلہ) بھی کرتا رہتا ہے۔ جو فقر کب سے گزر جاتا ہے وہ فقر محبت میں داخل ہو جاتا ہے۔

فقر محبت کس کو کہتے ہیں؟

**الْتَّقْيَادُ لِأَمْرِ اللَّهِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ وَ
خَلْقُوا بِإِحْلَاقِ اللَّهِ**

جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کرنے والا۔ خلوق خدا سے شفقت کرنے والا اور اخلاق بالله کا (خوبیہ) ہوتا ہے۔

شرح دعوت

دعوت میں کامل وہ ہے جو جلالی اور جلالی ہر قسم کے جوانات کا (کوشت) بھی کھاتا رہے اور اس کی دعوت بھی جاری رہے وہ اس (دعوت) سے اپنے دشمن موزی نفس اور (دنیاوی) دشمن کو اک دم سے قتل کر دے۔ ایسی دعوت پڑھنے کا کونا طریقہ ہے؟ یہ تصور اسم اللذات کی تفہیق کا طریقہ ہے۔ جس میں (صاحب دعوت) حضوری میں کامل اور روحلنی (قتل) قبور کا عامل ہوا چاہئے جو شخص کہ ظاہر میں کامل اور باطن میں عامل ہے اور ہر دو علوم کا عامل ہے۔ اس کو صاحب جذب جہاد الاکبر کہتے ہیں۔

شرح دعوت دم

چونکہ کل مخلوقات کی اصل دم سے ہے اس لئے جو کوئی دم کی توفیق (کی راہ جانتا) ہے۔ اور اس کے احوال سے واقف اور علم دعوت کے ہر طریقہ سے (آگاہ) ہے۔ وہ تحقیق (کے طریق) سے دعوت پڑھتا ہے۔ وہ علم دعوت کو نہ دشمن ہوتا ہے۔

تکید صرف لوگوں کی نظر میں فقیر اہل توحید ہوتے ہیں (بارگاہ اللہ میں ان کا کوئی مقام نہیں ہوتا)۔

گدا بھی دو قسم کے ہیں

۱۔ ایک گدا وہ ہے جس نے اپنی شوت و خواہشات کو مار دیا ہے وہ مقرب رحمان ہے ان کے مراتب کی شرح بیان کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ وہ عظیم الشان ہیں۔ یہ فقیر فقر مغمد۔ فخر مغمد۔ حم سبست اور ہم بر قدم محمد صطفیٰ ملکہم ہیں سنہ وہ کسی سے کوئی اتجاه کرتے ہیں نہ ہی کسی سے درم و دام کی کوئی امید رکھتے ہیں۔ انہوں نے نورانی فقر اور گرانی فقر (کے بوجہ کو انعام رکھا ہے)

الْبَحْثُ الْفَقْرُ فَخْرٌ وَالْفَقْرُ مِنْيَى فَقْرٌ مِيرَا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ اس قسم کا قدر مشکل کشائے اور باخد اپنہ رہتا ہے۔

۲۔ گدا کا دوسرا مرتبہ مطلق مردود (کلام مرتبہ) ہے ایسے بے حیاء جو سر داڑھی منڈوا کر (ابو بھی چٹ کروالیتے ہیں)۔ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہتے ہیں۔ اسے ”فقر کب“ منہ کے بل گرنے والا فقیر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ شرع محمدی ملکہم اور قدم محمدی ملکہم کے طلبگار نہیں ہوتے۔

الْبَحْثُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِ
میں منہ کے بل گرنے والے فقرے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فقر کب دو حالتوں سے خلی نہیں ہوتا

(اول وہ) جو حکایت دنیا میں (ہمہ وقت مصروف رہتا ہے) اگرچہ اسے تمام دنیا کی دولت بھی حاصل ہو جائے تو بھی وہ بخیل اور اپنے مسلمان بھائیوں کا دشمن ہوتا ہے۔

ہے جس سے جملہ علم علوم ایک ہی علم دعوت میں معلوم ہو جلتے ہیں۔؟ (ایسی دعوت دم با تحقیق کا طریقہ ہے) عقل مند مبنی اور لا سوی اللہ جو خطرات بھی تیرے دل میں ہیں ان کو دھوڑال۔

یہ دعوت چار قسم کی ہے

☆ دعوت دم ستارہ خاکی

☆ دعوت دم ستارہ بلوی

☆ دعوت دم ستارہ آلبی

☆ دعوت دم ستارہ آتشی

پر ہیں فرض ہے اور ضروری ہے کہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز معرفت وصل اور قرب لازوال کے ان مراتب پر پہنچا دے۔ اور ذکر غیر میں مشغول نہ کر دے کیونکہ وہ سب و حم و خیال اور (اللہ تعالیٰ) سے دوری ہے۔

قولہ تعالیٰ وَلَذِكْرِ رَبِّكَ إِلَّا نَشِيتُ (پٰ ۚ ع ۱۶۹)

اپنے رب کا ذکر اپنے آپ کو بھول کر (استغراق و صل) میں کرو۔

یہ مراتب ذکر خنی کے ہیں۔ جس سے وجود میں پارہ نوری الائف کھل جاتے ہیں۔ اور (طالب) ان کے انوار میں غرق ہو کر مشرف دیدار ہو جاتا ہے۔ کامل فقیر کے بیسی مراتب ہیں۔ جب ذکر کامل اور فقیر کامل ایک وجود (میں) جمع ہو جاتے ہیں تو اسے "مجموع الذکر" کہتے ہیں ایسے شخص کو قدرت بدلنی سے "وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوْحِي" اور اس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا دم زندگ وہ حضور (حق) کو دیکھنے والا اور ذکر مذکور سے حضوری (جواب پا صواب) سننے والا ہو جاتا ہے۔ اسی کو زندہ "دم" کہتے ہیں

ایک "دم" یہ بھی ہے کہ وہ اخبارہ ہزارہ عالم کو اپنے ایک دم (میں پکڑ لیتا ہے) اور ہر علم کو (جان لیتا) اور منطق معلمی کا عالم ہو جاتا ہے۔ پھر اسے کسی شخص سے (جملہ علوم پڑھنے) کی حاجت نہیں رہتی۔

ناقص مرشد کے طالب اور ذاکر (اس دم) سے واقف نہیں ہوتے وہ اندھے اور دیدار سے محروم ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کی محبت اور سیم و زر کی محبت کو دل میں اس طرح بارکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یکسر بھلا رکھا ہے۔

ہے جس سے جملہ علم علوم ایک ہی علم دعوت میں معلوم ہو جلتے ہیں۔؟ (ایسی دعوت دم با تحقیق کا طریقہ ہے) عقل مند مبنی اور لا سوی اللہ جو خطرات بھی تیرے دل میں ہیں ان کو دھوڑال۔

اس قسم کی دعوت (ستاروں) کی موافقت سے بیعت بایعت محبت و دشمنی جدا ہی و یکتا۔ قتل ممکت اور زندگی حیات کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اس قسم کی دعوت پڑھنا بے توفیق کام ہے۔ کامل وہ ہے جو دعوت پڑھ کر توجہ سے شخص کو سعد بنا دے۔ اگر وہ کسی پر غصب سے (متوجہ ہو) تو شخص۔ سعد، احمد سب کو ایک جیسا بنا دے۔ اس کو اعداد ابجد شخص سعد (وقت) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ صاحب اختیار ہے زبان اس کی سيف اللعن والعقاب ہے وہ کبھی جلایت اور کبھی جملیت میں ہوتا ہے۔ کامل صاحب دعوت نظرینہ قلق و بروج سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نہ حق طبقات عروج سے تعلق رکھتا ہے وہ فرشتہ عرش کری (جو) ہوا کے مراتب ہیں سے بھی کچھ تعلق نہیں رکھت۔ فقیر جس وقت بھی چاہتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر جواب با صواب سے مشرف ہو جاتا ہے۔ فقیر کو حضوری (حق) میں جو قرب حاصل ہوتا ہے۔ فرشتہ اس قرب سے دور اور حضوری حق میں نہ تنگور ہے۔ کامل مرشد

لیات

دم ازل دم بد دم ہی ہے دنبا تمام
اور اس ایک دم سے ہو حاصل جنت تمام
روح دم دل سر جب ہو یک وجود
صاحب اسرار ہو جائے جلد (زور)
دم ہوا ہے روح رحمت حق نما
چھوڑ جائے نفس و شیطان لور ہوا
دم با ذکر ہو تو ذاکر ہو جائے حضور
سلاق اعضاء اس کے ہو جائیں نور
انسانی دم دوسرا ہے کہ جب اس دم کو حضرت آدم علیہ السلام کے (دم)
سے پکڑتے ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ جو کوئی "دم"
سے دیدار (اللہ) سے مشرف ہوتا ہے اگر وہ اپنا "دم" حضرت محمد رسول
الله ﷺ سے (پیوستہ) کر لے تو وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ وہ نوں جہاں میں
زندہ ہو جاتا ہے۔ کبھی نہیں مرتا اور اگر دم کو جملہ انبیاء و مرسل اصفیاء ہر
ایک نبی اللہ سے ملا لے تو اسے تصور اور تعرف کی توفیق سے ہر ایک
پیغمبر (علیہ السلام) سے پیغام اعلام آور درد سے نصیب ہو جاتا ہے اس قسم
کے مراتب والے اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ دعوت صرف سوال کے جواب کے
لئے ہی نہیں پڑھی جاتی۔ کیونکہ سوال جواب تو اللہ تعالیٰ کی حضوری سے
حاصل کرنایی کافی ہے۔

جو بعض دعوت میں خلاوت قرآن یا ذکر رحلن کرتا ہے دعوت کے
شروع میں ہی بعض کو موکل آواز دینے لگتے ہیں یا وہ روحلن سے ملاقات
کرتا ہے۔ یا شہید سے مجلس کرتا ہے۔ یا اسے جنت کی طرف سے گندی بو
آنے لگتی ہے۔ امام کا اشارہ اور خدا تعالیٰ کی جانب سے الام ہونے لگتا ہے
جس دعوت پڑھنے والے کو (دعوت) کے شروع میں محمد ﷺ سے اجازت اور
مندرجہ احوال ظاہر نہ ہوں تو (علوم) ہوا کہ وہ نفلان خواہشات سے دعوت
پڑھ رہا ہے وہ پریشانی میں بٹلا ہو کر تمام عمر رجحت میں گرفتار ہے مگر اس قسم
کے (دعوت خواں) احمق ہوتے ہیں۔ بعض کا "دم" جیولنی پا شیطان ہوتا ہے یا
طیور یا جنات یا ملائکہ سے دم مل جاتا ہے لیے لوگ معرفت اللہ توحید سے دور
ہو جاتے ہیں۔

بیت

فرشتہ کو حاصل ہے اگرچہ قرب اللہ
مگر حاصل نہیں ہے مقامِ مل مَعَ اللَّهِ
لکل قرب ایک دم سے اس قسم کی دعوت پڑھتے ہیں جو ایک گھری ہی
میں عمل میں آجائی ہے۔ اور اس کے علم دعوت میں قیامت تک رکھت
پیدا نہیں ہوتی۔ خواہ وہ فنا کے لئے (دعوت پڑھے) یا بقاء کے لئے۔ کسی کی
بربادی کے لئے پڑھے یا آبادی کیلئے۔ خواہ بست کے لئے پڑھے خواہ کشلوگی کے
لئے ایسی دعوت والے کو کل اکلکید کہتے ہیں سوہ ہر مشکل کو حل کرنے والا
قفل توحید کو کھولنے والا۔ تقلید سے فارغ۔ تجدید۔ تفرد۔ ترک۔ تکل کے یہ

۴۳

تقریب سے حضوری میں پہنچا دتا ہے۔

بیت

کہ رہا ہوں جو بھی ہرگز نہیں (رس و) ہوا
ہے حضوری صرف قرب خدا کا یہ کلام
ایات

میں العینی دیکھتا ہوں بے مثل کو ہر دام
غرق ہوں توحید میں ہے یہی فرش تمام
نہ میل پر قلب و روح ہے نہ میل نفس و ہوا
نہ میل پر جسم و جان ہے نور سے دیکھوں خدا
نہ میل آواز و صوت نہ عقل نہ علم و قل
یہ مرائب حاصل ہیں از قرب اللہ لا زوال
جو بھی پنچے لامکل وہ جان لے گا حل من
و حدت سے بے قرب مرشد طالبوں کا راہن
باہم ہو میں گم ہوا گناہ کو جانے گا کون
ہم صحبت مصطفیٰ ملکیتم ہوں نور اللہ میں گم پہچانے گا کون

ایات

اسم اللہ میں گراں ہے لازوال
جانتا ہے وہ جسے حاصل وصل
اسم اللہ لے گیا باللہ حضور

مرائب عارفوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ حسبی اللہ و کفی بالله و
تبارک اللہ ان کا وظیفہ ہوتا ہے اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ اگر تو نہ
آئے تو حق تعالیٰ بے نیاز ہے۔ قدرت خدا سے ان کی زبان سیف اللہ ہوتی
ہے۔ کیونکہ ان کی زبان کن کی سیاہی سے زندہ ہو جاتی ہے۔ پہنچ جو کچھ
بھی اس کی زبان سے لکھتا ہے بلکہ اس کی ہربات اور آواز خدا تعالیٰ کے امر
میں سے ایک امر ہو جاتی ہے۔ (جو شیں نہیں سکتی)

قولہ تعالیٰ۔ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ (پاپ ۱۱۷)

اللہ تعالیٰ اپنے (ہر) امر پر غالب ہے۔

منشوی

دشمن سید کو جانو للہ رشت
دوست سید عی ہے الہ بہشت
دشمن سید کو جانو للہ خبیث
دوست دار سیداں مثل حدیث
خارقی و رافضی دشمن نبی
ایسا جو بھی ہے دشمن ہے الہ شقی
سیدوں کو عزت و شرف از خدا
دشمن سید تو ہے الہ ہوا
فقیر کو ذکر فکر و در و ظائف سلک سلوک را طریقت اختیار کرنے کی کیا
حصہ روت ہے۔ کیونکہ (کامل) فقیر پسلے ہی روز طالب کو اسم اللذات کے

مرا وجودِ کم ہوا در وحدتِ ذاتِ نور
 جو بھی پُرستا ہے وہ اسم اللہ سے پڑھ
 اسم اللہ ساتھ دے گا سر بر
 ہر علم ہو اسم اللہ سے عطا
 اسم اللہ کو وظیفہ لے لے بنا
 اسم اعظم کی بھی طے دراسم ذات
 نظر سے صدہ قبر میں ہو جیات
 بخو سے توکرے حاصل ذکر ہو
 ہر کبتر فاختہ سن لے یا یادو
 تو بھی کبتر فاختہ سے کم نہ ہو
 جو بھی دل میں غیر ہو ہے اس کو دھو
 قبر بخو سے ہوئی نکلے حق پہن
 ذاکروں کی انتہا ہو ہے تمام
 جانتا چاہیئے کہ جس کسی کے وجود میں اسم اللہ الذات تاثیر کرتا ہے وہی بینا
 اور روشن ضمیر ہو کر کوئین کا تماثیل بہشت و دوونخ میں وعدہ (کے مطابق
 ثواب و عذاب) کو عیال طور پر دیکھ لیتا ہے۔ اس قسم کا مرتبہ (رکھنے والا) حی
 خلاف نفس (عامل) ہے۔

الإيمانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَاءِ إيمانُ خوف لور رجا کی درمیانی (حالت)
 کو کھٹکے ہیں ایسا شخص ہوا (خواہش نسلی) کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت

کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔

ایات

(دنیاۓ) مردار پر مائل خروجگ ہے
 کہنے پورے بے خبر بد رگ ہے
 طالب دنیا تو کتے سے بھی کم تر ہے
 ظاہر اگرچہ وہ صاحب جلو و فر ہے
 باطن میں غور سے رہتا ہے پر
 ظاہری علق میں کتے سے کم تر
 بندہ غصب و شوت اور حرص و ہوا
 سیرت سے (منافق) ظاہر آدم نماء
 سیم و زر ہے اس کا کعبہ اور آرام
 محل حیوان کھانا پینا اس کا کام
 رہے رات دن بجائے غفلت دوام
 یوی بچوں سے سدا دل اس کا رام
 نزع اور موت کے غم کو اس نے بھلا رکھا ہے
 غافل ہے راہ نجات کو اس نے بھلا رکھا ہے
 وہ "میں" "تو" کی صفت عام کو اپنا لیتا ہے
 رنگ "توئی" "دو بینی" کا چڑھا لیتا ہے
 صاف دل کو نہ سنا ہے نہ دیکھتا ہے وہ (خ)

بھو بھر خدا دیا کو تک کر دے (فہر)
 تا کہ ہو عارف خدا اور روش ضیر
 اے خام سن لے کہ کتبوں کا تمام علم علوم لور جی و قوم کی تمام حکمت
 ایک حرف یا ایک سخن یا ایک طریق یا ایک صفحہ یا ایک ورقہ ہی سے کل و جزو
 معلوم ہو جاتا ہے ہزار کتب تو اس سخن میں سا جاتی ہے۔ لیکن ہزار کتاب
 میں (حرف) کوئی کی شرح نہیں ملتی سخن کوئی ایک رمز (خفیہ بہت) اور اشارہ
 ہے۔ اس معما کو فقیر صاحب عارف اولیاء اہل لقاء ہی حاصل کر کے کھولتے
 اور دکھادیتے ہیں۔

بیت

ہر جواب ہم نے پلا از قرب و حضور
 وہی جانتا ہے جو ہے (غیر) فی اللہ ذات نور
 یہ قاتل نفس (فقراء کا کام) ہے نہ کہ ہوا و ہوس کے بندوں کلام مقام)

مثنوی

تجھے ہیشہ کافر نفس سے کار ہے
 اپنے جل میں لے آکہ طرفہ شکار ہے
 اگر کلا سانپ تیری آسین میں ہے
 تو اس سے بہتر ہے کہ نفس تیرا منشیں ہے
 ایات مصنف

نفس پور کو نہیں ہے کوئی سود
 کیونکہ اس کے وجود میں ہے کبر و یہود

دل کی سیاہی اس کے چہرے سے ہے ظاہر
 تیری عمر کلامدار تو ہے ایک دم
 اور تو ہر دم میں مانگتا ہے کل عالم
 تیرے ہر دم میں کینہ کبر و دیا
 ہر دم میں تمام حرص و ہوا
 تیرے ہر دم میں غصہ و بد خوبی ہے
 تیرے ہر دم میں بے روکی ہے
 ہر دم کے ساتھ یہ شر و فساد
 ہفت ہزاری (مرتبہ) کا اجتناب
 حیف اس تیری خلندی آئین پر
 حق بین آنکھ تیری اندھی ہے اے (بے بصر)
 جواب باہُو

دنیا بھر خدا مزرعہ بہشت ہے
 دنیا بھر ہوا و الہ زشت ہے
 کیا تو نہیں جانتا کیا ہے دنیا
 ہاتھوں نی زیست کا قبلہ ہے دنیا
 آدمی کو پوچتا ہے آدمی
 ناشائستہ کام ملنع دین

عقل کر دے نہ کو با تحقیق ذات
نفس کو کر قل حاصل کر نجات
گر نفس و قلب و روح ہو جائے حضور
قرب و وحدت حضوری سے ہو جائے نور
یہ مراتب مبتدی فقیر کے ہیں۔ فقیر کے کتنے ہیں؟ فقر اس المذات کا
بخاری بوجھ ہے جو زمین و آسمان کے چودہ طبقات سے گرفتار ہے۔ فقر کا بوجھ
وہی اخلاق کلتا ہے جو بیشہ بد نظر اللہ منکور اور مجلس محمدی ﷺ کا حضوری
ہو۔ جس نے نہاشستہ (اعمل) کے جملہ دفاتر اور لاسوئی اللہ کو عمل سے کھج
ڈلا ہو۔

ایمیات

فقیر کو حاصل کیا از نظر نبی ﷺ
جو بھی میرا چڑھ دیکھے ہو جائے ولی
نور دیکھوں نور بولوں نور حق
ہے وہاں پر جسم اسم نہ خلت
نہ کوئوں جس کو کہیں نہ مصطفیٰ ﷺ
ہو سکیا نوری وجود از قدرت خدا
باخو مُو میں گم ہوا نہ باخو رب
نور باخو روز و شب یامو کے
جس کو نور (ذات کا) وصل حاصل ہو گیا۔ اس نے وصل کی قوت سے

و اصل ہو کر فور کی اصل کو دیکھ لیا۔ (شرف دیدار ہو گیا)۔

اللَّهُمَّ خَلَقْتَ الْعُلَمَاءَ مِنْ صَلَبِيْ وَ خَلَقْتَ السَّادَاتَ
مِنْ صَلَبِيْ وَ خَلَقْتَ الْفَقَرَاءَ مِنْ نُورِ اللَّهِ تَعَالَى
حضور پاک ﷺ نے فرمایا علماء کو میرے سینہ (کے نور) سے پیدا کیا گیا
ہے۔ سلامات کو میرے صلبی (نور) سے پیدا کیا گیا ہے۔ لور فقراء کو اللہ تعالیٰ
کے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔

بیت

ابتداء بھی نور آخر نور ہے
نور جس کو حاصل وہ اللہ حضور ہے
جان لوگوں کا نور کا نفس بھی خدا کے (وصل) سے نور ہو جاتا ہے۔ اور
شہوت وہا کو ترک کر دیتا ہے۔ قوله تعالى۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
طَغَى۔ ^{۱۵} تو آپ کی نظر (وقت دیدار) بہکی اور نہ ہی بھکی
لوگوں کی نظر میں غلتیت کا مرتبہ اپنی اولاد بھائیوں (بھک) اپنی جان سے
بھی زیادہ عزیز ہے۔ لور جس فقیر کو غلتیت حاصل نہیں وہ لوگوں کی نظر میں
بے داش اور بے قیز ہے۔

بیت

ہر تصرف در تصرف ابتداء
بے تصرف دور از الگرب خدا
جان لوگوں کا ناظر کا مرتبہ (تمام تم کے تصرف) سے بلند تر ہے۔ ہر تم کا
لہ پڑائے ۵

تُعْرِفُ بِأَنْظَرِكَ نَظَرَيْمِ هُوتَاهے۔ کیونکہ وہ نفس پر قدر ہوتا ہے، قوله تعالیٰ -
وَلَمَّا مَنْ خَاقَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ
الْجَنَّاتَ هِيَ الْمَوْاْيِ (پٰٰ ۱۴)۔

اور جس نے اپنے رب تعالیٰ کے مقام سے خوف کھایا اور اپنے نفس کو
(باجانز) خواہش سے روک لیا اسی کے لئے جنت اللہوی ہے۔ ایسے لوگوں کا
قلب قرب اللہ سے نور ہو جاتا ہے۔ قوله تعالیٰ - يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا
بَنُوْنٌ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (پٰٰ ۱۵) (حُلُب کے) روز
مل اور اولاد کوئی فائدہ نہ دے گی۔ سوائے اس کے کہ جو (دنیا سے) قلب سالم
لایا ہو گا۔ (وہی اسے نفع دے گا) ان کی روح نور اور امر خدا لاکا نمونہ بن جاتی
ہے) قوله تعالیٰ - يَسْكُنُنَّكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ
رَّبِّيٍّ وَمَا لَوْ تَيْسِّرْتُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (پٰٰ ۱۶) یا رسول اللہ ﷺ
وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں (کہ روح کیا ہے؟)؟ فرمادیجھے کہ
روح امریبی ہے اور تمہیں اس کے متعلق بہت کم علم دیا گیا ہے۔ ان کا اتر
بھی نور ہو جاتا ہے۔ جب یہ چاروں نور کسی وجود میں ظاہر ہو جاتے ہیں تو اس
کے ظاہری باطنی حواس اور تمام اعضاء نور ہو جاتے ہیں۔ یہ باطن معمور محفوظ
وجود کے مراتب ہیں۔

فقر توحید معرفت کی راہ میں وہی شخص قدم دھرتا ہے۔ جو پسلے اپنے ہر
چار نفس کو تابود کر کے ان آیات کے مطابق چار مراتب حاصل کر لیتا ہے۔

(اول مرتب) غنیمت

قولہ تعالیٰ - وَاللَّهُ لِغَنِيٌّ وَلَنْتَمُ الْفُقَرَاءُ لِلَّهِ تَعَالَى غَنِيٌّ ہے اور تم
سب (اس کی بارگاہ) میں فقیر (سماں ہو)۔

(دوم مرتبہ) - لَا يَرِيْتُ قوله تعالیٰ - وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدَىٰ ہجھ اور اس پر سلام ہے جس نے ہدایت کی الجھ کی
سیوم مرتبہ - لَا يَرِيْتُ اللَّهُ وَلَيْلَى الَّذِينَ لَمْنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ
الظُّلْمَتِ إِلَى النُّورِ - اللَّهُ يَعْلَمُ ایمان واللوں میں سے جسے اپنا
روبا نہاتے ہیں۔ اسے قلمات سے نکل کر نور میں داخل کر دیتے ہیں۔
(چارم مرتبہ) فَيَنْ لَعْنَ عَلَيْتُ قوله تعالیٰ - فَفَرِّوْ إِلَى اللَّهِ
- اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔ جو کوئی خدا تعالیٰ کی راہ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا افضل
و عنایت اسے جذب کر لیتا ہے بلکہ اس سے بھی بھوک کر کشش پیدا ہو جاتی
ہے۔ ایسے شخص کا ہر دو جہاں کے ترازوں میں وزن کیا جاتا ہے۔ اگر طالب اللہ
ہر دو جہاں کو چھوڑ دیتا ہے تو فرق کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ قوله تعالیٰ -
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى نَفْرُ عَلَى حضور پاک ﷺ کی بوقت وہاڑ (اللہ)
آنکھ بھکی نہ نظر بکی۔

جلن لوا کہ نافر کا مرتبہ بلند تر ہے۔ جس کو یہ تعریف حاصل ہوتا
ہے۔ ایسا صاحب نظر اہل مملک اور اہل حیات اور روئے نہیں پر جو کوئی عالم
کیمیاء گر عالی اور کامل عارف فقیر کل و بزر روحانیات جن و نفس فرشتے اخاذہ
ہزار عالم کی جمیع تلوثات حاضرات اسم اللہ عز و جل کی توجہ سے حاضر کر لیتا ہے
یہ تصور قرب اللہ حضور میں نافر کے مراتب ہیں۔ جس کے تعریف میں دعوت

قور کا علم بھی ہوتا ہے۔ عارف فقیر جو ان دنوں مرتب سے آکھے نہیں اور اس طریقے سے پڑھتا نہیں وہ احمق ہے شعور ہے۔

لایات

نظر فقر بخشے خونے زیر قدش تنخ (دز)
 فقر لا بیحتجج ہے صاحب نظر
 فقر طے کرتا ہے ہر مقام خاص و عام
 شرط شرح فقر کی ہو تب تمام
 میں سے عین ہو کر عین کو میں سے پالے
 میں کو عین سے عارف اسے اپنا ہنالے
 اللہ بس ماسوی اللہ ہو س
 قولہ تعالیٰ۔ وَاللَّهُ عَالِيٌّ بِعَلَىٰ أَمْرِهِ اللَّهُ عَالِيٌّ اپنے امر پر غالب
 ہے اس (آیت) کے مطابعہ اور (دعوت) سے خوش قسمی ظاہر ہو جاتی ہے۔
 اور روشن فہری ہو جاتا ہے
 جان لو! اکہ مراتب پانچ قسم کے ہیں۔

(اول) ازل کے تمام مراتب

(دوم) ابد کے تمام مراتب

(سیوم) دنیا کے تمام مراتب۔ ملک سلیمان ہر ملک قاف تا قاف اپنے تصرف
 میں لانا

(چارم) عینی کے تمام مراتب۔ جنت کی نعمتوں سے بہرہ دہونا

(پنجم) معرفت اللہ توحید کے تمام مراتب

جو کوئی ان پانچ خزانوں کو پانچ روز پانچ ساعت یا پانچ دم میں حاضرات
 اسم اللہ توانات اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مکی برکت
 سے (طالب اللہ) پر کھول دے وہی مرشد کامل ہے۔

اور جو کوئی دنوں جملان کا تماثلہ ہاتھ کی ہتھی پہاڑا ہنخ کی پشت پر دکما
 دے اسے کامل مرشد مکمل کرنے ہیں۔

جان لو! اکہ دنوں جملان اسم اللہ توانات کی طے میں ہیں۔ اور اسم اللہ توانات
 قلب انسان کی طے میں ہے۔ کامل مرشد وہی ہے جو اسم اللہ توانات کی طے اور
 صفت قلب کی طے اسم اللہ توانات کی حاضرات اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مکی
 محمد رسول اللہ کی کلید سے قلب کا قفل کھعل دے۔ عین پاہین دکما
 دے۔ آکہ وجود میں نہ تو غلط (کام) رہ جائے اور نہ ہی کسی قسم کی غلاۃت بالقی
 رہے۔ غضب کاغذیں دور ہو جائے۔ فنائے نفس مغلائے قلب بھائے روح داعی
 مشہدہ حاصل ہو جائے۔ مشرف لقاء اور ہمیشہ حضوری بھلیں حضرت محمد رسول
 اللہ ﷺ کے جملہ مراتب دکھانے والا مرشد جائع ہے۔

جامع مرشد اور نور الحدیث مرشد وہ ہے جو کہ اسم اللہ توانات کی چند
 حاضرات جانتا ہو۔ وہ نہ تو کوئی زبانی چیز جانتا ہے اور نہ پڑھتا ہے جیسا کہ عام
 لوگ پڑھا کرتے ہیں۔

حاضرات اسم اللہ توانات کے شروع میں اول اس کے گرو اگرد جنلت
 کے لفکر ہاتھ باندھے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اے ولی اللہ

ہمارے ساتھ ہم حنفی ہو کر (پچھے طلب کر) لیکن طلب حنفی (ان کو جواب دیتا ہے) حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى بِاللَّهِ عَنِ الْمُعْتَدِلِ میرا مرد گار ہے۔ اور میرے لئے اللہ کافی ہے اللہ بس ماسوی اللہ ہوں (اسی طرح جملہ فرشتے۔ موکلات اور روحلی المحتسب و عرض کہتے ہیں اور نظر (عذایت) کے طلب گار ہوتے ہیں۔ وہ کیمیاء اکیر کا علم و عمل (سکھانے) سکھ پارس (دکھانے) اور علم دعوت تکمیر عطا کرنے کی (پیش کرتے ہیں۔ لیکن کامل نگہ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ بعد ازاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جملہ انبیاء احالفیاء جملہ صحابہ کرام لام حسن ٹھور لام حسینؑ اور حضرت شاہ مجدد الدین قدس پرترہ کے ہمراہ تشریف لا کر ظاہر و باطن میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے اور علم معرفت کی تلقین کرتے ہیں۔ جس سے وہ بدایت کے منصب سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ دونوں جہان کا حصول حاضرات اسم اللہ ذات میں ہے۔ جو رہ راست کا سلک سلوک اور طریقت ہے۔ معرفت توحید اللہ نظر جو کہ فیض بخش ہے۔ (اسی) علم (حاضرات) سے ہی کھلتے عمل اور مطالعہ میں آتے ہیں۔

بعض فقیر (اس) علم کے عامل صاحب تحصیل ہوتے ہیں بعض (خود نما) فقیر جاہ پسند حامد بخیل ہوتے ہیں بعض (کامل) فقیر جو (اس) علم میں عالم ہوتے ہیں وہ غرق (فی اللہ) ہو کر فنا فی اللہ فی اللہ التوہید کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ہم جلیس رب (جلیل) ہو جاتے ہیں۔

طلب یہ کہ علم اور عالم بست سے ہیں۔ (جیسا کہ) علم زاہد مجید مقی

تفیہ بیشار ہیں دنیا میں گہم چھپا ہوا کامل (فقیر) ہزاروں میں سے کوئی ایک ہو گے جو صاحب ہامل صاحب نکادہ ہو کے کامل یعنی مجلسِ محیی اللہ کا حضوری ہوتا ہے یا یہ کہ کامل نور فی اللہ ذات میں فرق ہوتا ہے یا یہ کہ کامل بدر نظر اللہ منظور ہوتا ہے یا یہ کہ کامل مقام (الاموت) میں سکونت پذیر ہوتا ہے۔ وہ خاموش رہتا ہے ویرانہ اس کا خلوت خلثہ ہوتا ہے۔ جس میں وہ اپنے بھائیوں بیٹوں۔ آشناوں ہر ایک سے بیکار ہو جاتا ہے وہ روحانیت قبور کا (عال ہوتا) ہے۔ جس کسی کو حضوری اور نوری را حاصل ہو لور بدر نظر اللہ منظور (عال) قبور ہو اور طالبوں کو نظر اور توجہ سے نور حضور قبور کے مراتب بخش کر بدر نظر اللہ منظور کروادے۔ اسے بھی کامل کہتے ہیں۔ جلال مرشد بھی بست سے ہیں۔ نفس و شیطان کے قیدی اور دنیا میں شامل (ماقص مرشد) بھی بیشار ہیں۔ ہزاروں افراد میں سے کوئی ایک ہی دیدار پور و دگار کے لائق عال (کامل) میں نہایت کشائے ہو گے

(حبابت) مطلب یہ کہ علم بھی حباب، ذکر بھی حباب، انگر بھی حباب، درود و مکائف بھی حباب لوح محفوظ کا مطالعہ حباب، نیک و بد کا مطالعہ حباب، عرش پر نماز پڑھنا حباب، گرسی حباب، شب و روز ہر دو جہان میں نظر رکھنا حباب۔ جو کوئی اپنے آپ کو غوث و قطب جانتا ہے۔ کشف و کرمات (پر غیر کرتا) ہے۔ یہ سب حباب۔ سب مقامات درجات حباب۔ ملتقی حباب۔ نفس دنیا حباب۔ شیطان حباب۔ ازل حباب اور حباب۔ حور و قصور حباب۔ عقیقی حباب۔ اگرچہ یہ ثواب ہے لیکن خدا تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے۔ اور (جو چیز خدا تعالیٰ سے دور کر دے)

ناقص مرشد معرفت میں طالبوں کا راہن
 کال مرشد تو ہے رببر خدا
 توجہ سے عی کرے حاضر (در حضور) مصطفیٰ
 ناقص مرشد دونوں جہانوں میں روسیا ہوتا ہے
 الْجَمِيعُ - الْفَقَرُّ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الْتَّلَارَيْنِ

(ایسا) فقر دونوں جہانوں میں روسیا کا باعث ہے لور کال مرشد سے
 طالبوں اور مریدوں کو فرقہ اخیر حاصل ہوتا ہے۔

الْمَبْرُوتُ الْفَقْرُ فَخْرٌ وَالْفَقْرُ مَنْتَي
حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ فقر مجھ سے ہے اور فقر میرا فخر ہے۔
مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہو کر بد نظر حجر ﷺ مظہور ہونا باطن
میں (نور) محمد ﷺ سے معسور ہونا۔ شوق محمد سے (دل) کا مسور
ہونا۔ ذکر نہ کوئ (اسم) محمد ﷺ سے (جواب باصواب حاصل کرنا) اور حکم
امور محمد ﷺ سے نفس پر غالب ہونا (اور دل (کے آئینہ) میں دیدار محمد
ﷺ سے (شرف ہونا) اور انتقال (تصور) ام محمد ﷺ سے وصال (فنا
فی اسم محمد ﷺ حاصل کرنا) قتل احوال محمد ﷺ کی (بعض) کرن۔ محمد
ﷺ کی (طریقت سے) معرفت لازوال حاصل کرن۔ محمد ﷺ کے (اسم
پاک کے تصور) سے بیشہ کیلئے جمعیت حاصل کرن۔ محمد ﷺ کا تمام فقر
حاصل کرنا۔ محمد ﷺ سے الامام پیغمبر حاصل کرن۔ (اسم) محمد ﷺ سے
روشن ضمیر کو نین پر امیر ہو جانا (کیسے ہو سکتا) ہے؟۔

وہی حجاب ہے۔ ”نواب کے حجاب“ میں نفس اہامیں اگر مطلق خراب ہو جاتا ہے۔

اسم اللہ عزیز کے اس دائرے (کی طے میں) کل و جزاً تمام بے محاب ہو
جاتے ہیں۔ جس کسی نے اسم اللہ عزیز کے اس دائرے سے بے محاب خضوری
راہ حاصل نہ کی وہ اندھا ہے۔ کیونکہ معرفت اللہ سے آگہی نہیں رکھتا۔ جو نہ
تو (اس راہ سے) آگہ ہے نہ ہی صاحب نگاہ ہے۔ ایسے شخص سے تلقین لیتا
کبیر و گناہ ہے۔ جو کوئی ناقص مرشد سے تلقین لیتا ہے وہ قرب اللہ سے دور
ہو جاتا ہے۔ نقیر (باغی) جو کچھ بھی کرتا ہے۔ یہی حقیقت ہے۔
قولہ تعالیٰ - لَوْفُوْبِعَهْدِيْ أَوْفِبِعَهْدِكُمْ پَعْهَدْ
تم میرے ساتھ کیا گیا وعد پورا کرو۔ میں تمہارے ساتھ کیا گیا وعد پورا
کروں گا۔

۱۳۶
يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْمَانِهِمْۚ ع
(جو روز است کا عمد پورا کرتے ہیں) ان کے ہاتھ کے لوپ میرا ہاتھ ہو جاتا ہے۔

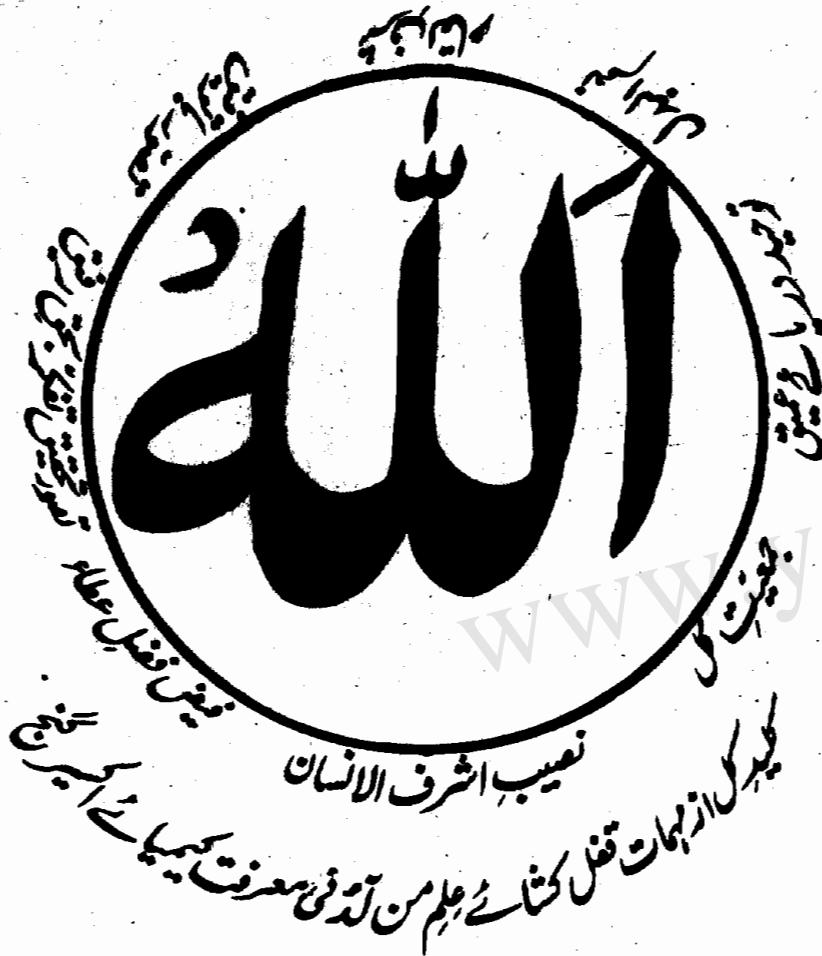
شوی

تو ناقص ہے شیطان صفت ہے مرشد نہ بن

مطلب یہ کہ جو کوئی توجہ۔ تصور۔ تصرف تھر سے باقی نہ ہو کر وارثہ اسم
محمد ﷺ (اپنے وجود کو ملے کر لیتا ہے) اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو اس پر
اسم محمد ﷺ سے مجلسِ محض ملکہ کھل جاتی ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ
کے دیدار پر انوار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ حضوری کی ایسی حالت میں اگر کوئی
محض عقل کلی میں باشودہ کر تھر سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے
دائیں قدم مبارک کے نیچے کی خاک جو عنبر کی خوشبو (سے بڑھ کر خوشبودار
ہے) اٹھا لے۔ تو جس کسی کو بھی وہ خاک دے گا۔ اس خاک عنبر کے کھانے
سے اس کی چشم (باطن) کھل جائے گی۔ وہ صاحبِ میان عارفِ رہنمی ہو جائے
گا۔ رات ون شریعت کی (پابندی) میں لگا رہے گا جسم پر شریعت کا لباس پہن
لے گا۔ (کبھی خلاف شرع کوئی کام نہیں کرے گا)

اور اگر اس خاک پاک قدم مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کسی
ملک میں بھیر دیا جائے تو وہ ملک ولایت قیامت تک ہر قسم کی آفات و بلایات
سے سلامت رہے گی۔

اور اگر کوئی (حضوری فقیر) حضور پاک ﷺ کے باسیں پاؤں کی خاک عنبر
کو لے کر کسی کو کھلا دے گا تو وہ کھانے والا دیوانہ نہذوب ہو جائے گا۔ یا ذکرو
فقر میں جالیت کے غلبے سے تارک الصلوات اور پریشان حل ہو جائے گا۔ اور
اگر حضور پاک ﷺ کے باسیں پاؤں کی اس خاک پاک کو کسی ملک میں بھیر دیا
جائے گا تو وہ ملک قیامت تک ویران رہے گلیا قحط و گرانی و مغلی میں جتلاء
ہو جائے گا۔ یا مرگ مفاجات (کاشکار ہو جائے گا)۔ یا حواٹ اور ہر قسم کی





جمعیت دوام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جمعیت جمال محمد

ایں علم تعلیم مارا از بی بی
ہر کہ طالب اذ من است اہل ازوی

بیت

محمدی مکتبہ چون مینی بیانی خدا خدا را سخن از محمدی مکتبہ مکتبہ جدرا

بلاؤں سے اس کا خل خراب ہو جائے گا۔ اور زوال میں پڑ جائے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ (دو حضوری فقیر) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کرے تاکہ نبی ﷺ لف سے متوجہ ہو کر اس ملک پر نظر رحمت ڈالیں۔ تب اس ملک کو تم البدل میں فرحت و جمعیت نصیب ہو جائے گی۔ اور جو فقیر محنوب یا دیوانہ ہو گیا ہو۔ محمد ﷺ کی نگاہ رحمت سے دوابہہ ہوش میں آکر دیدار محمدی ﷺ کے لائق ہو جائے گا۔ جو کوئی دیدار محمدی ﷺ سے مشرف ہو گیا اسے دنیا و آخرت میں معراج نصیب ہو گیلے وہ لامتحان ہو گیا۔ جو کوئی اسم اللہ عز و جل کی کنہ سے واقف اور با توفیق تصور جانتا ہے (تو یہ تصور) اسے ایک دم میں اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اور انوار توحید میں غرق کر کے بیٹھ کے لئے مشرف دیدار کر دیتا ہے۔ جو کوئی اس کا منکر اور بے اعتبار ہے وہ (دونوں جہان میں) رو سیاہ ہے

الله

جس کسی کے وجود میں اسم اللہ عز و جل کا تصور تاثیر کرتا ہے۔ اسے لا جھوت لامکن میں لے جاتا ہے۔ تصور تو ہر کوئی کرتا ہے مگر کامل تصور سے دکھا دیتا ہے۔ اور کوئینہ اس کے تصور میں آ جاتا ہے۔

جو کوئی اسم محمد ﷺ کی کنہ سے واقف اور تصور توفیق جانتا ہے (تو یہ تصور) یکدم اسے مجلس محمدی ﷺ میں پہنچا دیتا ہے۔

محمدی مکتبہ

اس علم کی تعلیم مجھ کو کی نبی ﷺ

بھو سے تو بھی طلب کرگا ہو جائے ولی
بیت

محمد ملکیم کو دیکھا خدا مل گیا

خدا کو محمد ملکیم سے مت کر جدا

جو کوئی ناظرات حاضرات کی اس راہ سے آگاہ لور نہ کر رکھتا ہے وہ قوت
نوری سے مشرق تا مغرب کل و جز مخلوقات کو اپنے عمل و (تفصیر) میں لا کر
تحقیق کر لیتا ہے وہ صاحب اختیار فقیر ہوتا ہے۔ خواہ گدا کو پادشاہ بنا
دے۔ خواہ پادشاہ کو معزول کر دے جو کوئی اسم اللہ عز و جلہ کی کعبہ کو جانتا لور
مشق وجودیہ رقم رقم کو پڑھتا ہے۔ اس کے ساتوں احضانہ سر تاقدم پاک ہو
جلتے ہیں۔ اسے مرتبہ محمود حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس مروود کشہ ہو جاتا
ہے۔ جو کوئی اسم اللہ عز و جلہ کو جسم پر (مشق وجودیہ) سے اس طرح چھپاں کر
لیتا ہے جیسا کہ کھنڈ پر (تحیر) کی سیاہی یکتا ہو جاتی ہے۔ تو یہ ولی اللہ کی ابتداء
اور انتہا کے مرتبہ ہیں۔ (ایسے شخص) کو تمام عمر ریاضت چلہ۔ غلوت اور
مجہدہ کی حاجت ہلی نہیں رہتی۔ یہ کامل کی راہ ہے جو میں نما اور باطن صفاء
ہے۔

بیت

محمد ملکیم میرا پیشووا و رہبر
محمد ملکیم سے ہی پائی رحمت کی یہ نظر

یہ ناظر لور دوام حاضر کے مرتب ہیں۔

بیت

ناظر ہوں میں با خدا حاضر ہوں میں با نبی ﷺ
شریعت میں بھی کامل ہوں دین محمد ﷺ پر قوی
جان لو اکہ جو کوئی قرب اللہ حضوری کے سلک سلوک سے حاضرات جانتا
ہے۔ اسے (ورد و ظیفہ) میں لب ہلانے کی کیا ضرورت ہے۔ لب ایسا شخص
خام نہ تام احتیٰ ہو گا جو (حضوری) راہ چھوڑ کر علم دعوت پڑھتا ہے۔ دنابن
اور آگاہ ہو جا کہ جو کچھ بھی لاسوئی اللہ جملہ خطرات و سوسائی و اہل کے
وفاقی فیروز ہیں۔ ان کو دل سے کمرج ڈال۔ اے حلقہ شمار معرفت دیدار
پوروگار کے مشلہ سے انکار نہ کر۔ شرک و کفر کی زندگی کو توڑ ڈال۔ اور اس
سے ہزار بار استغفار کرنا طیوں پر خدا تعالیٰ کی رحمت کی نظر ہوتی ہے۔ اور
ان کا خطاب ناظر دوام مشرف دیدار حاضر بخش ہو جاتا ہے۔

جانتا چاہیئے کہ رب تعالیٰ اور بندے کے درمیان پہاڑ یا پتھر کی دیوار جیسا
حجاب نہیں ہے (کہ عبور نہ ہو سکے) بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے جملہ
حجلات کے درمیان سے جب قلب دیدار ہو جاتا ہے تو وہ مشرف دیدار ہو جاتا
ہے۔ اور بالیقین چشم عیال سے دیکھ لیتا ہے۔ اسے اعتبار آ جاتا ہے۔ کیا تو جانتا
ہے؟ کہ رب تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب سالمہ مل لور میں ہا میں
کی راہ نہیں ہے۔ (کہ طے نہ ہو سکے)۔ جو کوئی اپنی خودی (یعنی) خود (اپنے

نفس سے) گزر گیل اور اس نے گناہ (ترک کر دیئے) وہ یکدم دیدار اللہ سے مشرف ہو گیل یہ عطا بخشش کاں قادری مرشد سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ کون سی راہ ہے کہ طرح طرح قسم کے کھانے کھائے علم پری کرے۔ لیکن آنکھ جھپٹنے اور ایک دم کے لئے بھی دیدار خدا اور قرب حضوری سے جدا نہ ہو)

یہ بھی تصور نور ہے جس میں با تصور حضوری حاصل کرتے ہیں۔
با تصور لال قبور ہے (ہمکلام) ہوتے ہیں۔ جس میں توجہ سے باطن
معمور اور تصور سے وجود معفور ہو جاتا ہے۔

صاحب تصور اسم اللہ ذات و حکمت سے خلی نہیں ہوتا۔ یا تو تصور اسم اللذات صاحب تصور کو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دتا ہے۔ یا یہ کہ تصور کی توفیق سے اللہ تعالیٰ صاحب تصور پر مہماں ہو جاتا ہے۔
تصور چار قسم کے ہیں۔

پہلا تصور ہوا کا ہے جس سے صاحب تصور ہوا میں اڑنے لگتا ہے۔
دوسرा تصور آگ کا ہے۔ جو کوئی آگ کا تصور کرتا ہے اس کا وجود آگ میں لو ہے کی مانند سرخ ہو جاتا ہے۔

تیسرا تصور پانی کا ہے۔ جس میں صاحب تصور اپنے آپ کو دریا کے پانی میں گم کر دتا ہے۔ یا اس کا جُش اس پانی پر مثل جباب تیرنے لگتا ہے۔
چوتھا تصور خاک کا ہے خاک کے تصور سے اس کا وجود مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ یہ بھی۔ آئی لہد خلکی چار قسم کے تصورات ہیں۔ ان تصورات پر لال تصور کو مشور نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ قرب اللہ حضوری کے لئے فاد بھائے کا تصور ان (چار) تصورات سے بہت آگے ہے۔ طالب کو پہلے چار تصورات سے چار مقلبات کوٹے کرنا چاہیے۔ چنانچہ مقام ازل (مقام) بد (مقام) دنیا اور مقام عقبی۔۔۔ بعد ازاں طالب تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔

بیت

جو خدائے کیتا سے کیا ہوا
نفس شیطان لور ہوا رخت ہوا
اہل دل صاحب تصور تصرف کے کسی مرتب ہیں اللہ اللہ پہلے پدرہ قسم کے علم۔ پدرہ قسم کے علم۔ پدرہ قسم کی حکمت۔ پدرہ قسم کی کیمیا۔ اور پدرہ قسم کے بے ریاضت بے زنج خزانے ایک ہفتہ یا پانچ روز میں حاضرات (اسم اللذات و كلہ طیبات) سے حاصل کر کے غنائمت الاعدیت کے (مراتب) کو پہنچ جاتا ہے۔ اور فین و فضل غنائمت الہی سے ہر ملک پرسولت پر غالب آ جاتا ہے۔ جو کوئی سب سے پہلے ان مراتب کو حاصل نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ عمر بھر ریاضت میں ذکر و فکر کے پھر سے سر نکلا تا رہے۔ وہ ہر گز عارف و اصل کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔

پہلے وہ یہ خزانے حاصل کرتا ہے پھر فقرہ دایت میں قدم رکھتا ہے۔ یہ عطا بخشش اور تمایت نور الحمدی مرشد سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ (رہ

مولی) کو سیلہ۔ حق کا فتنہ۔ ہاتھیں پیشوائی قرب اللہ کا حق۔ خدا تعالیٰ کی جگہ راہبر لور تخلوق خدا کارہنا ہوتا ہے۔ وہ پندرہ علم۔ پندرہ کیمیاء پندرہ حکمت لور پندرہ قسم کے خزانے حسب ذیل ہیں۔ جو با اعتبار حق الیقین رکھتے والے طالب صدق کو نصیب ہوتے ہیں۔

اول حجج کیمیاء حکمت جو ہر ایک علم معلوم کرنے کے لئے "ام العلوم" ہے۔ جس میں قرب اللہ جی و قوم سے عین العلم حاصل ہو جاتا ہے۔ دوم حجج کیمیاء توحید

سیوم حجج کیمیاء معرفت الا اللہ
چهارم حجج کیمیاء فتنی اللہ
پنجم حجج کیمیاء بقاء بالله
ششم حجج کیمیاء لا خوت لا مکان

ہفتم حجج کیمیاء قرآن مجید اور احلویث کی تفسیر یا تأشیر

ہشتم حجج کیمیاء روشن ضمیر بر کوئین امیر

نهم حجج کیمیاء علم دعوت تکمیر ہے۔ جس سے مشرق تا مغرب تمام علم کو اپنے قبضہ تصرف میں لے آتے ہیں

وہم حجج کیمیاء سنگ پارس کو حاصل کرنا ہے۔ جو عالمگیر کے مراتب ہیں۔

گیارہوں حجج کیمیاء ہنزہ کیمیاء اکسیر ہے۔ جو کامل مرشد سے حاصل کیا جاتا ہے۔

پادھوں حجج کیمیاء ولایت با غنیمت لا شکایت کا ہے۔ جس سے عالم باللہ ولی اللہ عارف صاحب نظر بن جلتے ہیں۔
تینہوں حجج کیمیاء دیو خبیث نسیں المارہ کو قتل کرنا ہے جو جان کے اندر لہیں کا دشمن لور شیطان سے متعلق ہو کر نقصان پہنچانے والا ہے۔
چودھوں حجج کیمیاء ترک توکل ہے۔ جس میں علم کے ساتھ کل و جز پر غالب ہو جلتے ہیں۔ اور جملوں کی دھنگیری کرنے لگتے ہیں۔
پندرہوں حجج کیمیاء یہ ہے کہ کامل فقیر سے ان جملہ محمل حجج (کیمیاء) لور خدا میں علم و حکمت کو حاصل کیا جائے۔
فقیر کس کو کہتے ہیں؟

فقیر فضل اللہ سے فیض بخش کو کہتے ہیں۔ فقیر وہ ہے جو وجہ سے طالب اللہ کو عین العین بنا دے۔ یا اسم اعظم کے ورد سے اس کی زین کو (سیف) کر دے۔

جب طالب تمام ہدایت اور کیمیاء و غنیمت اپنے تصرف میں لا کر اس سے بھرو رہ جاتا ہے۔ تو اس کے وجود میں کوئی غم لور افسوس بلقی نہیں رہتا وہ تصور تصرف کے تمام ظاہری اور باطنی علوم سے بھی (کماحتہ) واقف ہو جاتا ہے۔ یہ راہ فرمائش سے نہیں بلکہ نمائش سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ راہ امتحان سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اپنی آنکھوں سے باعیان مشہد ہے۔ جس میں طالب باعیان دیکھ کر باطنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ اس قسم کے کامل مرشد دنیا میں کمیاب ہیں۔ میری یہ قل میرے جل کے موافق ہے۔ میرا علم میرے حل کا

کلی (گواہ) ہے۔ پہ انتہائی معرفت وصل کے مرتب ہیں۔ ایسا طالب جس وقت بھی چاہتا ہے نبعت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس علم کی کون سی راہ ہے؟ یہ تصور ام الله ذات کے حاضرات کی انتہائی (راہ) ہے۔ جو (کامل مرشد) ابتداء میں طالب کو بخش دیتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس میں ہر ایک علم داخل ہے۔ لور جملہ صحیح کیمیاء حکمت اسی علم سے کھل جلتے ہیں۔ اس کو ”کلی علم“ کہتے ہیں۔ بو صاحبین عقل کل عارفان پاندا اور طالب صدق جان فدا کو نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس علم میں چراغ سے چراغ - آنکہ سے آنکہ ماتحت سے ماتحت کو روشنی پہنچتی ہے۔ نبی سے ہم کلائی لور ولی سے (ولایت) حاصل ہوتی ہے۔ اس علم میں کسب رسم و رسم کو کوئی راہ نہیں ہے۔ یہ علم اللہ حی و قوم (کے تصور کی حاضرات سے) سینہ بینہ حاصل ہوتا ہے جبکہ للہ کینہ کے سینہ سے کینہ ہی نکلتا ہے۔ یہ علم توجہ با توجہ۔ تصور با تصوریہ علم تکڑا تکڑا تصرف بالصرف، ترک بالترک اور یہ علم توکل بالتوکل ہے۔ الحمد للہ۔

کل مکتوب حجۃ اسمہ و کلہا علم

جو کچھ بھی تحریر کیا گیا ہے اس کی ایک اسماں اسم (الله ذات) ہے۔ جس میں تمام علوم موجود ہیں۔ وہ علم قرب با قرب و حضور با حضور لور وہ علم نور با نور لور علم غفور با غفور ہے وہ علم توفیق با توفیق لور وہ علم تحقیق با تحقیق ہے۔ وہ علم تصدق با تصدق ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق سے صدق و صفاء حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عمل (اور محاسبہ نفسی) حضرت عثمان بن عفی سے حیاء لور (سخاء)

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے علم علم اور شجاعت حیدری) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے فخر و خلق اور اسم المعنیات کی تائیں سے طالب کے وجود میں علم غیب الغیب سے روشن ضمیری پر ایمت لاریب نصیب ہو جاتی ہے۔ اسے نعم البدل کے (علم سے) لائیں فیض و فضل حلطے الہی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ وصال فقیر کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ نبی کرم اللہ کی بخشش سے فقیر کے پاس وہ علمیں لٹکر ہوتے ہیں۔

ایک غلق کا لکر

دوسرے (ظاہری لور لکر) یعنی تمامیت ملک کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ یہ بھی علم لعنی سے حاصل ہو جاتا ہے۔

بیت

ہر علم کا بیان قرب اور حضور
عالم پندھ عی جانے ہا شور
اے صاحب داش تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ علم و تقویٰ سے بہشت کا
مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ لور جلال کو کفر سے بخسنجست مدار دنیا کی پلیدی کا
مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مرتبہ لور علیہ فضلاء فضلاء و
دریش فقراء سے قاضی کا مرتبہ بلند تر ہوتا ہے۔ وہ قاضی جو نہ توریا کار ہوتا
ہے اور نہ ہی رשות کے سیم و زر پر نظردا ہتا ہے۔ وہ ایسا قاضی ہے جس پر
خدالور رسول راضی ہے۔
قاضی بھی دو قسم کے ہیں۔

ایک قاضی تو ظاہر (کے مخللات) کا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

دوسرے قاضی (اپنے) باطن میں (حق و باطل) کا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کے وجود میں روح و نفس کے مخللات ایسے ہیں جیسے (روح) مدعا علیہ ہو۔ لور ان دونوں کے درمیان حق شہادت منصف صفات القلب ہے جو توفیق الہی سے انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔ فیصلہ کرنے والا (بچ) حکم دیتا ہے کہ باطن میں موزی نفس کو قتل کرو جائے لور روح کو اس کا حق دلایا جائے۔ مگر وہ وجود کی ولایت میں (حکمران) ہو جائے اور سب اعضاء دار الامان بن جائیں۔ اور کر لما ”کاتین حیات و ملت میں اپنے کے نیک و بد گناہ و ثواب کے دفاتر کے گواہ اس آہت کریمہ کے موافق نہ رہے۔ توہ تعالیٰ۔ **الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ فَوْلَاهِمْ وَ نُكَلِّمُ مَنَا آيَدِيهِمْ وَ تَشَهَّدُ لِرَمْجُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ** (پ ۲۳۴)

وہ ایسا دن ہو گا جب ان کے من پر مر لگا دی جائیکی۔ (کہ وہ کلام نہ کر سکیں) اور ان کے ہاتھ بولیں گے۔ لور ان کے پاؤں (ان کے کرتوں) کی شلوٹ دیں گے۔ جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔ پس حیات و ملت لور طسمات وجود انسان کا مرتبہ اور کامل کے لئے اسم و مشیٰ کا سچ نعم البدل کے علم سے حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی مرشد نعم البدل کا علم نہیں پڑھتا ”لو تو العلم درجات“ علم میں درجات رکھے گئے ہیں۔ نعم البدل کے (علم) کو نہیں جانتا وہ شخص احمد بے داش ہے۔ ہیشہ نفس نمارہ کی قید میں رہتا ہے۔ وہ ظاہری اور بالفی علم سے بھی محروم رہتا ہے۔

شرح علم نعم البدل یہ اعتبار و یقین کا مرتبہ ہے۔ علم نعم البدل سے مارا بہتر مقبول ہے) چنانچہ علم قل کا نعم البدل (اعمال پر عمل ہوا ہونا) ہے۔ ذکر و فخر و رود و ظائف کا نعم البدل حل حاصل کرنا ہے۔ سکر سو قبض بسط خطرات خام خیال کا نعم البدل (حیثیت حاصل کرنا ہے) الام اور عیال طور پر لا حالت لا مکان دیکھنے کا نعم البدل قرب وصل ہے۔ ظاہر باطن کا نعم البدل اعمال افعال نور (نور) جمل کا مشہدہ ہے۔ لور ان سب کا نعم البدل جمل میں داخل ہونا ہے۔ ماہی حل اور مستقبل کے حاکم معلوم کرنے کا نعم البدل فیض فضلی کا مرتبہ ہے۔ جو عارفوں کو نہ دز اذل سے نصیب ہے خط و خل (عشق) حسن پرستی نفس کی مستی گلے بجائے (کی لذت) اور ہوائے نفسانی کے مراتب بندی کو قرب خدا سے روک دیتے ہیں۔ یہ سب وسوسہ اور شیطانی حیلہ (فریب) ہے۔ جس جگہ راز ہے وہاں نہ صورت ہے نہ آواز کیونکہ مشہدہ بین عالم (عشق) مجازی سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اس کی بالفی آنکھ بینا ہوتی ہے۔ (جو حق و باطل کی پہچان کرتی ہے)

مشنوی

آنکھ باطن کھول کر دیدار کر نفس تو ہے سر ہوا
دل جو دام باندا ہے روح اس کی با مصلحتی
جب وہ چاروں چلے گئے پھر عاقبت کا کیا نام
باہم بہجو میں گم ہوا بدنام کو پنجے سلام

پس فتح البدل کے یہ مراتب جس کو حاصل ہیں وہ وہم فہم سے بیشہ اپنا محابہ کرتا رہتا ہے۔ اس کو ہر مقام کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ وہ صرفت و فقر میں تمام ہو جاتا ہے۔ فتح البدل کے درجات قرآن مجید کی آیات کے دروسے حاصل ہوتے ہیں۔ پس چاہئے کہ اسے قرب اللہ میں (یہ آیات) پڑھنے سے حضوری مشاہدہ کھل جائے لورا سے گناہ یاد رہے نہ اس کی راہ یاد رہے بلکہ وہ بے حجاب ہو جائے۔ جو کوئی بے حجاب کے مرتبہ کو منع کیا اس نے تمام ثواب بے حجاب دیکھ لیا۔

بیت

جز خدا ہر گز نہ دیکھوں کوئی کس
حاضر حضوری میں رہوں لور اللہ بس
الحمد لله۔ إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ مُجْبٌ فَقْرٌ تَمَّ مَوْتُ طَارِي ہو جاتا ہے۔ تو (وجود میں)
الله ہی باقی رہ جاتا ہے۔ تمایت فقر نہ تو ریاضت مجده سے حاصل ہوتی ہے۔ (فقر تو) نظرِ محمدی ﷺ سے (باطنی) نگہ حاصل ہونے اور (راز سے) آنکھ ہونے کا نام ہے۔ کامل مرشد توجہ سے حضوری میں پہنچا رہتا ہے۔ لور ہر منصب مراتب با توجہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے دلوار رہتا ہے۔

مطلوب یہ کہ اگر عاقل ہو شیار ہو تو سنوا! اگر (علم) فاضل ہو تو کان سے سن کر (ذہن کشین کرو) کہ دیدار سے مشرف ہونے کا مرتبہ (یعنی) انوار تجلیات توحید اللہ صرفت پروردگار حاصل کرنا آسان نام ہے۔ لیکن مجلسِ محمدی ﷺ حاصل کرنا خاصاً مشکل لور دشوار ہے۔ لور مجلسِ محمدی ﷺ حاصل کرنا

آسان نام ہے۔ لیکن علم رضائے محمدی ﷺ حاصل کرنا بہت مشکل نام ہے۔ لور علم رضائے محمدی ﷺ حاصل کرنا آسان نام ہے۔ لیکن مرتبہ فہد و بقاء و مرتبہ توفیق و تحقیق و مرتبہ تصور تصرف و مرتبہ تکروہ و توجہ و مرتبہ حق و حق و علم و حق و مرتبہ قرب حضور روحانیت دعوت قبور حاصل کرنا بہت مشکل لور دشوار نام ہے۔ کیونکہ ان جملہ مراتب کو مُؤْتَوْا قَبْلَ لَنْ تَمُؤْتُوا کہتے ہیں۔ جب طالب لاَللَّهُ (تفہی کی کوئی) سے کہتا ہے تو وہ روحانیت کے مرتبہ مُؤْتَوْا پر مُکْنَع جاتا ہے۔ لور مشاہدہ کے وقت میں فوت شدہ روحانیوں کے احوال سے واقف ہو کر دیکھتا ہے کہ بعض روحانی مطہرین میں گلشن بہد بہشت انوار میں و فرمان (ہیں)۔ لور بعض روحانی مقام بھجن میں مُدْنَعِی کی آنکھ کے اندر (عذاب میں جلا) ہیں۔

جب طالب (اثبات کی کوئی) سے إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے۔ لور مُؤْتَوْا قَبْلَ لَنْ تَمُؤْتُوا کے مرتبہ پر مُکْنَع جاتا ہے (یعنی اس پر مخصوص موت طاری ہو جاتی) ہے تو وہ مقامِ ممکنات میں زندگی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ قیامت بہا ہو چکی ہے لور لوگ مقامِ عرفات میں حساب دینے کے لئے حاضر کھڑے ہیں۔ بعض لوگ اعمال نہیں (کے حساب سے خلاصی پا کر پل صراط سے گزر کر اپنے معبود کی بارگاہ میں (ایک رکوع اور ایک سجدہ کرتے ہیں) لور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے شراباً " طبوراً کا ایک جام پی کر دیدہ با دیدہ دیدار رب العالمین سے مشرف ہو جلتے ہیں۔

جو کوئی خواب میں۔ مراقبہ میں بعین نظرِ محمدی ﷺ کی توجہ سے ان

مراتب کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ کل د جز کی حقیقت کو جان لیتا اور لویں و آخرين (کے احوال کو) ظاہر و باطن میں تحقیق کرتا ہے۔
تب اسے کلمہ طیب پر اعتماد اور یقین آ جاتا ہے۔

جو کوئی لا الہ کو نبی کی (کنہ سے) جان لیتا ہے۔ تو دنیا و آخرت میں جو
کچھ بھی ممکن ہے اس سے کچھ ممکن نہیں رہتا۔
الا اللہ اثبت کا مرتبہ ہے۔ جو کل درجات بخش رہتا ہے۔ الا اللہ اثبت
کے مرتبہ کو انسان ہی پہچان سکتا ہے نہ کہ حیوان۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حرم ہونے کی کوئی راہ ہے؟ چنانچہ
کہ (اسم محمد رسول اللہ ﷺ کا تصور کرتے ہوئے) توجہ ہاتھی سے حرم روپہ
مبارک میں داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ نبی الکریم ﷺ کی حضوری میں
آپ ﷺ سے ہم مختن ہو جائے۔
پس معلوم ہوا کہ لا الہ قاتل نفس ہے اور
الا اللہ قلب کو زندہ کرنے والا ہے
اور محمد رسول اللہ ﷺ روح کو فرحت بخشنے والا ہے۔

کلمہ آفتاب کی مانند ہے۔ جس کسی کے وجود میں تاثیر کرتا ہے۔ وہ روشن
ضییر ہو جاتا ہے۔ اور (کلمہ طیب کانور) اسکے اندر چکنے لگتا ہے۔ عوام کا رسم
و رسم سے کلمہ پڑھنے کا طریقہ اور ہے۔ جبکہ خاص حضوری ہی و قوم میں
کلمہ طیب پڑھنے کا طریقہ اور ہے۔ جس سے اسم اللہ ذات رقم رقم کے
سلطان سے مملات و حیات کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے۔

الْمُعْتَدِلُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَثِيرٌ وَ الْمُخْلِصُونَ قَلِيلٌ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَفَنَ وَ اتَّى تَوْبَةً ہیں۔ لور مخلصون (غافل کلمہ طیب پڑھنے
والے) بست کم ہیں۔

الْمُعْتَدِلُونَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ
بِلَا حِسَابٍ وَلَا عِذَابٍ۔ جس نے (زبان اقرار اور تمیٰ تقدیق سے)
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ کہا وہ بغیر حساب لور بغیر مذاب کے
جنت میں داخل ہو گئے۔

جان لو! کہ کلمہ طیب کے چوبیں حروف ہیں۔ لور ہر ایک حرف سے
ہزاروں ہزار علوم کشف ہو جاتے ہیں۔ گندہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کلمہ طیب
کی (حقیقت) کو سیلان کیسے جان سکتا ہے؟ جو ولی اللہ فتحیر کلمہ طیب کی کہ
سے تائیت کو پہنچ جاتا ہے اسے بیشہ کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کی
موت لور زندگی ایک ہو جاتی ہے۔ وہ کبھی خوف میں ہوتا ہے۔ کبھی رباء
میں۔ وہ کبھی اپنے گھر کے مراتب میں ہوتا ہے۔ کبھی قبر کے مراتب میں۔
گاہے وہ مطالعہ (کتاب) و ورق میں مصروف ہوتا ہے۔ گاہے حضوری میں
غرق دنیا اور اللہ دنیا سے فرق و ترک (کے مراتب میں ہوتا) ہے۔ ولیاء اللہ
کبھی نہیں مرتے وہ (مقام) مملات میں حیات کے مراتب حاصل کر لیتے ہیں۔
اور موت کے بعد دوبارہ زندگی میں آ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ولیاء اللہ علماء
پاٹشہ قبر سے نکل کر اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ لور علماء کو ذین کی
تلقین کرتے (دیکھے گئے) ہیں۔

الْحَدِيثُ — أَلَا إِنَّ لُوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَتَعَلَّمُونَ مِنَ النَّارِ
إِلَى النَّارِ ط

جان لوگ اولیاء اللہ مرتب نہیں ہیں۔ بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
انقل کر جاتے ہیں۔

جس طرح (دنیا دار) دنیا میں اپنے نفس پر مغزرو ہوتے ہیں۔ اسی طرح
(ولیاء اللہ) کی روح قبر میں فرحت سے مشلہدہ حضوری میں مسورو ہوتی
ہے۔

بیت

چار تھاں میں تین ہو کر دھوا
دوئی سے گذرا تو پھر سیکنا ہوا
چار چشم کے پرندے یہ ہیں۔ ہوا کا کبوتر۔ شہوت کا منگ۔ حرص کا کوں۔ زینت
کامور

نور الحدیث مرشد سے طالب یہیش باعیال مشرف لقاہ ہو جاتا ہے۔ اس کے
تعریف میں اللہ کے بے شمار خواستے ہوتے ہیں۔ وہ یعنی بخش ہوتا ہے۔ وہ
تلل کنجھ ہوتا ہے۔ جس کے آثار بھی (اس کے چہو سے) ظاہر ہوتے ہیں۔

بیت

اکمل کامل راجع نور الحدیث ہوں
مالک الملکی فقیر فی اللہ با خدا ہوں
مالک الملکی فقیر صاحب جذب ہوتا ہے اگر پوشاہ (فضل اللہ) تمام عمر
سرگردان و پریشان رہے کہ کسی ولی اللہ میا فقیر کو پالے (والپنے پاس بلا
لے) کوہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ میکن اگر فقیر ولی اللہ مہشہ کو توجہ سے (جذب
کرے) تو پوشاہ نجگہ پاؤں دوڑتا ہو احاضر ہو جائے گا۔ اور یکدم حقہ بکوش

کو ر چشم کو کبھی حق کا دیدار نہیں
ہم کو دیدار کے بغیر اور کچھ درکار نہیں
سنوا! بعض (ذکریوں) کو ذکر دنم جس سے حضوری مشلہدہ کھل جاتا ہے۔
بعض (ذکریوں) کو جس سے حرص پیدا ہو جاتی ہے۔ اور (ان کا ذکر) لوگوں کو
پھسلنے کے لئے جل بن جاتا ہے۔

جان لینا چاہیئے! کہ اکمل مرشد سے طالب صلوٰق کو ظاہر و باطن کا تماشہ
برابر نظر آنے لگتا ہے۔ مکمل (مرشد) سے طالب صلوٰق کو ابتداء اور انتہاء
برابر ہو جاتی ہے۔ اکمل (مرشد) سے طالب صلوٰق دنیا کو جو چیز کے خون
سے آلوہہ زن فاحشہ کی مثل ہے اور جس نجلست سے پڑھے کوئین طلاق
دے دیتا ہے۔

جامع مرشد سے طالب صلوٰق چار پرندوں کو فتح کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ چار

بیت

چار تھاں میں تین ہو کر دھوا
دوئی سے گذرا تو پھر سیکنا ہوا
چار چشم کے پرندے یہ ہیں۔ ہوا کا کبوتر۔ شہوت کا منگ۔ حرص کا کوں۔ زینت
کامور

نور الحدیث مرشد سے طالب یہیش باعیال مشرف لقاہ ہو جاتا ہے۔ اس کے
تعریف میں اللہ کے بے شمار خواستے ہوتے ہیں۔ وہ یعنی بخش ہوتا ہے۔ وہ
تلل کنجھ ہوتا ہے۔ جس کے آثار بھی (اس کے چہو سے) ظاہر ہوتے ہیں۔

بیت

اکمل کامل راجع نور الحدیث ہوں
مالک الملکی فقیر فی اللہ با خدا ہوں
مالک الملکی فقیر صاحب جذب ہوتا ہے اگر پوشاہ (فضل اللہ) تمام عمر
سرگردان و پریشان رہے کہ کسی ولی اللہ میا فقیر کو پالے (والپنے پاس بلا
لے) کوہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ میکن اگر فقیر ولی اللہ مہشہ کو توجہ سے (جذب
کرے) تو پوشاہ نجگہ پاؤں دوڑتا ہو احاضر ہو جائے گا۔ اور یکدم حقہ بکوش

غلام بن جائے گا۔ پس عَلَى اللّٰهِ بُو شہ بھی عَلَى اللّٰمِ کے تعلّم ہے۔ ہر ملک ہر
ولایت از مشرق تا مغرب لور سلطنت د پادشاہ فقیر کے تصرف میں ہوتی ہے
پادشاہ کی کوئی صم سر انجم نہیں ہوتی جب تک کہ تَقْيٰرُ وَلِيِ اللّٰهِ ظاہر و باطن
میں توجہ نہ کرے۔ اگرچہ (پادشاہ کے پاس) ہزار لکھ موجود ہوں۔ لور
علم و دعوت پڑھنے والے شب و روز بست سی دعوت پڑھیں۔ لور (اس کام
کے لئے) سیم و زر کے خزانے فرج کرنے سے فقیر کی ایک توجہ بہتر ہے
ایسی توجہ جو قرب اللہ ملک ایسی توجہ جو حضرت محمد ﷺ کی حضوری سے کی
جائے وہ توجہ روز بروز ترقی پذیر ہو جاری رہ کر تاقیامت پاڑ نہیں رہتی بلکہ
کامل کی توجہ سے قیامت سے پہلے ہی سلامتی ایمان کے ساتھ بہشت میں
 داخل کر دیتی ہے۔ مَنْ دَخَلَ كَانَ آمِنًا۔ جو اس میں داخل ہو گیا وہ اس ن
میں آگیا۔

فقیر یا من آبد ولی اللہ مادر زلوکے بھی مراتب ہیں جو یہیشہ نفس کے ساتھ جملہ
کرتا ہے۔

بیت

کچھ کسی سے نہیں لیا اس تصنیف کے لئے
ہر خن اس تصنیف کا ہے خدا کی طرف سے
علم میرے کی (اس) ہے قرآن و حدیث
اس کا منکر جو کوئی ہے وہ خبیث

ہر حرف ہر سطر صد و اگر مرم
شب و روز پڑھنے والے کو کوئی نہ غم
اس کو پڑھنے والا فقر لا بحاج ہو
لے بھائی عالم سرفت معراج ہو
بھو کا طلب ہو مرشد صفت
ہو غرق فی التوحید فی اللہ معرفت
پس آدمی کا دل دریائے عیقین کی ماہنده ہے لور اس کا بیوی مثل حباب
تحقیق شدہ ہے۔ (جو دریائے توحید میں گم ہوا وہی لعل توحید ہے)

بیت

لعل محبت کو میں کیا دل خلب
جب حلب خود سے بن کیا آب
پس اولیاء اللہ خدا نہ خدا سے جدا ہوتے ہیں۔

بیت

کہہ رہا ہوں تمحص سے اے جلن عزیز
قرآن سے باہر نہیں ہے کوئی چیز
یہ کتاب قرآن مجید کی آیات کی تفسیر یا تاثیر ہے۔

بیت

کوئی علم بہتر از تفسیر نہیں
کوئی تفسیر بہتر از تاخیر نہیں

بھروسہ نفس اور ہواہ ہوں کے لئے ہوتا ہے۔ جبکہ کامل عالی کو یہ عطا مرشد سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی کا قول ہے۔ عند المرشد کالمیت بین یہی الغاسل طالب مرشد کے ہاتھوں میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح میت غسل کے ہاتھ میں۔

لہیات

طالب دم نہ مار گر تو ہے مدد صفت
مردہ کوشش خسل دوں با صرفت
طالب و مطلوب ہوں مرشد تمام
ہر کسی کا جانتا ہوں میں مقام
طلب طالب میں گذارے سلسلہ سالہا
کوئی طالب نہ ملا لائق لقاء
تو طالب دیدار ہے یا سیم وزر کیمیا (ہنر) کا طلبگار ہے۔ تھے کس کیمیاء پر
اقبال ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کیمیاء کے دروازہ ہیں۔ ایک کیمیاء سیم وزر دنیا
مورار کی طلب ہے۔ لور دوسری کیمیاء سے مشرف دیدار ہوتا ہے۔
علم دیدار کی کونسی راہ ہے۔ لور کونا علم دیدار کا گواہ ہے۔ کونا علم دیدار کی

دلیل آگاہ ہے؟ لور کونا علم دیدار کی نظر نہ ہے؟

اس تفسیر (باتاشہ) کے مطابق سے طالب نفس پر غالب امیر خانی اللہ فقیر روشن ضمیر ہو جاتا ہے جیسا کہ روز استحقاق۔
الآن کما کانہ ایسا یعنی ہے جیسا کہ پہلے قتل قرآنی آیات کلمات
ربلیں سے اس علم الحق میں بعض کو قتل رہلیں بعض کو احوال روحلیں۔ بعض
کو علم عیانی بعض کو مراتب لاصوت لا مکلف حاصل ہو جلتے ہیں۔ یہ جملہ
(راتب) قرآن مجید میں ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ عَنْهُ مَقَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ
وَالْبَعْدِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي
ظُلْمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رُطْبٌ وَلَا يَأْسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مَّبِينٍ۔
(ب) ۱۳۴

غیب کے (خزانوں) کی چلیاں اسی کے پاس ہیں۔ وہی بحروف کی ہر چیز کو
جانتا ہے لور جو پڑھ بھی گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے لور انہیروں میں اگر کوئی شیخ
ہے تو وہ اسے بھی جانتا ہے اور کوئی رطب دیا بس ایسا نہیں جو کتاب مبین
میں نہ ہو۔ پس معلوم ہوا کہ نفس و حدیث کا تمام
علم۔ تورات۔ انجلیل۔ نیور کا علم عرش کری کا علم لوح محفوظ کا علم اور کونین
میں جو بھی کل و جز ہے سب کا علم لوح ضمیر میں ایک نقطہ (کے برابر)
ہے۔ جب لوح ضمیر میں علم الف سے سواد سویدا روشن لور ظاہر ہو جاتا ہے تو
اس کیلئے علم الف میں (علم کے تین حرفاں) عین "لام" سیم یعنی کافی ہو جلتے
ہیں۔ اس کے علاوہ (جو علم محض) سیم وزر روزگار کے لئے حاصل کیا جاتا

بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ جس نے اپنے نفس کو خاکر لیا اس نے
اپنے رب کو بھائے میں پالیا۔

رب تعالیٰ کی شناخت چار تصورات سے کی جاتی ہے۔

اول تصور صوت

للامہ دوم تصور محبت با مشاہدہ

سیوم تصور معرفت با میراج مشرف دیدار پروردگار

چارم تصور ملازم مجلس محمد رسول اللہ ﷺ

جو مرشد پہلے ہی روز طلب دیدار کو ان چاروں تصورات کی تعلیم و تلقین
نمیں کرتا ہے وہ مرشد خام تمام ہے جو ارشاد کرنے کے لئے نور مرشد ہونے کے
لاکن نہیں۔

اے جان عزیزاً فقة کے مسائل کا علم اور (دین کی) ہر کتاب کے مطالعہ
سے حق و باطل معلوم ہو جاتا ہے۔ (جبکہ) علم بالله مرشد حضوری ہے
شرف کر کے دیدار کی معرفت میں با توفیق (اور) قرب اللہ میں با تحقیق دکھان دیتا
ہے۔ (اسی لئے) اہل علم اور اہل معرفت مشاہدہ، حضوری کی مجلس رہاں نہیں
آتی۔

جاننا چاہیئے کہ حبِ مولیٰ فرض ہے۔ ترک دنیا سنت ہے اور ترک نفس
مستحب اور ترک شیطان وابح ہے۔ الحدیث طلب العلم
فریضتہ علیٰ کل مسلم و مسلمہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلم مرد
و عورت پر فرض ہے۔ اور اتوالعلم علم کے درجات سے یہی مروہ ہے

اے عالم جلال یاۓ جلال عالم۔ اے عارف اللہ و اصل بالله من لا کار
اس آیت کریمہ سے ثابت دیدار کا حکم ملتا ہے قوله تعالیٰ۔ فَمَنْ مَكَانَ
يَرْجُو لِقاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا لِّلَّا عَلَّا جو دیدار
پروردگار کا طلب گار ہے۔ اے چاہیئے کہ (نیک اعمال سے آگے بڑھ کر) اعمال
صلح اختیار کرے۔

عمل صلح فَيَرْتَأِ إِلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ اللَّهُ تَعَالَى طرف دو ذکر جانے کو کہتے
ہیں۔ عمل طلح فقر من الله۔ کفر و شرک اللہ تعالیٰ سے دور ہو جانے کو
کہتے ہیں۔ تجھے کونا عمل پند ہے؟

جان لا کار (بعض لوگ) اپنے آپ کو ظاہری علم فضیلت سے آراستہ تو کر
لیتے ہیں (اور زبانی وردو و ظائف بھی کرتے ہیں) لیکن وہ باطن میں تصدیق
قلبی علم عیاں سے بے خبر ہوتے ہیں جس کسی کو علم (عیان) حاصل نہیں
ہوتا وہ مطلق حیوان شیطان کی قید میں ہے۔ وہ باطن سے (بے خبر) ہے۔
اس کے اندر نفس خبیث جلال دیو منافق اہلیں کا (تفضیل) ہے۔ کیا تو جانتا ہے
کہ ایسا شخص باطن میں یہودی۔ کافر۔ منافق۔ شرک جھوٹا یا نفس الامارہ کا غلام
ہوتا ہے۔ مسلمان انبیاء او لیاء اللہ عالم علم تصدق۔ عالم علم تحقیق۔ عالم علم توفیق
کا نفس مطمئن ہوتا ہے کوہ تصور (اسم ذات نور) سے مشرف دیدار ہوتے

ہیں۔ ان کا قلب بیدار معرفت کا مشاہدہ ہے بن حق الیقین پر فائز ہوتا ہے۔
الحدیث۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ جس نے اپنے نفس
کو پہچان لیا پس اس نے اپنے رب کو پہچان لیا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ

اہل دیدار کو کیا یے سیم و زر سنگ پارس اور کونین کو تصرف میں لانا کس لئے درکار ہے۔ تاکہ جمیعت نفس۔ مل ہو اور (مرشد) پر اشتمال آجائے۔ ناقص مرشد خلوت میں بھاکر ریاضت چلے کشی میں (بنتلا) کرونا ہے جبکہ کامل مرشد حاضرات اسم اللہ ذات سے طالب اللہ کے وجود کے ساتوں اعضاہ سرتاقدم اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ اسے تمام عمر مجاهدہ و ریاضت کی حاجت ہائی نہیں رہتی۔ اور وہ حضوری مشاہدہ دیدار میں اس طرح غرق ہوتا ہے کہ ہر دو جہان سے ہاتھ اٹھایتا ہے۔ کامل مرشد وہی ہے جو ایک ہی توجہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو مرشد ایسی صفت سے موصوف نہ ہو وہ احقیقت حادث شعار معرفت دیدار سے بے خبر ہے۔ ہم کے ننان فرشت مرشد تو بہت ہیں۔ اور روئی کے (خواہل) زبان طالب بھی بہت ہیں۔ اور ہمیں اس بات کا بھی یقین ہے کہ لال تقیید مرشد ظاہری و باطنی انعام کی مشقت اور وظائف میں (طالب) کو (بنتلا) کر دیتے ہیں۔ جس سے وہ دعوت میں رجعت کھاکر حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور ذکر فقر عبس (دم) میں خراب ہو جاتے ہیں۔

کامل مرشد نظر سے طالب اللہ کو ناظر کر دیتا ہے۔ یا باطنی توجہ سے مشاہدہ دیدار سے مشرف کر کے حاضر کر دیتا ہے۔ سنوا اگر تم علمند اور ہوشیار ہو۔ اگر عارف لا تَنْ دیدار ہو۔ اگر طالب دنیا مددار ہو۔ سنوا اگر تم عالم فضیلت آثار ہو۔ سنوا اگر تم جاہل بد کردار ہو۔ یا ان سب کا مجموعہ ہو (قرآن مجید کا حکم سن لی)۔

قولہ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاطَ فَعَلَّلَيْهَا (پ ۲۲، ع ۲۰)

جس نے عمل صلح اختیار کیا اپنے ہی نفس (کی بہتری کے لئے) کیا اور جس نے بد عملی اختیار کی (اس نے اپنی ہی ذات) کا (نقصل) کیا۔ یہ رحمت کی راہ ہے۔ (یعنی) بیماری۔ لحت۔ کفر۔ فکر۔ زحمت۔ دنیا سے باہر کلنا جو معرفت اللہ عوصمل سے رُوك دیتی ہے۔

اول طالب کو چاہئے کہ تمام دنیا کو حاصل کر لے) کیونکہ جب تک اس کا دل (حصول) دنیا سے سرد نہ ہو جائے۔ اور وہ ساری دنیا اپنے تصرف میں جمع نہ کر لے۔ اگر وہ معرفت میں قدم رکھے گا تو وہ احقیقت کملائے گا۔ (کہ دل تو دنیا میں انکا ہوا ہے لور فقیر بنا بیٹھا ہے)۔

طالب پر فرض میں ہے کہ اول تمام دنیا ملک سیمیانی اپنے تصرف اختیار حکم میں لے آئے طالب پر یہ بھی فرض ہے کہ سب کچھ اپنے تصرف میں لا کر دنیا کے (جملہ) تصرفات کو چھوڑ دے۔ اپنا چھوڑا تصور ہو کر دیدار کی طرف موڑ لے۔ اور دیدار کا مرتبہ حاصل کر لے (دیدار کی یہ رلو) قیل و قل گفت و شنید۔ علم قل کے مطابع سے حاصل نہیں ہوتی یہ میں جمل کا مشاہدہ ہے۔

مطلوب یہ کہ فقیر کس کو کہتے ہیں؟ فقیر کے کونے مراتب کو تو کچھ چکا ہے۔ کہ فقر کا دعویٰ کر رہا ہے؟ اے احقیقت نے فقر کے کونے مراتب کو دیکھ لیا ہے (کہ فقر کا دعوے دار ہے) جبکہ تو ابھی کور چشم لور تلیدہ ہے۔ اور فقر کی خوبیوں بھی ابھی تک تیرے دلغ تک نہیں پہنچی۔ مہلی دینے والے کم آزار

فقیر کی حقیقت کو تو کیا جاتا ہے؟ کہ تم افسوس تو لوگوں کو تکلیف دینے میں (ذلت) محسوس کرتا ہے تو بھی کم آزاری کی طرف لوٹ آئیں فقیر کا ابتدائی مرتبہ مکان سے میں عیان (مشہدہ دیدار) کا مرتبہ ہے۔
غوث قلب۔ درویش و اصل عارف عالم بالله کا کیا نشان ہے؟

مراتب دو ہیں۔

ایک انسان (کا مرتبہ)

ہدوسرے انسان صورت لور حیوان خصلت کا مرتبہ۔ بیویشہ بے معیت پریشان رہتا ہے۔

پس انسان حیوان اور انسان شرف الامان کو کس مرتبہ سے شناخت کر سکتے ہیں؟ جو کوئی بیویشہ مشرف دیدار ہے اسی کو انسان کا خطاب ہے۔ دنیا مردار کا طالب بیویشہ پریشان لور بے معیت رہتا ہے۔ لور معیت مشہدہ دیداریں ہے۔ وصل کی اس راہ کی اصل قرب اللہ غنیمت کی نظر نہ ہ میں ہے۔ کیونکہ غنیمت دیدار نما کو کہتے ہیں۔

بیت

دیکھنے والا تھوڑا کو بھی سکتا ہے دکھا
یہ تفتیق مرشد کو ہے حاصل از خدا
غنیمت پانچ قسم کی ہے۔ غنی مطلق اسی کو کہتے ہیں۔ جو غنیمت کے پانچ خزانوں کو اپنے عمل میں لا کر اپنے تصرف میں لے آئے۔ لور اس سے نعمت و

دولت حاصل کرے جو کوئی دلوں جان میں زندہ ہے وہ ہرگز نہیں
مرتکد کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے پروگرام واہے۔ قوله تعالیٰ
وَلَفْوَضُ لَعْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (پیغمبر ۵۰)

ترجمہ۔ میں نے اپنے کام اللہ تعالیٰ کے پروگرام جو اپنے بندوں کے
(حل) کی خبر رکھتا ہے۔

اے سچے غنیمت با جمیت ہدایت سے بے خبر..... (اقص مرشد)
غنیمت کا اول مرتبہ یہ ہے کہ صاحب تصور (ام المخلوقات) جب خاک پر
نظر کرتا ہے تو اسے سیم وزر بنا رہتا ہے۔ جو ایسا صاحب نظر ہے اس کی نگہ
میں خاک اور سوتا چاندی برادر ہے۔ ہدایت کا مرتبہ تفقی سے حاصل ہوتا ہے۔
غنیمت کا دوسرا مرتبہ دعوت قبور کے عالی کمال کو حاصل
ہوتا ہے۔ جو حاضرات اسم اللہ ذات کے تصور سے کل جھوہنگ کو حاصل کر لیتا
ہے۔ جو کچھ بھی وہ جاتا ہے مطلق اللہ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ غنیمت کے یہ
مراتب ہدایت و تحقیق سے حاصل ہوتے ہیں۔

غنیمت کا تیسرا مرتبہ ہے جس میں تصور اسم المخلوقات سے (باطنی) آنکھ
کھل جاتی ہے وہ پہاڑوں میں سنگ پارس حاصل کر لیتا ہے۔ اور جس قدر
چاہتا ہے اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ اسے کسی شخص سے کوئی حاجت نہیں
رہتی۔ یہ طریق ہدایت غنیمت کے مرتب ہیں۔

غنیمت کا چوتھا مرتبہ علم کیمیاء اکسیر ہے۔ جو علم عجیب (دعوت القبور) کی
قوت سے اپنے تصرف میں لایا جاتا ہے۔ غنیمت کے یہ مراتب ہدایت پر

محض سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بیزار ہو جاتے ہیں وہ مردود اور مرتد ہو جاتا ہے۔

لَهُمْ أَنَّ الْفَقْرَ سَوَادُ الْوِجْهِ فِي الدَّارَتِينَ۔
فَقْرٌ كَبٌ كَوْنُونِ جَهَنَّمَ مِنْ رُوسِيَّاهِ كَا باعث ہے۔

شرح معرفت عارف

جان لو اکہ عارف کے چند اقسام ہیں۔ عارف کے چند جسم ہیں۔ عارف کے چند اسم ہیں (مثلاً) عارف اسْمُ الْمَعْارِفِ ہامشی۔ عارف حکم در حکمت۔ عارف نفس۔ عارف قلب۔ عارف روح اور عارف رب۔ الحدیث۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہمس نے اپنے نفس کو (اس کی خرابیوں سے پچان کر اس کا علاج کر لیا) اس نے اپنے رب کا عرقان (قلب کی صفائی اور روشنائی) میں حاصل کر لیا۔ نفس کا عارف اپنے نفس کو اس کی لذات۔ خواہشات۔ شہوت۔ ریا کاری۔ کفuo شرک (افعل بد) کو تقویٰ (پر ہیزگاری) کی طاقت سے روک لیتا ہے۔ اور نفس کی خواہشات لذات۔ شہوات کو بہشت حور و قصور سے اس کی نعمتوں کے ذائقہ کی امید میں (مٹو خر) کر دیتا ہے لیکن پھر بھی نفس خواہشات (ہوا) سے زندہ ہو جاتا ہے۔ اور (ہرگز) نہیں مرت۔ اور ہرگز معرفت مولیٰ (کے حصول) کی طرف رخ نہیں کرتا۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ، جس نے اپنے رب کو پچان لیا (یعنی) جس کی نے بھی اپنے رب تعلیٰ کی شیافت کی۔ اسْمُ اللَّهُوَاتِ کے تصور سے مقام توحید میں فنا فی اللہ ہو کر کی وہ حضوری دیدار سے مشرف ہوا۔ کہ اسے نفس دنیا

تصدیق سے حاصل ہوتے ہیں۔ غنایت کا پانچوں مرتبہ وہ ہے جس میں باطنی آنکھ کمل جاتی ہے اور نہیں کے اندر جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانے موجود ہیں وہ ان کو جان لیتا ہے۔ اور اس سے کوئی حیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ غنایت کے یہ مراتب ہدایت تصدیق سے حاصل ہوتے ہیں۔

جو مرشد یہ پانچ خزانے پہلے ہی روز طالب اللہ کو نصیب نہ کروے وہ محض احمق ہے کہ مرشدی میں دم مارتا ہے۔

ایيات

طالب (جَنَاحَةُ الْمُطَهَّرِيَّةِ وَالْمُلْمَعِيَّةِ) ہے گر احمد (جَنَاحَةُ عَلَيِّيَّةِ سَلَمٍ)، صفت نصیب اس کو روز اقبال معرفت طالب (عَسَمَى دِلِيلَ السَّلَامِ) جو ہو عیسیٰ (جَنَاحَةُ دِلِيلِهِ) صفت مردہ کو زندہ کرے با معرفت قم اس کا قول ہے ہنَّ اللَّهُ رَاز ذکر و فقر و غرق فِي اللَّمَبِ نیاز را فقر۔ راہ معرفت۔ راہ دیدار۔ راہ ولایت راہ ہدایت اور راہ جمیعت۔ یہ سب راہیں مرتبہ غنایت سے مکملی ہیں۔ اور (دنیا سے دل) سیر ہوئے بغیر فقر لور انتیاری غنایت (حاصل کرنا امر محل ہے)۔ بحوث میں "فقر کب" منہ کے بل گرنے والے فقر کی روایاتی ملتی ہے کہ وہ بھیش فقر کے گلہ میں رہتا ہے۔ جو کوئی فقر کا گلہ کرتا ہے وہ (درحقیقت) خدا تعالیٰ کا گلہ گو ہے۔ ایسے

شیطان۔ بہشت (اموئی اللہ) کجھ بھی یاد نہ رہ۔
 الحسٹسِ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْغَنَائِبِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ
 جس نے اپنے نفس کو فنا سے پچان لیا۔ تحقیق اس نے اپنے رب کو بھائے میں پا
 لیا یہ عارف بالله ولی الله دوام صاحبِ اکھ کے مراتب ہیں۔ قوله
 قتلی۔ یعنی فوئونہ کما یغیر فوئونہ پچانتے ہیں جیسا کہ وہ پچانتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ لَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ (پیغمبر)

تم اپنا وعد پورا کرو میں اپنا وعد پورا کروں گے۔

قولہ تعالیٰ۔ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مِنَ الظَّالِمِينَ
 الی التُّورِ (پیغمبر ۴۲)

الله تعالیٰ جس کو اپنا ولی اللہ مانتے ہیں۔ اسے قللات سے نکل کر نور میں
 داخل کر دیتے ہیں۔ ولی اللہ میشہ مشاہدہ دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔

عالم بالله حضوری عارف کے لئے ضروری بلکہ فرض عین ہے کہ وہ
 طلبِ اللہ کو پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچا دے۔ اس کے علاوہ لور بھی بست
 سے عارف ہیں۔ عارف عام۔ عارف نام (رجعت خورہ) گرا ہوا عارف
 (اتمام) اسی طرح علم مطالعہ کتبِ خوانی کے عارف حافظ حافظت قرآنی کے
 عارف۔ ذکر سلطانی کے عارف۔ ذکر قریبانی کے عارف۔ عیالی عارف۔ نفسی
 عارف۔ روحلی عارف (چہہ کھانے والے) تھانی عارف۔ حیوانی عارف بادشاہ
 امراء تخلوق خدا (اجنبیات موکلات) کو سخز کرنے والے نقش دائرہ سخنچے والے
 پرشان ہے۔ مجمعیت عارف علم دعوت کے عارف فرشتوں کو حیرت میں ڈالنے
 لئے پیغمبر

وَلَا عَارِفٌ جَنَّاتِي شَيْطَانٌ عَارِفٌ۔ ہزار میں سے کوئی ایک فقیر ہی ہو گا جو کوئی نہ
 پر امیر فنا فی اللہ تقریباً عارف رہیں واقف اسرار قدرت سجلی عارف تھا۔
 عارف بعد عارف محبوب عارف محبوب عارف مرغوب عارف
 مطلوب عارف کشف الارواح کشف القلوب ہو گا۔

بیت

عارف ہوں حاضر ہوں طالب نبی ﷺ ہوں
 قدم بے قدم دین محمد ﷺ پر قوی ہوں
 جو عارف ہیشہ دیدار سے مشرف ہے۔ ابے (ہیں پرہیز) الام۔ حیثام آواز
 شنے کے علم کا مطالعہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

بیت

بہو مجھے بہرخدا وحدت دکھا
 طلبہ سر کو کٹا بے سر ہو کر ملنے آ
 جو تقییدی طالب ہے وہ ہیشہ خطرات (دل) دنیا کی امراض میں جلا رہتا
 ہے۔ صرف دیدار سے مشرف ننانِ اللہ میں غرق ہے (بالله) میں ہاتھ اور
 صاحبِ لقمان (طالب نبی ان امراض سے فیکٹا ہے) قوله قتلی۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَرْضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرْضًا (پیغمبر ۳۶)
 ان کے دلوں میں (نقاق) کی بیماری ہے۔ (اور ان کی بد اعمالیوں لور ہٹ
 دھری) کے باعثِ اللہ قتلی ان کے مرض کو زیادہ کر رہا ہے۔

طالبِ اللہ کا اول مرتبہ قصورِ اسمِ اللذات ہے۔ جس سے غیسی لارسی

اس کو کیا حاجت کہ بند کرے اپنی چشم
باعیال دیکھے گا عارف از فضل و کرم
ہر ایک منصب و مرتبہ قرب حضوری - معرفت و تحقیق لور ذکر و فخر
مراقبہ تحقیق و مکافحة صدیق و محاسبہ تصدیق سولایت - غنایت لا
ٹکایت - غنایت لانمایت - غوف قطب فقیر درویش کے مراتب میں ثابت ہرگز
نہیں ہوتے جب تک کہ یہیں حاضرات اسم اللہ عز و جل (کلمات حاصل نہ کر
لے) جس میں اسم اللہ عز و جل کے تصور تصرف سے اس کے حروف کے درمیان
سے انوار توحید پیدا ہو جائیں۔ اور ان انوار میں غرق فنا فی اللہ ہو کر دیدار سے
شرف ہو جائے۔ اس قسم کا دیدار روت خدا جائز ہے۔ کیونکہ یہ جذب و لطف
فیض و فضل خدا کا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بخشش لور محمود کام مرتبہ ہے۔ جو کوئی
خد تعالیٰ کی بخشش کا مکر ہے اور مرتبہ محمود سے پھر جاتا ہے خواہ وہ عالم جلال
ہو خواہ جلال ہو اس کی عاقبت مردود ہو جاتی ہے۔

بیت

عادفوں کی صرفت میں تحقیق کر لول اسر بر
حق و باطل کی بھی کروں پچھن ہا یک نظر
جو شخص مردہ مل افرودہ تن خالم طالب دنیا ہے وہ مسلمانوں کا راہن
بخل سیاہ مل گمراہ ہے۔ قوله تعالیٰ۔ **وَلَا تَرْكُثُوا إِلَيْيَ الَّذِينَ**
ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پا ۱۰۴ ع
لور خالموں کو رہائی نہ ہو گی پس ان کو آگ میں ڈالا جائے گا۔

علم واردات فتوحات (ہر چشم) جملہ مراتب و درجات اس پر عیال ہو جاتے
ہیں۔ جن کو وہ شب و روز اپنی تصنیف میں بیان کرتا رہتا ہے۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ طالب اللہ کو جذب کی قوت سے نواز رہتا
ہے۔ جس سے وہ لا ہوتا لامکان میں داخل ہو کر یکتا اور غرق (لوس) ہو کر متوجہ
بخدا ہو جاتا ہے۔ ایسا طالب طمع نفس دنیا شیطان اپنے مریدوں اور تخلوقات
میں سے ہر ایک کو طلاق دے رہا ہے۔ اور علم تحصیل معرفت سے فارغ ہو کر
خلاصی پالیتا ہے اس کا ہر ایک مرید بے اعتقاد ہو کر اس سے جدا ہو جاتا
ہے۔ مگر وہ طالب مرید جس کا خلوص یقین اتحاد لور اعتقاد درست ہے وہی
اپنے حل پر باقی رہتا ہے۔

مرشد کی حقیقت احوال وصل سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ مرشد ابتداء و
انتماء کے احوال سے واقف ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور
حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ سورہ کھف میں بیان ہوا ہے۔ (طالب کو چائی
کر کے اپنے احوال۔ افضل۔ اعمال۔ اور قل کا سخن با سخن مقابلہ اپنے مرشد سے
کرتا رہتے۔ غیب والی۔ اور برمیانی کی بھی راہ ہے۔ جو اہل تحقیق بال توفیق بحق
رفیق کو حاصل ہوتی ہے۔ ان مراتب کو اہل زدنیک ان مراتب سے
محروم (طالب) کیسے جان سکتا ہے؟

قطعہ

عارف ہونا چائیے لائق لقاء
غرق فی التوحید دیکھے رو خدا

جو کوئی وحدائیت کا علم (اسم) اللہ عزیز کی کنٹے سے پڑھتا ہے وہ نور
(توحید) میں اس طرح گم ہو جاتا ہے کہ اسے نہ توفیق یاد رہتا ہے نہ عذاب
گھہ مست گہہ ہشیار گھہ در خواب گہہ بیدار۔ ہر وقت ہر حمل میں نبی اللہ مشرف
دیدار رہتا ہے عارف غنو کے بھی مراتب ہیں۔ لَا تَخْرُنْ وَلَا تَخْفِنْ
حرن نہ غم بیے غسل و عطا عام علماء اور کامل فقراء کے بارے میں ہے۔ اے
احمق بے حیاء سیاہ دل خالی مخفی (ہر حمل میں) اللہ تعالیٰ کی طلب کرتا رہ۔

اگر کوئی شخص تمام عمر خود پر متصرف ہو کر علم کیمیاء اکیر کی آرزو رکھتا
ہو سیا علم اکیر کی آرزو رکھتا ہو یا جملہ ممالک والائیت مشرق تا مغرب قاف سے
قاف تک تمام عالم کی بدوشانی کی خواہش رکھتا ہو یا قافی اللہ مشرف دیدار
پروڈگار معرفت (اللہ) دیدار کی خواہش رکھتا ہو یا بدوشانی خالی گیر کوئین پر امیر لا
یحتاج فقیر ہونے کا آرزو مند ہو سیا اس اکی یہ آرزو ہو کہ جملہ ارواح انبیاء
لویاء سے دست مصلحت کرے اور ان کی ملاقات سے ہم مجلس ہو یا اس کی یہ
خواہش ہو کہ قرآن مجید سے اسم اعظم پا لے اور بیشہ کے لئے ممتاز خضر علیہ
السلام کو دیکھا کرے۔ چنانچہ دنیا و آخرت کے جو کچھ بھی خزانے ہیں۔ طالب
الله کو ان خزانوں کا کل و جزا اس کتاب کے علوم سے اس کے مطالعہ کے
شروع میں عی حاصل نہ ہو جائے تو ایسا شخص کم بخت بے نصیب یا کم طالع ہی
ہو گا۔ یہ کتاب بیرون میدار تمام عالم کے لئے کسوٹی ہے۔

ایات

ظالم بل اجابت زن کو سہ طلاق قطع شر

جو طلب زن ہے اس کی زن پر نظر
جو طلب زن ہے وہ ہے زن مرد
زن معرفت سے روکے رکھے باز رکھے از توحید
ہیتل پر سر کو دھر آجا ہے سر
تاکہ تمحک کو حاضر کوں با یک نظر
کوئی طلب ہے کہل لائق طلب
خود بین طلب ہوتے ہیں لکل از کلب
یک پدر یک خیر یک مرشد مگر
کیا طلب ہے کہ گردان در پدر

قطعہ

ذکر کا ذکر ہے دیدار میں
ذکر کی نظر بر دیدار میں
ذکر سے ذکر کو دیدار خدا
بے حضوری ذکر و غیر کب روا

جان لو! کہ ذکر خپی اور جھر کے آٹھ طریقے ہیں۔ چنانچہ ذکر خپی اسم اللہ
ذلت کے تصور سے مشہدہ اور دیدار کرنے کو کہتے ہیں۔ جس میں با توفیق ہو کر
عمل تحقیق سے کل و جزا اپنے تصرف میں لے آتے ہیں۔ خپیہ ذاکر دوام
ناظر با قرب اللہ مسے (حضوری حق) میں حاضر ہوتا ہے۔ ایسا ذاکر عین العین

روز لقاء سے مشرف نہیں کرتا وہ مرشد لقاء کے لا تلق نہیں ہے وہ احمق ہے
لوب بے حیاء ہے۔ (کہ خود کو مرشد کہلواتا ہے) ۔

لقاء کی دیدار قرب اللہ حضوری کا وسیلہ کیا ہے؟ دیدار و لقاء سے مشرف
کرنے والا اسم اللہ عز وجلہ کا تصور اور حاضرات کلمہ طیبۃ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ہیں حاضرات کشف و کلمات سے بہرہ کر ہیں۔ جو
کوئی لقاء و دیدار کا مکرہ بے اعتقاد بے یقین بے اعتبار ہے وہ منافق ہے۔ جس
سے خدا و رسول خدا مبلغہ بیزار ہے۔ *فِي التَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ* ۷۰
اسے جہنم کی آنکھ کے سب سے پچھے درجے میں دلالا جائے گے۔

کامل مرشد اور طالب اللہ کے ساتوں اعضا کو تصور اسم اللہ عز وجلہ
حاضر کے سے نور کر دیتا ہے۔ توجہ سے قرب اللہ حضوری میں لے جا کر دامی
طور پر مشرف دیدار کر دیتا ہے۔ جس سے وہ بد نظر اللہ محکور ہو جاتا ہے۔

مرشد کے لئے میں فرض اور ضروری ہے کہ وہ پہلے ہی روز طالب اللہ
کو ان مراتب پر پہنچا دے۔ کامل مرشد نظر کی توجہ سے لوں طالب اللہ کو
معرفت اللہ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل کر دیتا ہے اور اس کے بعد طالب
کو تلقین کرتا ہے۔ جو مرشد ہمیشہ دیدار سے مشرف ہے اس کے لئے طالبوں کو
حضوری سے مشرف کر دیا کونسا مشکل اور دور ہے۔ کامل مرشد جس (طالب)
کو اسم اللہ عز وجلہ کے تصور کی تلقین سے نوازتا ہے۔ تو وہ نعم البدل کے
(طریقہ) میں فاقی الشیخ سے طالب کے وجود کو اپنے وجود اور مرتبہ کے برابریا
لیتا ہے (طالب کو فاقی الشیخ میں اسم اللہ عز وجلہ کا تصور کرنے کی تلقین کی جلتی
ہے)۔

- ۵۔ پنجم ذکر پانچ
- ۶۔ ششم ذکر تقب
- ۷۔ هفتم ذکر روح
- ۸۔ هشتم ذکر سر
- ۹۔ سوم ذکر زبان
- ۱۰۔ چہارم ذکر دست

یہ سب لعل تقلید کے مراتب ہیں جو معرفت توحید سے دور تر ہیں۔
ذکر چشم میں نہیں ہے جس سے میں باعین مشلہ نصیب ہوتا ہے۔ اس
میں قرب اللہ سے مشرف دیدار ہو کر مطلق غرق فی التوحید ہو جاتے ہیں۔

بیت

آنکھ ہے دیدار پر نعج پر و خدا
غرق فی التوحید ہوں اس کو کہیں وحدت لقاء
جان لوا کہ دیدار اور اللہ دیدار کے درمیان پتھر کے پھاڑوں کی دیوار نہیں
ہے۔ مگر دیو نفس اس پتھر کی دیوار سے بھی سخت تر ہے۔ (جو درمیان حائل
ہے)۔ اس کو قتل کرنا بہت مشکل ہے۔ کامل مرشد اسم اللہ عز وجلہ کے تصور کی
ٹکوار سے لوں دیو خبیث نفس ابلیس کے مصاحب کو قتل کر کے عبد اور رب
کے درمیان حائل (دیوار کو گرا دتا) ہے۔ دیو نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ (طالب
کو بے محاب دیدار ہونے لگتا ہے اور وہ ہر دوام دیدار پر و دگار سے مشرف
ہو جاتا ہے۔ کامل مرشد جو صاحب نظارہ ہے نظر کی توجہ سے محاب کے سراپا وہ
کو اٹھا کر پہلے ہی روز مشرف لقاء کر دیتا ہے۔ جو مرشد طالب اللہ کو پہلے ہی

بعض الحق بے دانش بے عقل بے شور طالب اللہ (الیے بھی ہوتے ہیں جو اللہ متعال) سے دور (ناقص حیروں کو) معرفت حضوری (میں کامل) جانتے ہیں۔ لور وہ نجس گندی لور مردار دنیا کے طلب گاروں کو اہل دیدار کئے ہیں۔

ابیات

من لو مجھ کو تلقین ہے از حضرت نبی ﷺ
قدم دم در بکدم دین پر قوی
بے حضوری مرشد ہے مردود تر
کب پہنچائے طالبوں کو ہاظر
حاضر بھی ہوں ناظر بھی ہو رہبر خدا
طالب کوئی ملتا نہیں لا تقدیم لقاء
گر طے طالب کہ ہو تفقیت تر
مرتبہ بخشوں اے حضرت سے بہتر
گر طے طالب مجھے صدق صدیق
ہر دم سے راہبر ہوں باحق توفیق
دیدار کا مرتبہ پروردگار کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہتا ہے دنیا اور آخرت
میں دیدار کے لئے فضل فیض عطا بخشش کر دتا ہے لور جسے عطا نہیں
کرنا چاہتا ہے نہیں کرتا۔

قولہ تعالیٰ سُمَّنْ كَلَّا فِي هَذِهِ الْأَئْمَةِ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ
جو اس (جہاں میں اندھا ہے) وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ (سورہ بنی
اسرائیل) پکا ع

بیت

(پلنی) اگر آنکھ ہے دیدار کر
ظاہری (دید) سے معرفت ہے دور تر
ہر قسم کے اعمال ہر طرح کی اطاعت۔ ہر علم کا مطالعہ ہر (نوع) کا ثواب
اور ہر قسم کی بندگی دیدارِ الہی کے لئے ہی کی جاتی ہے۔ لہل دیدار کو دیدار کے
سو اکسی دوسری طرف رجوع کرسے کی کیا ضرورت ہے؟

بیت

جو بھی کوئی کوئی مکر دیدار ہے
اُنت نبی ہر گز نہیں وہ خوار ہے
دیدار پروردگار کے یہ منصب و مراتب (دیدار) کی تحقیق تفہیق اور
برداشت قوری طریقہ کے طالب مرید کو ہی ہوتی ہے۔ اگر کسی دوسرے
ظریقہ والا اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن خلاف (حق) جوئنا اور لائل
حجاب ہے۔

جو کوئی معرفت باطن۔ توحیدی انقریں قدم رکھنا چاہتا ہے (اسے چاہئے) کہ
اول وہ اپنے جسم کو علم سے پختہ علم سے آراستہ اور اپنے جڑ کے ساقوں
اعضاء کو علم سے پاک کر لے۔ کیونکہ بے علم خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں

کر سکتا۔

پس علم کی دو اقسام ہیں۔

اول علم ظاہر جو رسم و رسوم اور زبان اقرار صحیح (پر مبنی) ہے۔

دوم علم (باطن) حق و تقویٰ ہے جس میں بغیر تحریر لور رقم رقوم تصور (اسم ذات اللہ) سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جس سے تقدیق القلب روح کو راحت فرحت (حاصل ہوتی) ہے۔ یہ فیض (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مرشد) کی عطا ہے اس فیض فضل سے لقاء الہی نصیب ہو جاتا ہے۔ اس فیض فضل سے بقاء (باللہ) ہو جاتا ہے۔

جب تصور اسم اللہ ذات سے باطنی علم کھلتا ہے تو علم ظاہر کی تفہیق سے علم باطن کا مطالعہ زبان کے بغیر عین العلم سے عیں طور پر کیا جاتا ہے۔ جس سے قلب زندہ لور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اس مدرسہ میں جملہ انبیاء علیہ السلام لور اولیاء اللہ قرب ربانی سے روشنی سبق پڑھتے اور اس علم (باطن) کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس جگہ نہ نفس ہے۔ نہ ہی شیطان نہ دنیا پریشان اس جگہ نہ قلب ہے نہ روح نہ جسم اور نہ ہی جُہش۔ اس علم (تصور) اسم اللہ ذات کے مطالعہ سے انوار کے مشابہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور اس کی دیدار کا مرتبہ ہے۔ (تصورات) کا یہ علم بالیقین لور علم باعتبار ہے۔ اور اس کا عالم ولی اللہ کم آزار ہو جاتا ہے۔ علم تصور کے مطالعہ سے (صاحب تصور) کا جسم اس کے ساتوں اعضاء مع اللہ ہو جاتے ہیں۔ اور اسے حضوری حق حاصل ہو جاتی ہے۔ اس راہ پر (عمل کرنے والے کو) اوسی مادرزادوی سوروی

قدوری اور قدوری سوروی کہتے ہیں۔

لاجھوت لامکان کے مدرسہ میں سیر بدلی کرنے والے عالم لور فناں اللہ مقانی عالم قدوری طریقہ والے طالب مردہ ہوتے ہیں۔ اگر کسی دوسرے طریقے والا ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا لور لاف زن ہے۔ کیونکہ قدوری پسلے ہی روز جو سبق پڑھتا اور جانتا ہے وہ اس سبق کا مطالعہ لا جھوت لامکان کے مدرسہ میں کرتا ہے اور عالم راز (ظاہری) ریاضت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

لبیات

علم ایک ادب ہے جانتا اس کا حیاء
اس علم سے حاصل ہو بنت خدا
علم ایک نور ہے اور اس کا معلم حضور
جس کو نہیں معلوم یہ وہی ہے بے شور
علم ایک سر ہے بس یک سخن
اس سخن کو پا لو تم از کن کن
علم ایک راز ہے جو بے آواز ہے
جو بھی محروم راز ہے وہ بے نیاز ہے
علم ہے توحید یا پھر معرفت
عالم و عارف ہی ہو عیشی صفت
مردہ کو زندہ کرے از سخن قم
غرق فی التوحید کر دے از (کہنہ کن)

امرار چودہ (تم کا) دم۔ ان تمام کے مجموعہ کو اپنے عمل میں لا کر عالم کامل اکمل جامع (فقیر) بن جاتا ہے۔ بعد ازاں جو ہر جمیت کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ **لَوْلَا قُوَّةٌ لَا يَعْتَاجُ إِلَى اللَّهِ** (الله کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اب وہ نہ تو کسی سے کوئی انجما کرتا ہے۔ لورہ نہیں کسی سے کوئی احتیاج رکھتا ہے۔ مالک الملک اولی الامر فقیر کے لئے مرتب ہیں۔ ذات صفات کے (جلد) درجات اس کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ لورہ خوار ہوتا ہے۔ کہ جس کو چاہیے عطا کرو۔) قول تعالیٰ۔ **لَيْلَةً غَيْرَ**

فَأَسْتَقِيمُ كَمَا أَمْرَّتَنِي پس جو "امر" مجھے عطا کیا گیا ہے اس پر قائم رہ۔ ایسے (فقیر) کے لئے موت اور زندگی ایک، قبر ہر قرب ایک، نور اور حضور ایک بیدار اور اولاد ایک۔ فرداور توحید ایک۔ **فَهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقُومٌ بِأَنْجَنِي** ایک۔ عین اور سر کی آنکھوں سے دیکھنا ایک۔ خواب اور بیداری ایک۔ نیکی اور بدی کا مطالعہ ایک۔ الخ عین خوشی اور لذت خیر ایک۔ بھوک اور پیٹ بھر کر کھانا ایک۔ سکوت اور کلام ایک۔ صحنی نور ہو شیاری ایک۔ وصل اور فراق ایک۔ ابتداء اور انتہاء ایک۔ غنائم اور ہدایت ایک۔ نمائوت اور لادھوٹ ایک۔ اس راہ کی اصل بنیاد "حضور الحق" حاصل کرنا ہے۔ (جس سے متذکرہ بالا کیفیات نصیب ہو جاتی ہیں۔)

چودہ تم کی توفیق با تحقیق یہ ہے

اول یہ کہ طالب صدق (سلوک فقر) کے شروع میں یہ صحیح زبان سے (کلمہ طیب لِإِلَهٖ إِلَهٖ اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) اقرار کرتا ہے۔ لورہ اخلاص

حضوری علم معرفت وصل یقین و قوم کے مطالعہ سے علم فقیر فرق (فی الله) ہوتے ہیں۔ اور جو سینہ صفائے حضوری عارف ہیں ان کو قتل ہو رسم و رسوم سے کوئی سرو کار نہیں ہوتا۔ وہ (حضوری) علم کے مطالعہ سے روشن غیر کوئین پر امیر ہو جلتے ہیں۔

جان لو! کہ حق تعالیٰ کے قرب کا اعلیٰ مرتبہ اللہ دیدار بحق رفق با توفیق کلام (مرتبہ) ہے۔ مالک الملک فقیر کرتے ہیں۔ **بِإِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قُدِيرٌ** بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پل ۷۸

ایسے عارف ولی اللہ عالم بالله محقق روشن غیر کوئین پر امیر (فقیر) کی کل و جز تخلوقات قیدی و اسیر ہوتی ہے۔ اس کے مطالعہ میں لوح محفوظ تفسیر (کا علم ہوتا) ہے وہ دائی طور پر ناظر (الله) اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے جس کی تائیر سے وہ روحلی قبور کا حاکم ہو جاتا ہے اور فہم بِإِذْنِ اللَّهِ کہہ کر عیاں طور پر ان کو دیکھ لیتا ہے اور (ان سے ہمکلام ہو جاتا) ہے۔

مالک الملکی حاکم امیر فقیر اس کو کہتے ہیں جو چودہ (تم کے) علوم چودہ (تم کی) حکمت چودہ (تم کی) توجہ۔ چودہ (تم کے) تصور چودہ (تم کے) تصرف چودہ (تم کے) تھہر چودہ (تم کی) توفیق چودہ (تم کے) طرق چودہ (تم کی) تقدیق۔ چودہ (تم کی) معرفت چودہ (تم کی) توحید چودہ (تم کی) تجدید چودہ (تم کی) تفہید۔ چودہ (تم کا) ترک چودہ (تم کا) توکل چودہ (تم کا) ذکر چودہ (تم کا) قرب حضور چودہ (تم کی) فاعل چودہ (تم کی) بقاء چودہ (تم کا) باطن صفائے چودہ (تم کا) سر چودہ (تم کا)

سے (کلمہ طیب) کی خاص تسبیح (اللہ) کے لیٹھ سے تقدیق قلبی حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح اعتقاد سے دریائے (توحید نور ذات) میں غوطہ خوری کرتا رہتا ہے۔ جس سے اس کے وجود کے ساتھ اعضاء پاک ہو جاتے ہیں۔ اور وہ حق تعالیٰ کو اپنا دوست بنایتا ہے۔ اور جس کسی کا عقیدہ پاک ہو جاتا ہے۔ تو اس کے وجود میں چوں و چوال + حرص و ہوا باقی نہیں رہتی۔ سر تا قدم اس کا باطن بطن مصفا ہو جاتا ہے طالب بالوب بالحیادیہ ارخدا کے لائق ہو جاتا ہے۔

ووم یہ کہ طالب صدق فقر میں اس طرح ثابت قدم رہتا ہے کہ موت کے وقت (جانشنبہ نزع کے سخت عالم میں) بھی فقر کو نہیں چھوڑتا۔ بندگی کی تینیں اور قدم تحقیق سے (جو اسے دنیا میں حاصل ہوتا ہے)۔ قبر نک (اسی حالت پر ہی قائم رہتا ہے) قوله تعالیٰ۔ وَاعْبُدْنِي كَمَا عَبَدْتَكَ فَإِنَّ الْيَقِينَ - اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تم (حق) الیقین تک مانع جاؤ۔ (اور اسی حالت) فی اللہ میں (تمہیں موت آجائے)۔ پہلے ع

سیوم یہ کہ طالب صدق طلب (محبوب) میں اپنے سر کو اپنے ہاتھوں محبت کی چھری سے کلٹ کر بے سر ہو جاتا ہے۔ لور زبان کے بغیر علی (اپنے حل سے) کلام کرنے لگتا ہے۔ بعد ازاں جو وجود بے سر ہو جاتا ہے۔ ایسا طالب حضوری مشہدہ اور لقاء رب العالمین کے لائق ہو جاتا ہے۔

حضوری تصور کو توفیق اور مشہدہ دیدار کے تصرف کو تحقیق کرتے ہیں۔ اور یہ اس طالب کے مراتب ہیں۔ جو صدق و یقین کے ساتھ تلقین کے لائق ہو

جاتا ہے۔ جوہ (تم کی تفہیق تحقیق) کی تفصیل وار شرح یہ ہے کہ عاشقوں سعافوں - واصلوں کو یقین اعتبار۔ جمعیت قرار حاصل ہو کر وہ (حضوری) مجلس سے مشرف اور اس کا ملازم ہو جاتا ہے اسے دیدارِ الہی نصیب ہو جاتا ہے۔ (جبکہ) الہی عین بے سر (ہوس) کھلی آنکھوں سے (یہ سب کچھ) رکھتا ہے (ایسا) صاحب نظر یہیشہ (ناظر الہ) اور (یہیشہ حضوری مجلس) میں حاضر رہتا ہے۔ (اس لئے اسے حاضر ناظر بھی کہتے ہیں)

ابیات

جانِ امراء نذکور ذکر نہ فخر
سے جل ہیں بکہ نہ فخر
با نظر دیدار والا صاحب نظر
بے لقاء دیدار جھوٹا سر بسر
طالب امرشد سے طلب دیدار کر کر
دل جب دیدار ہو دیدار کر
تا کہ یہو عارف خدا صاحب عین
حاصل ہو لا ہوت وحدت لا مکان
جاتا چاہیئے کہ وہ توجہ۔ وہ تصور۔ وہ تھکر اور وہ دم کونسا ہے کہ جس میں ایک توجہ ایک تصور ایک تصرف ایک تھکر اور ایک دم سے اربع عناصر جامہ صفات سے باہر نکل کر فنا فی اللہ ذات میں غرق ہو کر دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

اور وہ توجہ - وہ تصرف - وہ تکلیف اور وہ دم کو نہیں ہے جس میں ایک توجہ - ایک تصور - ایک تصرف ایک تکلیف اور ایک ہی دم سے ایک دم میں جملہ انبیاء علیہ السلام - ولیاء اللہ انصیفاء اور نبی مرسل کی مجلس میں داخل ہو جائے جس کا خاصہ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس سے مشرف لور اس کا ملازم بن جائے۔ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہ کی (نظر و توجہ سے سرفراز ہو جائے)۔ پنجتین پاک اور جمیع المامین کا (منظور نظر ہو جائے) اور مجیدین سے (ردوہ ہو کر بخار علم فقر کرے) حضرت شہزادی الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ملازمت اختیار کرے (حتیٰ کہ غوث پاک) کے حضور اور حکم سے اولی الامر حاکم منظور ہو جائے۔

دیگر یہ کہ (ہر قسم) کی وینیاد دنیاوی مہماں کو حل کرنے۔ معرفت توحید جمیعت حاصل کرنے۔ کل و جزا کی حقیقت معلوم کرنے۔ بے نیاز ولا بحاجت ہونے جملہ مخلوقات کو اپنی قید و تصرف میں لانے کے لئے چاہئے کہ ایک توجہ ایک تصور ایک تصرف ایک تکلیف اور ایک دم۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دم سے متعلّم کرے۔ جس میں قرب اللہ سے السلام پیغام سوال کا جواب علم دال کی دلیل سے دل میں (آہکی) ہونے لگتی ہے۔ قرآنی آیات و حدیث سے بدلی سراسرار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اس قسم کی جمیعت الہام اور پیغام تربیت اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ طالب کا نقش فلسفی ہو کر اس پر علم غیب دانی کھل جاتا ہے۔ علم عینی سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے دیگر یہ کہ ایک توجہ - ایک تصور ایک تصرف ایک تکلیف ایک دم ایک جذب ایک حاضرات سے اپنے دم کو

میکائیل علیہ السلام کے دم سے متعلّم کر لے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی وقت باران رحمت نازل ہونے لگتے گی۔ اور جس قدر چاہے گا اسی قدر بارش ہو گی۔ اسی طرح حاضرات اسم اللہ ذات کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام لور میکائیل علیہ السلام ہمیشہ ایسی توجہ اور حکم کے قید و قبضہ میں رہتے ہیں۔

دیگر یہ کہ (جب وہ) ایک توجہ - ایک تصور - ایک تصرف - ایک تکلیف ایک جذب لور ایک حاضرات اسم اللہ ذات سے اپنے دم کو اسرائیل علیہ السلام کے دم سے متعلّم کر لیتا ہے اور جلالیت سے صور اسرائیل کی ماں ند اس دم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی ملک یا ولایت پر پھونکتا ہے تو (وہ ملک و ولایت) ایک محترمی میں قیامت تک کے لئے دیرین ہو جاتا ہے۔ لوز ہرگز آپڈنیں ہوتا

دیگر یہ کہ ایک توجہ - ایک تصور - ایک تصرف ایک جذب اسم اللہ ذات کی ایک حاضرات سے اپنے دم کو عزرائیل علیہ السلام کے دم سے متفق کر کے دشمن کی جان کو سرتاقدم اپنے تصور و تصرف میں لا کر جان سے بے جان کر دیتے ہیں۔ اور ایک دم میں اس طرحختی سے پکڑ لیتے ہیں اور اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ دشمن موذی مرنا جائے۔ وہ دشمن موذی نفس ہے۔ یا کافریا ہے دین بدعتی جو مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ اور جس نے دین محمد ﷺ سے منہ موز رکھا ہے۔ (ذاتی دشمن سے بدلہ لینے کے لئے ایسا عمل کرنا گناہ کبیرہ اور اپنی جان کو نقصان پہنچا سکتا) ہے۔

عوت پڑھنے۔ ریافت کرنے، خلوت میں ہزاروں بزار طے کائے، حد سے زیادہ ذکر فکر میں مصروف رہنے اور لفکر (منظم کرنے میں) بے شا دلت خرج کرنے سے بہتر.....

کامل فقیر کی ایک توجہ اور تصور

مکمل فقیر کا تصرف

اکمل فقیر کا تفکر

لور جامع فقیر کا جذب ہوتا ہے

وَ فَقِيرٌ جُو (غُرْقٌ) فِي اللَّهِ مِنْ قَرْبِ الْلَّهِ مَسْتَوْجَدٌ كَيْفَيَّةً ہے اس کی توجہ
قیامت تک روز بروز ترقی پذیری ہے۔ اور کبھی تمھری نہیں اللہ تعالیٰ جس کو پہ مرتبہ عطا کرتا ہے۔ اسے اپنی (راہ) کا درویش بنا دتا ہے۔ اس قسم کے مراتب بے سر۔ صاحب اسرار عارف پرودگار کے ہوتے ہیں۔

ابیات

یے میں چھپاؤں کہ وہ ہے لا یزال
جلوہ انوار بنخے با وصل
کیے چھپاؤں کہ اے دائم یقین
جلوہ دیدار بنخے با لقا
کیے کہن گئم اس کے ہم بیشار
اسی کے فہم سے ہے زندگی کا اعتبار

پس اس کو دیکھنا دیدار کرنا ہے روا
روز بول فقر کو دیدار خدا
یہ (متذکرہ) مراتب بھی صاحب تصور اس اللہ عزات کے ہیں۔ تصور ایک
تموار ہے اگر صاحب تصور کسی کی گردن پر تصور کی تموار سے وار کرے تو
بیک اس کی گردن کٹ جائے گی۔

تصور ایک نیزہ ہے۔ اگر صاحب تصور اس نیزہ سے سگی کے وجود پر زخم
لکھے تو وہ اسی (زخم) سے مر جائے گا (خواہ وہ زخم ظاہری طور پر نظر نہ بھی
آئے)۔

تصور اس اللہ عزات مطلق تحقیق توفیق الہی ہے لور صاحب تصور بالتحقیق
ہر ملک ہر بدشہی پر غالب ہے۔ (جس کو چاہئے بدشہی بخش دے، جس بادشاہ
کو چاہے معنوں کر دے)۔

تصور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی مثل (مجبرات پیدا کرنے والا)
ہے۔

تصور (اللہ ذات) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل آگ میں ٹھیکش
بمار کے پھول پیدا کرنے پر (قادر ہے)

تصور اس اللہ عزات) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معراج کی مثل
(صاحب تصور کو لقاء الہی اور جواب باصواب سے مشرف کر دتا ہے)

تصور جام جہل نما ہے۔ (جس میں کل و جز ہرشے کا مشہدہ کر سکتے ہیں)
تصور آئینہ سکندری ہے (جس میں کوئین کو پشت ناخن پر دیکھ سکتے ہیں)

تصور سے حضرت آدم علیہ السلام کاظم وَعَلِمَ أَدْمَلَ اسْمَاءَ كُلَّهَا۔ پہنچ
(البقرہ۔ ۳۲) اور ہم نے آدم علیہ السلام کو علم اسمائے کل (حروف حجی کا علم
سکھاریا) حاصل ہو جاتا ہے
تصور ایک خزانہ ہے جس میں صاحب تصور لا بحتجج بے رنج ہو جاتا ہے۔
تصور کیمیاء ہے کل و جز کیمیاء لائل تصور کے عمل میں ہوتی ہے۔
تصور سے عالی صاحب تصرف مقرب رتب بن جاتا ہے کامل طالب خاص
تصور سے سب پر غالب آ جاتا ہے۔ اگر وہ غیب الغیب میں خدا تعالیٰ
کا تصور کرے تو خدا تعالیٰ اس پر سوران ہو جاتا ہے اور امام سے (صاحب تصور)
کے ساتھ ہم خن ہو جاتا ہے۔ غیب الغیب کا تصور اللہ تعالیٰ کی حضوری
میں لے جاتا ہے۔

تصور کے پر مراتب تصور توحیدت کو جانتے اور علم تصور کے حروف پڑھنے
سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصور مرشد کی عطا ہے۔ جو وہ قرب لقاء سے بخش دیتا ہے۔ علاوہ ازیں
تصور کے (دوسرے مراتب) یہ ہیں۔

تصور طیور، تصور حضور، تصور سرور، تصور مغفور، تصور ذکر
نذر کور، تصور مشور، تصور قبور، تصور باطن معمور اور تصور امور
تصور کس عمل ہے اجارت کی ہوتا ہے؟ تصور کس شکل سے تاثیر کرتا ہے؟

تصور کس عمل سے فائدہ سمجھاتا ہے؟ کس تصور سے بھیت طالب بھوق
ہے؟ الورودہ کون سا عمل ہے؟ جس میں تقدیر سے مشرق تا مغرب ایک دم میں

دشمن کو مار دالیں؟

ایمیات

دم مثل دریا ہے دم کو دم سے پہچان
الل دم کو دم سے لیتے ہیں پہچان
عالم ایک دم میں ملے ہوتا ہے تمام
دم جاری ہو تو قیمتیوں سے ہوتا ہے بیجام
دم ملن و رفع مل کر ہوں خاص نور
کل مخلوقات کا دم سے نکلوں
دم (کی حقیقت یہ) کہ وہ مثل ہوا
دم جو فی اللہ ذات ہے نیکے خدا
اس قسم کا الل دم علم میں عالم رہا اور عالم روحلی ہوتا ہے۔ نفلنی
عالم۔ زبانی عالم۔ مطالعہ خولنی کا عالم۔ رشت خور ریا کار عالم۔ منسوبہ ساز
شیطانی عالم (یہ سب) غیب دلنی کے علم سے محروم اور عالم لامخت امکن کے
علم سے بے خبر ہیں۔ ان مراتب کو مردہ مل جیوانی عالم کیسے جان سکتا ہے۔ جو
بیشہ خرص و طمع کی وجہ سے پریشانی میں بجلدار رہتا ہے۔

بیت

دل دلالت کرتا ہے ہم ارواح سے
دم سے روح داخل جسم میں حکم خدا سے
قولہ تعالیٰ۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِي (الجبر ۲۹) ہم نے می

آدم کے جد عصری میں دم کے ذریعے اپنی (حقوق) روح پہونچ دی۔ سپتام
جان لو! کہ آدمی کے وجود میں دو دم ہیں۔ جب وہ شخص سائنس کو (اپنے
وجود کے اندر) لے جاتا ہے۔ تو جو فرشتہ اس دم پر موکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی
بارگاہ میں عرض کرتا ہے یا الہی اس دم کو اندر ہی روک لوں (کہ اس کی موت
واقع ہو جائے) یا باہر آنے دوں۔ (پس جب اللہ تعالیٰ کے حکم و اجازت سے)
دم باہر لکھتا ہے تو جو فرشتہ اس باہر نکلنے والے دم پر موکل ہے (وہ بھی اسی
طرح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ خداوند اگر حکم ہو تو اس دم کو
باہر ہی روک لوں) پس وہ دونوں فرشتے جو دم پر موکل ہیں ہر دم کے ساتھ
بارگاہ رب العالمین میں اسی طرح عرض کرتے رہتے ہیں۔
اور جو دم اسم اللہ ذات کے تصور سے کسی شخص کے وجود سے باہر لکھتا
ہے وہ دم وجود سے باہر نکلتے ہی خاص نور کی فکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور وہ دم
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مثل گوہر (پیش کیا) جاتا ہے۔ اگر کوئی نہ پر ہر دو
جملہ (کی ہر شے کو) ایک جگہ جمع کریں۔ مطلع دنیا۔ (مل و
دولت) اور (نعمائے) جنت کو اکٹھا کر لیں تو بھی انکی قیمت دم کے اس گوہر سے
کم ہی ہوگی۔ اس گوہر بے بہا کا کوئی بدل ہی نہیں۔ (کیونکہ مل و دولت فنا
ہونے والی ہے اور دم زندہ لا زوال ہے) ایسے فقیر کو تنخ گوہر خزانہ اللہ کا
خواجی کرتے ہیں۔

عارف فقیر ولی اللہ عی اس (گوہر بے بہا) کے (صحیح) تدریان ہوتے ہیں۔
(ظاہری دنیا) عالم عیاں بھی ایک دم ہے۔ جو اس دم کی (تمثیلی کرتا ہے) وہ

بے غم ہو جاتا ہے جس کسی کا دم جو ہر نور (نور اسم اللہ ذات) سے آتا جاتا
ہے اس کا دل بد نظر اللہ (منثور ہو جاتا ہے) اسے اختیار دے دیا جاتا ہے کہ
خواہ حقوق کے درمیان کم ہم زندگی بر کرے خواہ مشور ہو جائے۔
**الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُورِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلٰى اعْمَالِكُمْ
وَلَكُمْ يَنْظُرُ فِي قُلُوبِكُمْ وَنِيَابِكُمْ مَا**
پیشک اللہ تعالیٰ تمہاری ظاہری صورتوں لور تمہارے ظاہری اعمال کو نہیں
وکھتابکہ وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں کو وکھتا ہے۔
صاحب تصور دم نور کے دل میں قرب اللہ سے محبت۔ مشاہدہ دیدار نور
انوار پیدا ہو جاتا ہے۔ جبکہ مردہ دل (کا دم) شیطان (کے دم سے متصل ہو جاتا
ہے) جس سے خطرات و سوء و اہم خناص خرطوم (طل پر مسلط ہو جاتے ہیں
(اور ایسے دل میں حرص طمع کفر شرک تکبر خواہشناک (فسلسل)) پیدا ہو جاتے
ہیں۔ لور ہر قسم کے پہاشائستہ اغفل (صغیر و کبیر و گلدو) اس سے سرزد ہونے لگتے
ہیں۔ کدورت لور زنگار کی (کثرت سے) اس کامل صورہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ
خود خوار سے خوار تر ہو جاتا ہے۔

ایات

ہر دم میں دو دم ہیں ایک دم راہبر لقاء
ایک دم تو نور ہو جائے ذور سے پر چہر آللہ
(تصور ذات) والے دم کو اسرار حاصل از خدا
شیطان سے (متصل) دم سے حاصل کفو ہوا

جس دم سے ہو دیدار حاصل اچھا اس کا نام
ایسا دم جس سے فنا ہو جاتا ہے علم تمام
جس دم کے ساتھ روح نکلے اس (دم کو) بھائے
ایسے دم سے زندہ ہو عالم خدا
دم مل کے دائرہ میں روح ہے مگر
دم اور مل سے دیدہ دیدار کر
جان لو! کہ جو بھی غیر لاسوائی اللہ ہے اس کو مل سے دھوڑال۔ یہ رحمت
خدا، باطن صفاء معرفت قرب لقاء، فقرہ دامت جمعیت، کی باطنی راہ ہے۔
جس کی تحقیق و ارشاد سینہ بیسہ، نظر بنظر توجہ با توجہ، دلیل بدیل
تصور با تصور مترقب، تکفیر با تکفیر، قلب با قلب، روح باروح، سر با
سر، مشابہہ با مشابہہ، عین بعین، فنا با فنا، بقا با بقاء، دیدار با دیدار، اعتبار با اعتبار
یقین با یقین، توحید با توحید کی جان ہے۔ یہ راہ نہ تو تقلید با تقلید نہ برسم
رسوم۔ نہ زبان بزبان۔ نہ گوش گوش نہ دست بدست۔ نہ پاء پاء نہ چشم
چشم۔ نہ خشم بخشش۔ نہ قل بقل۔ نہ مسائل۔ مسائل۔ نہ حل بہ حل
ہے۔ معرفت مطلق کی انتہا میں جمل سے مشابہہ میں جمعیت حاصل کرنا ہے
جو ہر حل میں لا زوال ہوتی ہے۔

اگر کوئی بدعتی سائل نقیر (بن کر) تم سے شراب اور بخس نجاست طلب
کرے تو اس کو دے دو۔ کیونکہ تمہارے وجود میں یا تمہاری اولاد کے وجود
میں یا تمہاری آل کے وجود میں یا تمہارے بیٹوں کے وجود میں یا تمہارے

طلیبوں اور مریدوں کے وجود میں جو نجاست و پلیدی موجود ہو گی فتح البذل
(کے قانون) سے وہ اپنے ذمہ لے لے گد اس طرح (تمہارے بے
متتحققین) پاک ہو جائیں گے۔

پاکیزگی اور آرائیگی شریعت (پر عمل کرنے میں) ہے۔ جس سے شرم و حیا
اور معرفت میں خدا تعالیٰ کی حفظ حفاظت میں سلامتی کی سعادت حاصل ہو کر
تا قیامت ایمان اللہ (اس کی پہنچ میں) آ جاتا ہے۔ اور جس راہ کو شریعت روکر
دے وہی کفر کی راہ ہے۔

شریعت کے کہتے ہیں؟ اور کافر کے کہتے ہیں؟

شریعت وہ راستہ ہے جس پر حضرت محمد ﷺ پڑتے رہے ہیں۔ (جاہنے کہ)
شب و روز حضرت محمد ﷺ کے تدم بقدم (شریعت کی راہ) پر چل کر اپنے
آپ کو حضرت محمد ﷺ کی حضوری مجلس میں پہنچاوے اور نفس و حدیث کا ہر
علم حیات النبی ﷺ کی حضوری مجلس میں پڑھ لے۔ ایسی شریعت (کی راہ)
 توفیق الہی سے تحقیق شدہ ہے۔ جو کوئی مجلس محمد ﷺ کا مکرر اور اللہ تعالیٰ
کی معرفت حق کو چھپاتا ہے (کہ اس پر ایمان نہیں رکھتا) وہی شخص کافروں
زندیق ہے۔

شریعت کی بنیاد فقر نقدہ توحید معرفت و صلی پر ہے۔ جبکہ کفر کی بنیاد دنیا
(کی محبت) سمجھرو غور اور ہر حتم کے پشاورت امور ہیں۔ **إِلَّا إِشْلَامُ حَقٌّ وَّ**
كُفْرُهُ بَاطِلٌ اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔ جان لو! کہ بھر کے لئے
ایک دم کے ذوق و شوق کی لذت با جمعیت نور حضور کا مشابہہ اور قرب الہی

سے دیدار پوروگار حاصل کرنا ملک سیمین جیسی ہزار بڑشہی سے بتر (بور بھے کرہے) کیا تو جانتا ہے کہ قیامت کے دن جب روحلہ اپنی قبول سے باہر ٹھیں گے تو دنیا داروں کامنہ قبلہ کی طرف نہ ہو گے بلکہ وہ سب قبلہ کی طرف پشت کئے کھڑے ہوں گے۔ ایسا اس لئے ہو گا کہ انہوں نے (دنیا میں) اللہ کے فقیروں پر کچھ خرچ کرنے کی بجائے بکل اختیار کر کے ان سے روگروانی کی ہو گی۔ اور فقیر کی طرف پیٹھ پیغمبر کر بیٹھے ہوں گے۔ کوئی شخص ہرگز فقر کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا ہب تک کہ وہ (راہِ خدا) میں اپنا سر کٹوا کر بے سر نہ ہو جائے۔

ایات

بے سروں کو پر ٹر دھت پیشا
بے سروں کو حاصل دیدار خدا
ٹر بیدہ بے سروں کا تاج ہے
بے سروں کو دائی معراج ہے
ہر سر میں ایک سر ہے اسرار تمام
سر ہی بے سر کو دکھا دے ہر عالم
بے سروں کو علم حاصل کس جگہ؟
مجھ کو ہے تعلیم علم از مسلمی ملک
بے سروں کو زندگی لال زوال
داروں علم از قرب د دصل
بے سروں کی سیر گاہ ہے ذات نور
بے سروں کا درود زبان یا غور
جذب میں زیر عتاب ایک اپنا جان
ہے جیعت ان کی بن دار الامان
گر بے ذکر ہی ذکر ہو لور بے فکر ہی فکر
چشم ہلن کھول کر دیدار کر
بے سر خدا کا دیکھنا جائز روا
سر کی ظاہر آنکھوں سے کھل دیدار خدا
دیدہ دیدار تو نے جب دعا

اس جگہ نہ سر نہ پاؤ نہ جسم د تن
ہم جلیں رب اسی سے انجمن
میں نے پاؤ کو سر کیا اور سر کو پاؤ
غرق فی التوحید ہونے کی یہ راہ
بے سروں کا علم دیگر اور کلام
بے زبان یا ہم خن ہو (ہر ددام
سر بیدہ ہو جا (س لے) طلبًا
گر تجھے شہق ہے رئست خدا
سر میں یا وہ سر ہے جو روشن ضمیر
ہے یہی اسرار فی اللہ بافقیر

دیکھنے سے غیر کے آئے جیا
دیدہ دیدار سے رحمت دیکھو (سر بر)
گر چشم پیٹا حاصل ہے اے صاحب نظر
بشو فتو کی دو آنکھوں سے دیکھے خدا
درمیان ہو میں (فرق ہوں) وحدت مقام
قولہ تعالیٰ - فَأَيْنَمَا تُولُوا فِتْنَمْ وَجْهُ اللَّهِ مُمْبَحُ جس طرف بھی رخ کرتے
ہو اللَّهُ كَاچھو اسی طرف ہے۔ ^{سپہلی}

بیت

قدرت خدا سے دیکھ انوار خدا
درمیان انوار کے کردیدار خدا

اگر کوئی یہ کہے کہ (پر تائیم) تصنیف شہید میں مکحن ملا کر (کھانے) والی
شیریں لذت لور حلاؤت کا ہام ہے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ شراء کے کلام کی
چیخی عقل سے لور ان کی بلاغت باشور علم سے ہوتی ہے۔ جبکہ فقراء کا علم
حضوری سے ہوتا ہے۔ جس جگہ (مقام) حضور ہے شراء کا شعور وہاں سے
بہت دور ہے۔

جاننا چاہئے کہ (فقیر بامو) نے سالہا سال بڑی حدت تک ایسے طالبوں کی
ٹلاش کی ہے جو توجہ کے لائق ہو تلا (لیکن انہوں ایسا طالب نہیں ملا) -

توجہ کیا چیز ہے؟ توجہ کے کتنے ہیں؟

توجہ ظاہریں تو توفیق الہی کا ہام ہے۔ اور بالمن میں توجہ تحقیق یعنی (چشم

دید) گونہ کو کہتے ہیں۔

اگر صاحب توجہ کسی کافر کی طرف تصور جذب سے متوجہ ہو (اور اس کے
مل کو توجہ سے ذکر کی تلقین کرے) تو کافر کامل اس کے ہاتھ سے نکل کر بے
ساختہ کلہ طیب لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ مُنْتَهٰى الْمُبَشِّرٰتِ لَتَّا ہے۔ اور
اخلاص خاص کی وجہ سے اس کے (بالمنی) خواص خمسہ کمل جلتے ہیں۔

اگر صاحب توجہ جذب سے لمل دنیا کے (مل کی طرف) متوجہ ہو تو مل
دنیا سی وقت (ترک توکل اختیار کر کے) دنیا سے تارک اور (جنت سے) فارغ
ہو جاتا ہے۔

اگر صاحب توجہ تصور جذب سے کسی جمل کے (مل غیر کی طرف) توجہ کرے
تو جمل کو عالم بنادے۔ اور علم دینی علم معرفت سے وہ عارف عیانی عارف
وہاںی عارف لاثوت لامکلہ ہو جائے۔

اگر صاحب توجہ تصور جذب سے کسی عالم کے (مل و مل غیر) کی طرف توجہ
کرے تو وہ عالم اس طرح فنا فی التعلقی ہو کر مستحق ہو جائے کہ اس عالم
کمل تو (ذکر) اللہ کرنے گے۔ لیکن وہ عالم ظاہر میں الف سما کے حروف کو
بھی جان پہچان نہ سکے۔ اور جو کچھ رسم رسم کل و جزا عالم اسے حاصل تھا وہ
بھول جائے۔

اگر صاحب توجہ تصور جذب سے زمین پر سیر کی (نیت) سے متوجہ ہو تو
آسمان و زمین میں کیمیاء اکیر کے جتنے بھی خزانے ہیں ابے حاصل ہو
جائیں۔ اور جتنے بھی عالم کیمیاء گر (دنیا میں موجود ہیں) اور جملہ فقیران کا

سے جن و انس فرشتے۔ حیات و مملک (کے مقام میں) لولیا عاللہ سب کے سب
اس کے پاس (اس کی خدمت کے لئے) حاضر ہو جاتے ہیں۔ ایسی توجہ کی
ظاہری توفیق قرب است سے اور باطنی تحقیق کا تصرف حق شق ہونے سے
حاصل ہوتا ہے۔ جس کے لئے یقین اور اعتقاد ہوتا ہے۔
جب صاحب توجہ پاٹن کی طرف متوجہ ہو کر بتصرف غرق ہو جاتا لور انہی
جان فدا کر دتا ہے تو اسم اللہ کا تصوar سے وحدت کپڑا میں لے جاتا ہے۔ اور وہ
عمر گلو کبریاء کی نوری حضوری میں دیدار انوار سے مشرف لقاء ہو جاتا ہے۔

ایمیات

نہ وہل پر علم ہے نہ دانش نہ عقل و اذ
نہ وہل پر ذکر و فکر ہے نہ آواز
نہ وہل پر بیانی ہے نہ شنوائی نہ کچھ کو
یہ سب تو غیر ہیں ان کو مل سے دخو
گر تو دیکھنا چاہتا ہے وحدت خدا
زندگی میں ایک بار ہو خود سے فتاء
وہی عارف خدا عاشق خدا و اصل خدا
حاصل تب دیدار ہو گا کر لے گا جب جان صفا
عامل فقیر اور کامل درویش کو قرآن مجید کی آیات کا تمام علم بعین العلم
سے کھلتا اور بعین العلم سے نظر آتا ہے

بیت

ہر علم کھل جاتا ہے (باتصور) اسم ذات
جو بھی پڑھتا ہے ذات عارف کو حاصل نجات
جاتا چاہئے کہ تصوف کا یہ علم توحید (میں استفراد) کا علم ہے۔ جو اس
کے لیکنہ دوستوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اور وہ شخص احمق ہی ہو گا جو ایسے الہ
لیکنہ فقراء کو مجنون و دیوانہ کہے سوہ ان کے مراتب حاصل کرنے سے محروم
رہ جئے ہیں۔ دنیا کے عقل مند لالہ مُو (فداء فی طور فقراء) کو کیسے جان سکتے ہیں؟

بیت

وہ علم دیگر وہ عقل دیگر لور دیگر شور
جس میں توجہ ذات سے ہو جائے جُہ (نور) نور
وجود میں خوف و عبرت لور بے، محیتی کی حرمت قلے نفس سے (دور
ہوتی ہے) لور شوق کی زیادتی اور روز بروز (جهدات) محبت کافلہ
- معرفت (اللہ) مشاہدہ حضوری اور قرب (خدا) مل کی صفائی سے حاصل ہوتا
ہے۔ اور بقائے روح سے دیدار لقاء جمعیت نصیب ہوتی ہے۔
کامل (مرشد) ہو ہے جو ہر مرتبہ و (مقام) کو قرآن مجید کی آیات ربیل کے
علم قل سے کھول دے۔ اور معرفت وصل میں وکھلوے۔ حق کے یہ مراتب
برحق ہیں جس سے (نور) حق از سرتاقدم (ظاہر ہو جاتا) ہے۔ اور باطل (کی
باطنی کی غلطیات نفس) موجود میں مردہ ہو کر (نہیو ہو جاتی) ہے۔ یہ بتصرف توجہ
باطنی کی تحقیق کا خاص طریقہ ہے۔ جو کوئی ظاہر میں توجہ تحقیق اور باطن میں

تجہیز توجہات جانتا ہے وہ اس تم کی توجہات سے چھ سوتوں کو
تصور (صرف) سے طے کر کے کوئین اپنے ہاتھ کی مٹھی میں بند کر لیتا ہے۔ اور
کوئین کا تائش پشت ناخن پر کرنے لگتا ہے۔ اس بات کو عجیب خیال نہ کر لور
نہ ہی اس میں کوئی عجیب نہیں۔ کیونکہ عجیب (جوئی) غیبت (کوئی) نہ کہیت (گل)
معرف اللہ مورہ ہدایت (کی راہ کو روک رہتا) ہے

جو بھی ہے بدشہی ملک خدا
بدشہی ہو عطا از حکم خدا
برور دویش جا تو صبح و شام
ستارہ حاصل ہوں جسے مطلب تمام
گر وہ سر ملکے تو وہ بھی پیش کر
بھر خدا درویش کی خدمت تو کر
درویش کی پہچان ہیں یہ دو صفت
اہل توحید حاصل۔ تعرف معرفت
درویش کو ہے دائیٰ مجلس حضور
کیسے ہوں درویش یہ لعل۔ غور
وہ کمال درویش جو دربدار ہے
اور اپنی نسبت لعل دنیا سے کرے
درویش کی ہے صفت اہل فضل و کرم
کیسے ہیں درویش لعل من
 غالب ہوں درویش ہوں عارف فقیر
والئے ولائیت بھی ہوں میں ملک سیر
طالب مجھ سے طلب کر مجھ سے خواہ
خود عطا کر دوں گا یا دلوں کا ز آلہ
کن اے عالم باللہ! اسی لے اے عالم ول اللہ من لے اے) غفلت شعار

الحمد لله
کل باطن مخالف الظاهر فہو باطل و جو باطن ظاہر کے مخالف ہو
(اور جو ظاہر باطن کے مخالف ہو) وہ باطل ہے۔
ظاہر کس کو کہتے ہیں۔ جو بے شرک لور بے ربا ہو
باطن کیا ہے۔ غرق فتنی اللہ باغدا ہو
اگر تو سید ہے تو سند محمدی ملک ہا حاصل کر۔
اگر تو قریشی ہے تو دل سئی اختیار کر۔
اگر تو عالم ہے تو درویشی طلب کرنہ کہ دربدار کی پیشی۔
اگر تو جلال ہے تو علم طلب کروہ علم جو جسے حق تک پہنچا دے اور حق کے سوا
باطل یاد نہ رہے۔
کمال مرشد طالب اللہ کو یہ تمام مراتب توجہ سے نصیب کرو رہتا ہے۔

ابیات

بدشہی صبح بخشی درویش ہے
بدشہی ملک سب درویش دے

(ظاہری عمل کرتے ہیں) کرنा۔ کاتین اس ظاہری کلام لور اعمل کو اپنے دفتر (نامہ اعمل) میں تحریر کر لیتے ہیں لور جو کچھ ہمارے مل میں نہیں ہوتی ہے وہ اللہ تی و قوم کے حضور دفتر میں ریکارڈ ہو جاتی ہے۔

یہ طالب کو کیسے معلوم ہو کہ وہ ان ہر دو دفاتر کی (تحریر) سے کس طرح خلاصی حاصل کرے۔ ایسا ولی اللہ مرشد سے ہی ہو سکتا ہے کہ فنا فی اللہ کے علم سے سبق حاصل کر کے انوار میں مستقر ہو کر ویدار سے شرف ہو جائے اور اس سبق کو اس طرح پڑھے کہ ظاہری میں تو زبانی اقرار ذکر کلہ میثب کرے اور باطن میں تصدیق قلبی حاصل کرے کہ اسے گہنہ دلوب کچھ یاد نہ رہے۔ اسی کو ہم لوست در مفروضہ پرست (و حدث المقصود) کہتے ہیں۔ یہی (زبانی) اقرار لور (قلبی) تصدیق معرفت اللہ کی تفہیق ہے جو طریق تھیتیں سے حاصل ہوتی ہے۔ جو کوئی شب و روز فنا فی اللہ ویدار پر ورد گھر سے شرف ہے اسے اس حدیث پاک کے بحسب (محسن) زبانی اقرار کی کیا ضرورت نہیں۔

الحدیث:- سیاست

حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ شَيْئَاتُ الْمُقْرِبِينَ ہے ابرار کی نیکیں مقربین کے نزدیک گناہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ (فنا فی اللہ لالہ ویدار کے لئے ذکر، فکر، مرابطہ بنزولہ گناہ ہے۔)

مقرب کا وہ کونا (عمل) حسن ہے جس میں جملہ حسنات داخل ہیں۔ وہ فنا

فی اللہ بقا اللہ کا عمل ہے (جس کی تصدیق) اس آئت کریمہ سے ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ **إِنَّ الْحَسَنَاتِ مُجْنَّهُنَّ الشَّيْئَاتِ مُلْكُهُنَّ** ہے

نجس نجاست دنیا مروار میں غرق (دنیا دار) کہ بہت سے احقیقی حلقہ میں گرفتار لوگ ان دو علوم کے حاصل کرنے کے لئے (دلت دن سرگروں رہتے ہیں) حلاکنہ ملن کو اپنے عمل میں لانا بہت مشکل اور دشوار ہے۔

ایک عمل کیمیاء جو عامل (کامل) کے بغیر عمل میں نہیں آتی۔

دوسرًا عمل معرفت قبل اللہ کا ہے جو فقیر کامل کے سوا حاصل نہیں ہوتا الحمد للہ و الحمد للہ کہ ہر دو علوم کو اپنے تصرف میں لا چکا ہوں۔ کیونکہ یہ دونوں عمل طالب کامل کو ابتداء میں ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔

بیت

عامل بھی ہوں کامل بھی ہوں لور حق نہما
رکھتا نہیں حاجت کسی کی بڑھدا
ہمیں نیبھی یقین ہے کہ جو کوئی شب و روز متوجہ بھی رہتا ہے تو کوئی
تم اس کے ہاتھ میں آجائی۔ اس کی فرمی بدار بن جاتی ہے اور جن والاس
تم فرشتے مثل غلام حلقة بگوش ہو جاتے ہیں۔

الله بس ماسوئی اللہ ہوں

من لے! اے حیوان جو طالب نفس لارہ شهوت (کا بندہ ہے)۔
من لے! اے غافل یے شور بے خبر جو معرفت اللہ قرب حضوری سے
محروم ہے۔

کہ آدمی کے (نامہ اعمل) لکھنے کے دو دفاتر ہیں ایک ظاہری اعمل (لکھنے کا دفتر) اور دوسرا باطنی اعمل (لکھنے کا دفتر) جو کچھ ہم اپنی زبان سے کلام کرتے

شک اعمال حصہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

اے طالب اللہ جان لے اور چوں چوال کو چھوڑ کر دیدار تمام کا مرتبہ اختیار کر لے۔

طالب کے لئے عین فرض یہ ہے کہ اپنے دینی دینیوی کام مرشد کے حکم و اجازت کے بغیر نہ کرنے اور اپنے اختیار کو مرشد کے حوالہ کر کے خود بے اختیار ہو جائے۔

طالب پر یہ بھی عین فرض ہے کہ وہ مرشد سے قرب حضور دیدار انوار (کامشہدہ) طلب کرے (ایسے) طالب کو ذکر مکفر مرابت، ریافت (ذکر) ذکر کی کیا ضرورت لور (طلب) ہو سکتی ہے؟ طالب پر یہ بھی عین فرض ہے کہ لوں کامل مرشد اور ناقص مرشد کی (بالمفہوم) تجربہ اور آزمائش کرے۔ جس طرح ایک بیوی اپنے شوہر کا تجربہ کرتی ہے وہ (مرد ہے) یا نامرد۔ (جب ایک عورت نامود خوند سے طلاق لے لتی ہے تو طالب کو بھی چاہئے کہ ناقص مرشد سے علیحدگی اختیار کر لے۔)

پس کامل مرشد طالب صدق کو (فاتحی الشیخ کے تصور) سے (یا نگاہ سے) اپنا مرتبہ عطا کر دیتا ہے۔ جس سے کامل مرشد اور طالب صدق یک وجود اور متفق ہو جاتے ہیں۔ طالب صدق پسلے ہی روز زن سیرت ناقص مرشد کو تین طلاقیں دے کر اس سے جدائی اختیار کر دیتا ہے اور کامل مرشد کی تلاش کرتا ہے خواہ اس کے لئے ہاف تا ہاف کی راہ ملے کرنا پڑے۔

جان لوکہ باطن کی راہ میں بہت سے محابیت آنکھات اور بے شمار رنج د بلا

موجود ہیں۔

بعض نورانی جلب سکر، ہو، بقیہ بسط کے ہیں۔

بعض نفلانی جلب (نفس لارہ بخش لوامہ بخش ملائم) کے ہیں۔

بعض دینیوی جلب رجعت و پریشانی کے ہیں۔

بعض جلب فرشتوں کے (مقام) و مکان کے ہیں۔

بعض جلب تلوقات (تغیر جنت و موکلات) بلوانی کے ہیں۔

اسی طرح جلب شریعت، جلب طریقت، جلب حقیقت اور جلب معرفت بھی (اپنے اپنے مقلالت پر موجود ہیں)۔ اگر ان تمام محابیت کے مجموعہ کو شمار کیا جائے تو ان کی تعداد ستر کوڑ تیس لاکھ بھتھوتی ہے (بکھر اس سے بھی بڑھ کر ہے)۔

اس قسم کے کل وجز محابیت (خواہ وہ) ذاتی ہوں (یا) مختلط ملی ہوں حکمتی ہوں (یا) درجاتی کمال مرشد (ایک ہی) توجہ ایک نظر ایک تصور ایک تصرف ایک نظر اور ایک توفیق حاضرات کپنہ کلمہ میب لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ مَرْدِ (تکب) کو (دائی) حیات بخش دیتا ہے اور طالب اللہ کو ایک ہی ساعت میں سب محابیت سے سلامتی سے گزار دیتا ہے اور حضوری مجلس میں پہنچا کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پدائیت با ولایت کی تلقین دیوار دیتا ہے۔ اس قسم کا مرشدی تلقین کے لائق ہوتا ہے جو خاہر میں تو با توفیق اور باطن میں قرب اللہ سے با توفیق ہوتا ہے۔ اس کا بدل (معرفت کا) وریائے عیق لور اس کا طریقة سچائی سے تصدیق شدہ بحق رفق

ہوتا ہے

علم ہل راز دھت علم ظاہر نہر دین
غرق فی التوحید فی اللہ نہ علم نہ پردہ راز
نہ وہاں پر ذکر فکر نہ وظائف نہ آواز
جان سے جان بہر لئے وہ جان ہے نور دگر
موی کو قدرت نہیں نہ پسچے اس جگہ خفر
نہ فرشتہ نہ طبق نہ آواز نہ کُنْ هست
نہ وہاں تخلق ہے غرق فی اللہ با بیوت
الله۔ لَمَّا مَعَ اللَّهِ وَفَتَ لَا يَشْعُنُنِي فَتَهْمَ مَلَكِ مَفْرُوتٍ وَلَا
يَهْمَ مُقْرَسِلٍ لَّا حضور پاک ﷺ نے فرمایا میراث اللہ کا ایک وقت ایسا بھی
ہے جس میں نہ تو مقرب فرشتہ اور نہ نبی مرسل داخل ہو سکتا ہے۔ غرق فی
الله دوام حضور کے بھی مراتب ہیں۔

کامل مرشد پر فرض میں ہے کہ طالب اللہ کو نظر کی وجہ سے عیسیٰ (اس
کے مقصود تک پہنچا دے) کامل مرشد ذکر، فکر درد وظائف اور خلوت (کوش
شی) میں مشغول نہیں کرتا بلکہ نظر کی وجہ سے طالب کے نفس کو قتل کر دیتا
ہے اور اسے انوار (ذات) میں غرق کر کے مشرف دیوار کر دیتا ہے۔ مردوں میڈار
نجس (دنیا) بخشنے والے مرشد توبت سے ہیں اور کتوں کی ماں۔ جلاوجندگی کے
طلب گار طالب بھی بہت سے ہیں۔

ایمیات

مرشد کامل کو حاصل کامل نظر

بکھر مرشد ایسا ہی ہونا چاہئے رببر خدا
طالبین کو کروے جو حاضر حضوری مصطفیٰ ﷺ
طالب پر پسلا فرض میں بھی ہے کہ وہ (سلوک فقر) کا ضروری علم حاصل
کرے۔ بعد ازاں مرشد سے علم حضوری طلب کرے۔ جب ایک ہفتہ میں وہ
علم ضروری اور علم حضوری میں عالم باللہ ہو جائے تو اس کے بعد مرشد سے
علم انوار اور علم معرفت مولیٰ دیدار پرورد گار طلب کرے۔

بیت

علم میں سے ہے جس علم سے نوشن ضیر
کل و جز علم میں سے ہو علم فی اللہ فقیر
دنیاوی منصب و درجات کے (حصول) کے لئے علم کا مطالعہ معرفت اللہ
سے روک رہتا ہے۔ اگرچہ تمام عمر اس (دنیوی) علم کا مطالعہ کرتا رہے پھر بھی
اس کا دل معرفت اللہ سے محروم رہا ہی رہتا ہے۔
لبیات

علم کے درجات ہیں بن ذرہ انوار ذات
علم ذات حاصل از ذات مردہ کو بخشنے حیات
علم سے تو جان لے اور میں سے ہو راز میں

شک نہیں یہ ہدایت رتا ہے تھی لوگوں کو سیہہ دہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ (اس آیت میں خدا تعالیٰ ملاکہ) اور دوسرے علم غیب پر ایمان لانے کا (علم) ہے۔ جو کوئی علم غیب میں عیب جوئی کرتا ہے بے شک وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جس سے علیٰ طور پر خدا تعالیٰ کی شناخت کی جاتی ہے (کہ وہ موجود ہے) اسی کو بے علم خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے کہتے ہیں۔

(ایمان با غیب اسی کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غیب میں موجود ہے یہ علم الیقین کا درجہ ہے۔)

علم لدنی (جو براہ راست منصب اللہ لوح محفوظ سے لوح ضمیر پر القاء کیا جاتا ہے۔

عَلَمَ أَدْمَمُ الْأَشْمَاءَ كُلَّهَا (یہ حروف حجی کا علم ہے یعنی ہم نے آدم طیہہ السلام کو کل علوم کے اماء کی کلیدات حطا کر دیں۔ علم اُفْرَاً یا ایشیم رَتِيكُ الَّذِي خَلَقَ خَلْقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلْقٍ يُفْرَاً وَرَثَثَكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلِمَ بِالْقَلْمَنْ عَلِمَ الْإِنْسَانَ مَا كُمْ يَعْلَمُ الْعَلَقُ بِنَّا اُپنے رب تعالیٰ کے نام سے پڑھئے جس نے (کل حقوق) کو تحقیق کیا لور انسان کو خون کے لو تھرے سے پیدا کیا۔ اپنے رب کرم کے نام سے پڑھئے جس نے قلم کے ذریعے (کھٹا پڑھنا) سکھایا اور انسان کو وہ علم عطا کیا ہے وہ جانتا لے کر نہ تھد۔

اور علم وَلَقَدْ كَرَمَنَا بَنَى آدَمَ اور وہ علم (پڑھئے) جس نے آدم کو (جملہ حقوق) میں کرم بنا دیا۔ اور علم نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَقِيلٍ

طالب کامل بھی ہیں لہل از خضر
مرشد اکمل بھی ہے عارف نظر
سخن بخش طالبوں کو سیم د زر
مرشد ناقص سکھا دے گدا
طالب اس کا سائل اور بے حیاء
مرشد غنی ہو اور ہو توفیق تر
ایسے طالب کے حکم میں بھروسہ
مالک الکلی ہی ہے عارف فقیر

ہر ملک اس کے حکم میں لبڑوہ حاکم امیر
باؤتو بھو کو غم نہیں کہ ہوں طالب مصطفیٰ
جو کوئی طالب مصطفیٰ پالے لقاء
جو کوئی یہ کہتا ہے کہ علم کے بغیر خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں کی جا
سکتی (اسے معلوم ہونا چاہئے) کہ علم قل کے مطابع سے (صرف) راز کا علم
ہی حاصل ہوتا ہے۔ (ایسا شخص) معرفت قرب اللہ وصل کے علم بالمن سے
بے خبر رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی شناخت کے لئے ظاہری علم (بس) کو لا کل سکھاتا
ہے۔ جبکہ باطنی علم سے مردہ ذیل زندگی سے باہر نکل کر غیب لاریب کو
حاصل کر لیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ - لَا إِنْبَثُ فِيمِهِ وَهُنَى لِلْمُنْتَقِيِّينَ لِلَّذِينَ
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْثِ (البقرہ ۲۲) (قرآن مجید کی صداقت) میں کوئی

الْوَرِئَدُ (سورہ ق ۲۹-۳۰) اور وہ علم جس سے ہم تمہاری شرگ سے بھی زیادہ قریب ہیں (کی بارگاہ سے جواب صواب ملنے لگتا ہے۔)

(اس طرح باطن میں) علم معرفت توحید سے خدا تعالیٰ کی شناخت کی جاتی ہے جو کہ رسم و رسم تقلیدی علوم سے کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

بیت

جب دیدہ دل روح و سر ایک ہوا
طالب کو پھر باعیاں دیدار خدا ہوا
اس قسم کا مرتبہ خدا تعالیٰ کافیض و فضل عطا و بخشش ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے عطا کر دیتا ہے۔ یہ علی حسب نسب (کے لئے مخصوص نہیں) اس کے لئے درود رکھنے والا حق پرست درویش ہونا چاہیے نہ کہ اپنے تیڈ لور قریشی ہونے پر (غیر کرنے والا پیر)

مثنوی

اگر کوئی شخص اپنی تمام عمر قررو فاقہ ریاضت مجہدہ مذکور فکر عبالت اور بندگی میں گزار دے تو اس تمام (مشقت) سے بہتر ہے کہ آنکھ جھپکنے یا ایک گھری کے لئے حضوری مشہدہ میں مشغول ہو جائے۔ کیونکہ علم مسائل عبالت بندگی ثواب ہشیاری بھی قرب اللہ کی صرفت دیدار پور دگار سے مشرف ہونے کے لئے ہے۔ اسم اللہ ذات کے (تصور) سے مشہدات انوار کا علم کھلتا ہے۔ اسی علم سے دیدار کھلتا ہے اور دوبارہ اسی علم (مشہدات انوار) میں واپس آ جلتے ہیں۔

الْحِدْثَ النَّهَايَةُ الرُّجُوعُ إِلَى الْبِدَائِتِ طَائِفَةً ابْدَا كی طرف رجوع

کرنے کو کہتے ہیں۔

شرح دعوت

(اس دعوت) میں (حسب استعلاء طالب) بارہ سل ایک مل ایک
ہفتہ ایک رات دن یا ایک ساعت میں (صاحب دعوت کا) مطلب پورا ہو جاتا
ہے۔ (اس دعوت سے) اگر کسی پہاڑ پر لوہے کا قلعہ بھی ہو گا مثل موم پکھل
جائے گا لور لال قلعہ لوگوں کے دل ان کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے اور وہ
بے واسطہ (صاحب دعوت کی خدمت میں حاضر ہو کر غلامی اختیار کر لیں
گے)۔ بافر (کلہ طیب کا اقرار کر کے) مسلمان ہو جائیں گے۔ اگر کوئی رافضی و
خارجی ہو گا تو جس سے اکٹھ کر دن سے بے دن ہو جائے گا۔ ایسا صاحب
دعوت اگر چاہے تو ہفت اقیم کے بوشہ کو معزول کر دے۔ اگر کسی کو نوازا
چاہے تو گد اگر کو بدشہی تخت پر بخادے۔ اگر کوئی شخص (دنیا میں) شرق یا
مغرب کسی جگہ بھی موجود ہو گا تو وہ بے شک ایک ہی دم سے (ایک ہی دم
میں) اس کی جان قبض کر لے گا۔ جس سے وہ بے جان ہو جائے گا۔ اگر کوئی
شخص مشرق یا مغرب کسی جگہ بھی موجود ہو گا اور (صاحب دعوت چاہے) تو
اسے راہ برائیت کی تلقین کرنے کے اس کی قسم اس کا نسبہ اس کو بخش کر
اسے جیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حضوری مجلس میں مشرف کر دیتا
ہے۔ اگر وہ چاہے تو طالب کو صاحب نظر کر دے۔ جس سے کوئین کی ہرجیز
زیر وزیر اس کے حکم میں آجائے۔ (ایسی دعوت) سے (طالب) کا دم عیسیٰ
صفت ہو جاتا ہے۔ جس سے اہل معرفت مردہ (قلب) کو زندہ کر دیتا

ہے تصور کی یہ راہ دم کی قتفیں (اور) پاٹیں میں تصرف تحقیق (استفراق) سے
ان دو اسماء سے جاری ہوتی ہے سوہ اسماء یہ ہیں۔



- (۱) جو کوئی روح محمد ﷺ (یا اسم محمد) کو تصور سے دم میں کپڑا لیتا ہے وہ
(استفراق) سے اصحاب کبار اور مجلس محمدی ﷺ میں حاضر ہو جاتا ہے۔
- (۲) کوئی اسم فقر کو تصور سے دم میں کپڑا کر (استفراق) میں چلا جاتا
ہے۔ سلطان الفقرا حاضر ہو کر (فتنی اللہ بقا بالله) میں داخل کر دیتا ہے۔
- (۳) جو کوئی اپنے شیخ کے اسم کو تصور سے دم میں کپڑا کر (استفراق) ہو جاتا

ہے۔ شیخ حاضر ہو کر اپنے مرید کی دعیری کرتا اور ہر منزل ہر مقام پر پہنچاتا ہے۔

(۲) جو کوئی جبرائیل علیہ السلام کے اسم کے تصور سے اپنا دم (جبرائیل علیہ السلام) سے ملا دیتا ہے تو اسے الہام ہونے لگتا ہے۔

(۳) جو کوئی میکائیل علیہ السلام کے اسم کے تصور سے اپنا دم (میکائیل علیہ السلام) سے ملا دیتا ہے تو اسی وقت وہ حاضر ہو جاتے ہیں اور باران رحمت برسنے لگتی ہے۔

(۴) جو کوئی اسرافیل علیہ السلام کے اسم کے تصور سے اپنا دم (اسرافیل علیہ السلام) سے ملا دیتا ہے تو وہ اسی وقت حاضر ہو جاتے ہیں۔ اب وہ اسی دم سے جس ملک پر غضب جذب کرتا ہے وہ ملک اسرافیل علیہ السلام کے دم سے فنا اور قیامت تک کے لئے ویران ہو جاتا ہے۔

(۵) جو کوئی عزرائیل علیہ السلام کے اسم کا تصور کرتا ہے تو وہ حاضر ہو کر (این آدم) کے متعلق الہام کرتے ہیں (اور صاحب دعوت) جب اپنے دم کو عزرائیل علیہ السلام کے دم سے ملا کر تصور سے دشمن کے (دم) کو اس دم میں کپڑا لیتا ہے تو اس کی جان قبض کر لیتا ہے۔ (لیکن دعوت کا یہ عمل معمولی رنجش پر شروع نہ کر دینا چاہیے) اس عمل سے صرف چار تم کے موزی لوگوں کو قتل کرنا عین ثواب ہے۔

اول = موزی نفس

دوم = وہ ظالم جو مومن مسلمانوں کو آزار پہنچاتا ہو۔

سوم = موزی کافر (جو خدا اور رسول کا دشمن) ہے۔

چہارم = وہ موزی جو دینِ محمدی ﷺ سے برکت ہو کر علامتے عالی اور نفرائے کامل کا دشمن بن گیا ہو۔

جو کوئی قرآن مجید سے اس قسم کی قبول (بارگاہ) دعوت پڑھنا نہیں جانتا اور تصور تصرف سے حضوری میں دعوت دم پڑھنے کے (سلوک) سے آکھا نہیں وہ شخص احمق ہے۔

دعوت پڑھنا کسے جاری کرنا اور اپنے عمل میں لانا۔ نفس کو کشتہ کرنا عالی کامل کے لئے بے رنج بے ریاست ایک ساعت میں حاصل کرنا آسان کام ہے۔ لیکن معرفت (اللہ) میثابات بر زیر نزد طبقات از عرش تا تحت اثری ہو جو محفوظ کا مطالعہ اور قرب توحید اللہ کے انوار سے مشرف ہیار ہو ہتھا حص کے لئے بہت ہی مشکل اور دشوار ہے جبکہ کامل، مکمل، باجماع جمیعت مرشد کے لئے طالب اللہ کو ایک دم میں اس کے جملہ مطالب ذات صفات کے درجات تک پہنچانا آسان کام ہے۔ اس قسم کی ہدایت علم کیمیا اکسیر (تصور اسم اللہ ذات) اور علم دعوت نکسیر (دعوت القبور) جو مطلق غنایت ہے کی قید میں ہے۔ غنایت فیض فضل اللہ کی راہیں ہے۔ (اسی لئے کما گیا ہے) الغنایت من الهدایت غنایت ہدایت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

قوله تعالیٰ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ط: اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی۔ پٰٰ ۱۴

— قولہ تعالیٰ وَوَجَدَكُ عَابِلًا فَاعْنَطْ (وانفعی ۳۰۸) ہم نے

آپ گو حاجت مند پلائیں غنی کر دیا۔ پٰٰ ۱۵

اس قسم کے غنایت، ہدایت، ولایت، غنایت کے مرتب مرشد تصویر اسم

اللّٰهُ أَكْبَرُ كَلِمَةُ طَهِّيرٍ لِلّٰهِ إِلٰهٌ إِلٰهٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ مُطَهِّرٌ
کی کہنے سے کھوں رہتا ہے۔ یہ مراتب معرفت وصل کل کے ہیں۔

بیت

گر چشم پینا رکتا ہے طلب بھے سے کر نظر
نظر میری بتر ہے از سیم و زر

عارف بالله انہ وصل فقیر کو غناہیت و پدائیت و ہم وحدت خلیل لاابالی کو
ہرم میں جگہ لور مکان دوسرا ہے۔ خیال دوسرا ہے جہل دوسرا ہے بیان
دوسراء ہے زلک دوسرا ہے۔ حل دوسرا ہے قل دوسرا ہے اخوال دوسرا
ہے محباب دوسرا ہے، طلب دوسرا ہے طاعت دوسرا ہے ذکر نکر دوسرا
ہے مفر حضور دوسرا ہے، جعلی انوار دوسرا ہے، مشرف دیدار دوسرا ہے مشلہہ
دوسراء ہے۔ معراج دوسرا ہے، فتا دوسرا ہے بقا دوسرا ہے۔ فقر کے ان مراتب
تک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام بھی نہیں پہنچے۔

الْحَسْنَاتُ الْعَلَمَاءُ أُمَّتَهُنَّ گُمَثِيلُ أُنْبِيَاً وَبَنِيَّ اسْتَرَائِيلُ میری
امت کے علماء میں اسرائیل کے انبیاء جیسے ہیں لور امت کے یہ علماء روشن
ضمیر فقیر ہیں۔

بیت

تصور سے کیا حاصل ہر مقام
اور تصرف سے ہوا فرش تمام
لِذِئْمِ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ جب فقر اختتم پذیر ہوتا ہے تو اللّٰهُ ہی باقی رہ
جاتا ہے۔ (اموی اللہ سے تکمل طور پر فارغ ہو جاتا ہے)

ایمیات

نفس کی صورت کو سیرت نما
نفس امادہ ہے کافر و بنے حیاء
نفس صورت دیو سیرت جن غبیث
منکر از توحید قرآن و حدیث
صلحت نفس طاعت میں اگر
انبیاء و اولیا صاحب صبر
نفس کی پہچان کرائے صاحبا
اس کی رفتقت کر لے رہبر بنا
نفس قلب روح تجھ کو سب جواب
یہ مراتب اولیاء کو ہیں خطاب
ہر دم جتازہ پڑھتا رہ تو نفس کا
حاصل اس نماز سے وحدت خدا
نفس و قلب و روح سے آئے آواز
بخش دیتی ہے حضوری یہ نماز
اس مراتب والے کا ہو مل صفا
ہو عطا یہ عارفون کو از خدا
قلم سے پوچھا ہوئی کیوں رویاہ
میری رویاہ کا باعث تیرے گنہا

مرجوں کو چھوڑ وحدت حاصل کر سیں پائیں ہے تاگر بانظر غرق فی اللہ کو کمی وحدت حضور طالبوں کو مرشد پہنچائے بالضور علم معلمات اور علم عبادات (ہردو علوم سے) مردہ دل کبھی زندہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی بہت بار کے درجات ہیں جو معرفت دیدار کے علم سے بے خبر کے مرتب ہیں) قرب اللہ کا حقیقت (مشکل) علم تصوف باقیت ہونے سے حاصل ہوتا ہے اور دیدار انوار کا حضوری علم (تصویر) انور ذات سے تحقیق ہوتا ہے۔

ایات

فقر علم تحقیق در توفیق تن
میں فقیر کامل ہوں نہ لاف زن
کل وجز میری نظر میں تاگر ہوں میں
مصطفی ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوں میں
کعبہ میرا دل ہو اکعبہ خدا
میں پاحضوری حاضر ہوں لال از لقاء
جلدی سے طلب طلب کر مطلب
نظر سے روشن کروں تیرا تلب

ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ نفس کو کشۂ کرنا اور کیمیاء ہنس سے سیماں کو

کشۂ کر کے سکم و زر ہنانا ہے عمل اور ناقص کے لئے بہت مشکل و دشوار ہے۔ کامل کے لئے نفس کو کشۂ کر کے معرفت اللہ اور روشن ضمیری حاصل کرنا اور کیمیاء ہنس سے سیماں کو کشۂ کر کے اکسیر ہنانا ہے آسان ہے) وہ ایک گھری بھر میں طالب صدق (ان ہردو علوم) سے بھو ور کر رہتا ہے۔ کامل کے لئے ایسی فیض بخشی آسان کام ہے۔

تصور تحقیق وہی مخفی جانتا ہے جو کل وجز تخلوقات مولیاء اللہ موسی مسلمانوں کی ارواح کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہے۔ تصور توفیق وہی مخفی جانتا ہے جو جنت اور طائفہ کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہے۔ جو کوئی (ان ہردو تصورات) کا عامل الہ حاضرات ہے اور روحانیت الہ قبور پر غالب اور تصرف رکھتا ہے۔ جو کوئی ان میں سے ہر عمل میں عامل کامل ہے اس کا وجود ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے وہ ہر طریقہ کی دعوت باقیت ہو کر پڑھتا ہے۔

نشی کامل اکمل مکمل (فقیر) کی دعوت کی شرح یہی ہے کہ ایک دم اور ایک قدم پر ہر مشکل کو حل کر دیتا ہے۔ اگرچہ ملک سیمیان کو اپنے قید و بند (قصہ) میں لانا ہی مقصود کیوں نہ ہو۔ یہی (دعوت) کی تامیت اور اسکا اختتام ہے۔

ایات

شہوار ہوں میرے ہاتھ میں ہے ذوالقار
قتل موذی کرہا ہوں لال الکفار

دعوت کو جو پڑھتا ہے ایسے مگر
حکم میں اس کے آ جائیں سب ذیر و ذر
ان مرتب کا اللل کامل فقیر
یہ مرتب ان کے جو ہیں اولیاء روشن ضیر
گر پڑھوں دعوت کو از جذب و قدر
قتل کروں موزی کو بایک نظر
توجه کی تکوار سے میں کاٹ لوں ان کا سر
رابعہ و پانیزدہ سے یہ توجہ بہتر
باقصور دعوت ہے پاک دم بس
کیسے اس کو پڑھ سکیں لعل ہوس
جو کوئی دعوت پڑھے کا بانظر
لوح کا مطالعہ کرے مثل خفتر
دعوت قرآن پڑھے جب قدر داں
الل دعوت ہو جائے گا باعینان
دعوت سے وحدت طلب کر راز لے
طرف زد میں کام ہو عارف ولے
دعوت ہے وہ کسی جو ہو خود فرش
دم سے ہو دعوت اور دل سے خوش
باخوا بزر از خدا دعوت نماء
منصب دلا روں تھو کو میں از مصطفیٰ دشمن

دم کہ جو دیدار دیکھے از لقاء
مجھ پہ ہوگا میران میرا خدا
دم کہ جس میں دیکھے لے تو مصطفیٰ
اس سے حاصل ہوں کے جملہ اسفیاء
دم کہ جو دیدار سے لے بہر حق
خلوم ہو خلوق اور جملہ خلق
دم کہ جو دیدار سیکردا از ملک
فرشته بھی حاضر ہو جائیں از ٹک
دم سے جس کی دعوت ہو جانے دوں
اس کے تصرف میں آ جائیں کل جن
دعوت لاسب ولا رجعت پاکل
عارف داصل پڑھیں یہ لازوال
دعوت دم جو نہ جانے لاف زن
عالقوں کو کافی ہے بس یہ مخن

انوار کا مشہدہ کر کے فائیٹھا تولو فشم و جہۃ اللہ تم جس طرف بھی
رخ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کا چڑہ اسی طرف ہے (اما مقام حاصل کر لے۔)

بعض طالبیں کو تصور اسم اللہ ذات کے مشہدہ محبت معرفت انوار حضوری
تجہ لور غرق ہونے سے خواب میں کھل جاتے لور مشرف دیدار ہو جاتے
ہیں۔ یعنی بین نظر آنے لگتا ہے ایسے طالب کو چاہئے کہ شب و روز اس قم
کے خواب کو اختیار کر لے۔ کیونکہ اس کی خواب مہلات لور عین تواب ہے
اور ایسی نوم العروس خواب غلطت حجاب ہلمات کے پردہ کو دور کر دیتی ہے۔
الہدیث۔ يَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔ میری آنکھیں سوتی ہیں میراہل
نہیں سوتا۔

بعض طالبیں کو تصور اسم اللہ ذات سے محبت معرفت مشہدہ انوار غرق
انوارنی اللہ دیدار کے مراتب مرابقہ چشم پوشی خون بگرنو شی میں کھل جاتے
ہیں۔ اور عین بین نظر آنے لگتا ہے۔ ایسے صحیح مرابقہ والے کو چاہئے کہ
ہیشہ اپنا سر مرابقہ سے نہ اخھائے کیونکہ اس کا مرابقہ بالیغین و باعتبار محروم اسرار
پور دوگار (کامراقبہ ہے)

بعض طالبیں کو تصور اہم اللہ ذات سے مشہدہ معرفت، محبت معراج
باعین (کھلی آنکھوں) سے ہوتا ہے کیونکہ عین عیلیٰ (طالب) ساکن لا جھوت
لامکان ہوتا ہے۔ وہ ہاتھیں غرق ہو کر بالتعقین مشرف دیدار لور مستی میں
(ڈوب جاتا) ہے۔ اور اس کی نظر میں دنیا لور عقبی دونوں خوار ہوتے ہیں۔

بعض طالبیں کو تصور اسم اللہ ذات سے محبت مشہدہ سر کی آنکھوں سے

شرح تصور اسم اللہ ذات و شرح مت فقر الالٰل توحید و مت نقیر الالٰل تعلیم
کا لال مسٰت نقیر نظر کی توجہ سے طالب اللہ کو حضوری (حـ) میں پہنچا رہا
ہے۔ اور طالب کو اس کا ہر مطلب اللہ تعالیٰ سے دلوار رہا ہے۔
طالب مسٰت نقیر سے تن قم کا سبق پڑھتا ہے۔ جس سے وہ روشن ضمیر
ہو جاتا ہے۔ اور اس سے کوئی حیز ختمی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔
اول سبق علم مطالعہ موت کا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ إِنَّمَا تُمْوَتُ مَا
بِرَّهُ چکنا ہے۔ (نقیر کو چاہئے کہ لَا إِلَهَ كُو نفی کی کندہ سے واد وجود کر کے معنوی
موت سے مُؤْتُوا قَبْلَ لَنْ تَمُوتُوا اما مقام حاصل کر لے)

دوم سبق علم مطالعہ معرفت کا ہے۔
علم باللہ وعدہ خلا فی نہیں کرتا۔ قوله تعالیٰ لَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِي
بِعَهْدِكُمْ ثم میرا عمد پورا کرو میں تمہارا عمد پورا کرو گا۔ (روز است جو
 وعدہ کیا تھا آج بھی الا للہ کی معرفت میں مستخر ہو کر قالوبلی کی تصدیق
کر لیں۔) پڑھ

سیوم سبق علم مطالعہ مشہدہ حضور انوار نور کا ہے۔
قولہ تعالیٰ بِاللَّهِ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكُوَةٍ
(الی آخر) (النور ۳۵۸) اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اور اس
کے نور کی مثل ایسے ہے جیسے ایک طاق ہو..... آخر تک.....
ذات سے مراقب ہو کر نور
چاہئے کہ تصور نور اسم اللہ

کمل جاتا ہے۔ کیونکہ لعل معرفت شرف دیدار کے مرتب راز کے (مرتب) پیں وہ دنیا میں لا احتیاج لور بے نیاز ہو جاتا ہے۔

بیت

جس نے دیدار خدا کا سبق پڑھا
وہ زندگی میں مطلقاً مردہ ہوا
الحمد لله۔ مَوْلَانَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا هَذِهِ مَرْنَةَ سَيِّدِنَا
الحمد لله۔ الشیخ یُحییٰ وَ یُمیثٰ - یُحییٰ الْقَلْبَ وَ
یُمیثٰ النَّفْسَ ڈشیخ مارتا اور زندہ کرتا ہے وہ نفس کو مردہ لور قلب کو
زندہ کرتا ہے۔ جو کوئی یمیت النفس کے مرتبہ کو پہنچ کر بیشہ کے لئے
دیدار پر درگار سے مشرف ہو گیا۔ اس کے وجود میں نہ ہوارہے گی نہ ہوس
الله بس مع اللہ پیوست (اس کا مقام ہو جاتا) ہے۔ مست کے مرتب کے
لیے مرتب ہیں۔

ایات

مست کو ہشیار کرتا ہے حضور
کیسے ہیں یہ مست احق بے شور
مست کا یہ مرتبہ قرب از خدا
کیسے ہیں یہ مست احق بے حیاء
مستوں کی بھی چند اقسام ہیں۔

بعض مست صاحب توفیق

بعض مست ہم تحقیق

بعض مست لعل زنداق

بعض مست لعل توفیق آئینہ صفا زندہ قلب روشن ضمیر ہوتے ہیں۔

بعض مست لعل روح رحمت اللہ علی (سے مشرف) ہوتے ہیں۔ ان کے

وجود کا ہر بدل تشیع کرتا ہے لور وہ صحیح طور پر دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔

نفسیں شیطانی ہوائے نفسیں سے مست لوگ قرب خدا کی مست سے بنت دوڑ
ہوتے ہیں۔

بیت

بے شوروں کو کمل ہو حق حضور
کیسے ہوں صاحب حضوری لعل غور
ہشیار مست۔ دیدار مست در طلب دنیا موار مست۔ نکارہ مست عرق
توحیدی اللہ پر درگار مست۔ لعل ریا لعل زدار مست گلو صادر مست۔ گناہ گار
مست ہزار میں کوئی (ایک مست) ہی راہ راستی پر جان قربان کرنے والا ہو گا۔

بیت

مست محروم معرفت عارف صفت

مست مح معرفت با حق (مست)

مست کے مرتبہ کو حاصل کرنا بہت سخت دشوار لور مشکل کام ہے مست
جو اسم اللہ الذات سے حاصل ہوتی ہے وہی بالیقین و بالاعتبار ہے۔ مست کو ورد
و ظائف ذکر فکر مراقبہ سے کیا کام ہے۔ مست کا وجود اس کے ساتوں اعضاء

قوله تعالى۔ **يُعَذِّلُونَ فِي سُبْطَيِ اللَّهِ** ۚ وہ (کفار اور کفار خصلت نفس) کو فی سبیل اللہ قتل کرتے ہیں۔ **يَرْجِعُونَ**

وہ کوشا علم ہے کہ جس کو ایک بار پڑھنے سے ہی بے ریاست نفس کو چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ تصور اسم اللہات کا تحقیق علم ہے جو (مکن) علیت ہے۔ لور تصور اسم اللہات سے ایک ساعت ایک لحظے میں توحید میں (غرق) اور دیدار پروردگار سے مشرف ہوتی ہدایت ہے۔ لور یہ دونوں عمل عالی کامل کو حاصل ہوتے ہیں۔ جان لوا کر فخر کے تین عروج ہیں لور ہر حرف کو اللہ تعالیٰ نے ہزار ہا عزت لور صد ہا شرف عطا کئے ہیں۔

الْحَسْنَة۔ الْفَقْرُ وَفُخْرِيُّ وَالْفَقْرُ وَمِنْتَيْ، فَقْرِ مِيرَا خَمْرَهُ هُوَ اُور
فَقْرِ بَجْهَهُ سَهُ هُوَ۔ فَقِيرِ جُو مُسْرَفَتِ مُولَى دِيدَارَ کَ لَا کَتْ هُوتَاهُ هُوَ اَسَهُ (اَنْ تَمَنَ
حُوفُ) کَ آخَارَ سَهُ پِچَالَا جَاسَکَتَاهُ۔ ”ف“ ”ق“ ”رِيمَ“
حُرف ”ف“ (فَقْرَهُ) فَقِيرِ فَرَضُ مِينَ هُهُ۔ کَ اَسَ کُونَتَاهُ نَفْسُ
بَقَلَّتَهُ قَلْبٌ۔ لَقَائَهُ رُوحٌ اَورْ شَفَاقَهُ بَدَنٌ حَاصِلٌ هُوَ لَوْ بِيَشَهُ خَدَ اَعْلَمُ کَا هُمْ
مُجَلسُ اَورْ هُمْ اَجْمَعُنَ هُوَ۔

حرف "ق" (نفر سے) نقیر کا قلب قبر کی (محل ہو) اس کا قلب قرب اللہ مس (زندہ ہو)۔ وہ نفس کو قتل کرنے اور اس پر قبر کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ رو بقبيلہ سجدہ میں رہتا ہے۔ اس حرم کا "ق" قواعد نفر کا پہلا قاعدہ ہے۔

سرتاقدم تمام نور ہوتا ہے۔ لور مسٹ کے ہر بخن سوں کا جواب اللہ تعالیٰ
کی حضوری سے ہوتا ہے۔

۱۰

میں مست ہوں محروم ہوں عارف ہوں لعل ازکرم
مست کو ہر گز نہیں ہے کوئی غم
قدوری طریقہ کا طالب مرید فقیر نفس پر امیر ہوتا ہے۔ اگر کسی دوسرے
خالوادہ والا ایسی مستی اور فقر کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا کذاب اور لا ف زن
ہے۔ جو بیشہ خراب ہوتا ہے جو کوئی حق سے پیوست ہو جاتا ہے رات دن
اس کی آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔ ایسا اس لئے کہ اس کی دو نوں آنکھوں
میں دو چراغ روشن ہو جلتے ہیں۔ جس سے تجھی فور کا ظہور ہونے لگتا ہے
یہ لازوال مراتب ہیں جو کہ ایسے فقیر کو انتہاء میں صرفت مطلق وصل بغین
جمل حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے روز است کا مرتبہ نصیب ہو کر عارف
واصل اولیاء ولی اللہ مست عاشق بن جاتا ہے

شرح فقر حضرت محر رسول اللہ ﷺ - فقر کی اصل توصل سے ہے اور فقر کی بیانات اور فتح دعے نفسکے و تعالیٰ اپنے نفس کو چھوڑ دے اور چلا آئیں ہے۔ جس سے الا اللہ کی معرفت میں باجمل ہو کر قرب حضوری وصل شلیخہ دیدار باجمل نصیب ہو جاتا ہے۔

۱۷

نہیں کو دے چھوڑ اور طلبًا تو آ
کر بچھے طلب ہے رئٹت خدا

اور حرف "ر" سے رُغبت رب العالمین سے مشرف حق المیمین پر فائز ہوتا ہے۔ جس سے وہ شیطان لعین پر غالب ہو جاتا ہے۔ فقیر کے وجود میں عدل کا حقیقی حق شناس اگانت دار منصف بن کر جب محاسبہ کرتا ہے تو (قر) کے دو گواہ طلب کرتا ہے۔

ایک ادب دوسرے حیاء (ان دو خوبیوں سے سے فقیر کی شناخت کی جاتی ہے) ایسا فقیر کامل مرشد کی مدد سے قرب حق تعالیٰ کے ان اعلیٰ مراتب پر پہنچ جاتا ہے لو جو کوئی دنیا کی طمع و حرص اور دنیا کی لذت میں جلا ہو جاتا ہے وہ فقر قرب اللہ کے اس مقام سے گرا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اسے علّق کر دیا جاتا ہے۔

حرف "ف" (قر) سے اس کو فرعونی فضیحت

حرف "ق" سے قارون والا قرخدا

حرف "ر" سے رو مردود مثل ابلیس خبیث ہو جاتا ہے۔

بیت

ہو اگر ثابت قدم تو فخر ہے بس دو قدم
سر کو پا جو کر لیا پھر کیا غم
فقیر دنیا سے ایک قدم اٹھا کر عقبی میں رکھ دیتا ہے اور توکل کے ساتھ
عقبی سے قدم اٹھا کر آدمی سے قدم سے معرفت توحید لور آدمی سے قدم سے فخر
تمام کے مرتبہ کو طے کر لیتا ہے (إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ) (حاصل کر لیتا)
ہے۔

بیت

دنیا کو دے چھوڑ حقیقی ناپند
دنیوں کو دے چھوڑ عارف ہوشند
علم تصوف کے صاحب تصنیف کو چاہیئے کہ اول (تصوف) کے ہر علم کو
اپنے قبضہ اور تصرف میں لا کر اس کا معافانہ تجربہ اور آنہاں متحفظ کر لے۔
تاکہ اس علم سے پریشان ہو کر رجعت نہ کھا جائے۔ اسکے بعد ہی کوئی کتاب
رقم رقم سرقوم اور تحریر تصنیف کرے۔ میں نے اول تصور اسم اللغات کی
قوت کی توفیق اور (ظاہری علم حاصل کر کے) باطن میں حقیقت سے اس علم
کا مقابلہ اور سکھار علم ذکر اللہ سے کیا ہے۔ یاد کر کے ساتھ (مقابلہ یا سکھار)
محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہے۔ ذکر مذکور کے ساتھ (اپنے علم
کا مقابلہ اور سکھار) حضور پاک ﷺ کے جمیع اصحاب رسول اللہ علیہ نے
ساتھ کیا ہے۔ اور ذکر مذکور سے (اس علم کا مقابلہ و سکھار) جمیع مجتہدان سے
بھی کیا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے حضور نظر منثور ہونے کے بعد ان
کی اجازت اور حکم سے اس کتاب کو مخلوق خدلاکے قائدے کے لئے) ظاہر
اور مشہور کیا ہے۔ جو کوئی اس کتاب کو اخلاص سے پڑھتا ہے اسے ظاہری
مرشد کی دست بیعت اور اس سے تلقین حاصل کرنے کی کوئی احتیاج باقی
نہیں رہتی۔ وہی اور دنیوی ہر کام اس سے پورا ہو جاتا ہے۔

بیت

ہر علم کو عمل میں لایا ہوں میں
ہر علم کو معرفت سے پلایا ہوں میں

ابیات

نہ کو کس عمل سے چھوڑیں مام

با تصور غرق ہو جا صح و شام

جو بھی چاہے فقر لا بخانج کی راہ
ہو تصور اسم اللہ سے فاء
ہر علم ہر حکمت کا ہے یک سخن
با تصور حاصل کر لے راز سنن
کئہ کن سے میں دکھاتا ہوں خدا
طالبوں کو میں پنچلوں در حضوری مصطفیٰ ﷺ
باعث مرشدے توفیق ہوں تختین تر
طالبوں کو کر دوں حاضر با نظر
مرشد و سیلہ وہی ہے جو ایک دم اور ایک قدم پر طالب اللہ کی
دیگری کر کے اسے حضوری میں پنچاہے اور مرشد و سیلہ حضوری
وصل کے علاوہ کوئی دیگر راہ نہیں جانتا اللہ بس ماسٹی اللہ ہوں
جلن لوا کہ علم تصوف ربانی کی اس تصنیف کے مطلاعہ اور
کلمت پڑھنے سے کئہ کن کو حاصل کر لے گے اور علم تصوف کی اس
تصنیف کی تاثیر سے اس کے پڑھنے والا روشن ضیر ہو جائے
گے اسے (باطنی آنکھوں کی بیتلی) تکب کی صفائی روح کی یکتلی اور
راہ نمائی حاصل ہو جائے گی۔
علم تصوف کی اس تصنیف میں سے اگر کوئی (صرف) قتل کو

گر تو طالب ہے طالب بن دیدار کر
نش کو دے چھوڑ لور دیدار کر
گر تو طالب ہے طلب اللہ کر لقاء
نش کو دے چھوڑ اور کر روت خدا
گر تو طالب ہے اور طلب ہے مجلس نبی ﷺ
نش کو دے چھوڑ اور دین پر تو ہو جا قوی
نش کو دے چھوڑ لور تقوی کو لے اپنا
تا کہ ہو فی اللہ نا عارف خدا
گر تو طالب ہے اور طالب علم و معلوم
اسم اعتماد یاد کریتی و قیوم
گر تو طالب ہے اور طلب ہے ملک فلک
یا حضوری حاصل کر ملک فلک
گر تو طالب ہے اور طلب ہے کشف و قبور
با تصور اسم اللہ ہو حضور
گر تو طالب ہے طلب تیری طے کرنا زین
نش کو دے چھوڑ عارف راز بین

پڑھنے والا ہو گا تو بھی پیش کے میں معرفت میں حضوری مشہدہ اور قرب میں معراج وصل حاصل ہو جائے گک اور وہ کوئین کا تماشہ کرنے والا لور اس کے احوال سے واقف ہو جائے گک

مثنوی

قل و حل سے گزر جا اور چھوڑ دے وہم و خیال ہے میں توحید مطلق ہے میں قریش وصل کس طرح دیدار ہو گا کیونکہ ہو روتت خدا ہے تصور ذات سے دیدار اللہ کا روا مطلب یہ کہ قرآن مجید کا علم اور جو کچھ علم علوم (اسم) تھی و قوم سے حاصل ہوتے ہیں۔ نص و حدیث کا علم۔ لوح محفوظ کا علم۔ عرش و کرسی کا علم سہ تالمیح کا علم۔ سراسرار پوروگار غیب کا علم چنانچہ حکم امر قلب نفس۔ روح، حکمت، حکم اللہ کل و جز مخلوقات اخبارہ ہزار عالم کا علم تورت، آنجیل، زیور کا علم۔ ہر چھار اسم اعظم کا علم (یہ سب علوم) اسم اللہ ذات کی طے میں کھول دے۔ اور طالب اللہ کو یعنی بعین دکھادے اور یہ جائز بھی ہے کیونکہ اسم خدا "اسم اللہ ذات" میں ہے جو خدا تعالیٰ کی توفیق تحقیق اور بخشش سے عطا ہوتا ہے۔

ازل کے احوال کا تماشہ۔ ایک کے احوال کا تماشہ۔ عقلي بہشت کے احوال کا تماشہ۔ اور وہ خاص علم جس سے لامکان میں اللہ سمجھا

کے راز کی آنکھی نصیب ہوتی ہے۔ اور یعنی عین سے مشرف تھے
ہو جلتے ہیں بھی اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔
تمل اکمل مرشد وہی ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے طے
(کی راہ) کھول دے اور تصرف سے طالب اللہ کو (یہ سب کچھ) دکھا
دے۔ بے شک راستی کی راہ اسم اللہ ذات (کے تصور) کی توفیق
ہے۔ کیونکہ اسم اللہ ذات بالتحقیق لا زوال ہے۔

جامع مرشد طالب اللہ کو جمعیت بخش رہتا ہے۔ کیونکہ دین و دنیا کے خزانے اور اللہ تعالیٰ کے ان خزانوں کی معرفت اسم اللہ ذات کے میں ہے۔ فوراً الحمدی مرشد اسم اللہ ذات کی طے کھول کر طالب اللہ کو با توفیق کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی خزانے عطا کر کے اسے دکھادیتا ہے۔ اور تحقیق کر دیتا ہے۔ یہ کالمین اور اللہ کی راہ ہے۔ اور ولی اللہ کے ہاتھ میں اس (طے کی) کلید ہوتی ہے۔ جب بھی وہ اس چہلی کو اسم اللہ ذات کے قفل میں دالتا ہے۔ تو اسے کھول لیتا ہے۔ وہ طالب اللہ کو ہر طریقہ اور ہر مشکل علم بخشش و عطا سے طے کرواتا ہے۔ جس سے طالب علم عمر بھر کے لئے لا بخیج ہو جاتا ہے۔ اور کبھی غلطی نہیں کھاتا۔ (اور یہ حدیث پاک بھی ہمیشہ مد نظر ہے)

الحمد لله رب العالمين اللهم انت أنت على كل شئٍ شهيدٌ
بِمَكْانٍ طَابٍ كَمَا أَنْتَ أَنْتَ الْمُكَفِّرُ بِالْأَنْجَى

پاک مکان کے

اویاء اللہ کی قبور پر دعوت پڑھنے کا حضوری علم جس سے علم کیمیا اکسیر (اور) نکلیں حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ عارف مرشد طے اسم اللہ محفل کر دکھاتا ہے۔ جس سے روحانی اپنے روحانی جوشن کے ساتھ اپنی قبر سے باہر آکر (صاحب دعوت) سے ہم مجلس اور ہم سخن ہو جاتا ہے۔ لور روحانی سے ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

یہ بھی جان لو! کہ (فقیر باحُو) ایک مدت لور سل ہائل سے طالبوں کی طلب میں رہا ہے۔ لیکن کوئی ایسا طالب جو وسیع حوصلہ رکھتا ہو لور صدق ایقین لا تلقین ہو نہیں ملا۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ کے خاطری اور باطنی خزانوں کا تصرف اور بے حساب دولت و نعمت حسب (شریعی) نصاب اسے بخش اور عطا کر کے ان تمثیلات کی زکواۃ ادا کر کے فارغ ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کا حق اپنی گروں سے ساقط کروں۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم نیف فضل سے کامل و اکمل و جامع نور الحدیث مرشد کے مراتب عطا کئے ہیں۔

حدا تعالیٰ تک رہبری کے لئے (فقیر باحُو) ہر وقت تیار ہے۔ جب بھی کوئی عالم فاضل معرفت مولیٰ کے لائق۔ غرق فی اللہ دیدار کا طالب آتا ہے۔ تو اسے ایک گھری میں توجہ سے حضوری میں پہنچا

دنیا میرے لئے کون سا مشکل کام ہے۔
دنیا موار کے طالب تو بے شمار ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جو فقیر صاحب سُنْنَةِ اللہِ تَعَالَیٰ کے خزانوں کے خزانی لور صاحب تصرف ولی اللہ عارف بالله یعنی نور انوار (ذات) کے مشہدہ کی طرف متوجہ اور اس میں مستقر رہتا ہے۔ لور اپنے پروگار کے ساتھ اخلاص اور قرب حضور سے اس کے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ ایسے فقیر کی سخوت اور تصرف خزانہ دولت کے لئے دنیا بھر کے لوگ امیدوار ہوتے ہیں۔ پس فقیر کی وقت بھی ذکر اللہ (استغراق) فی اللہ (دیدار) اللہ سے فارغ نہیں ہوتا۔ لور اللہ تعالیٰ کے حضور مشہدہ سے روگردنی نہیں کرتا۔ اور اجلت (کی اس وقت) کے ساتھ تخلوکت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کے حرم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کامل فقیر کسی (طالب) کا نصیب از لی نیف فضلی عطا کرنے کے لئے کسی کے ساتھ اخلاص اور مہربانی سے پیش آتا ہے۔ تو اس کے جملہ دینی و دنیوی کام سرانجام دے رہتا ہے۔ اور ایسا شخص دنیا اور آخرت میں بے نیاز لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ صاحب ورود و خائن (صاحب) تلاوت (صاحب) ذکر فکر (صاحب) مراقبہ مکاشفہ جب اعتقاد و خلوص سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر عجز و اکساری آہ و زاری سے دعا کے لئے ہاتھ

الْغَيْرِ يَلْكُسُ كُلِّ دُوْرَةٍ كَمْ بِالْقَابِ الْخَيْرِ كُو
ءِلَامْ كُتْبَتِهِ هُنَى - (جَوَ الْهَامْ نِيُوتِ سِ الْكَجْنَهِ) ^{۲۷}
چہارم فقیر کو تکریر دلیل خیال معرفت اللہ وصل سے
ہوتا ہے

کیونکہ اس کی دلیل (وساس و خطرات سے پاک) اور لانزوں والی ہوتی
ہے

جان لو! کہ فقر کے تین حرف ہیں
”ف“ ”ق“ ”ر“

حرف ”ف“ سے فناۓ نفس حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے وجود
میں ہوا و ہوس بلقی نہیں رہتی بس اللہ ہی رہ جاتا ہے
حرف ”ق“ سے سر اسرار خدا سے سرتاقدم نور انوار
دیدار پروردگار کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے۔

حرف ”ر“ سے روشن ضمیر علم کیا اکسیر لور علم باشیر کا عالم
بن جاتا ہے اور فقیر برمکونیں کے بھی مخفی ہیں۔

کامل مرشد کی برکت سے طالب صلوٰق کو عظیم مرتب حاصل
ہوتے ہیں۔ جس سے طالب شب و روز ان خداونوں پر متصرف ہو کر
بے جمعیت و پریشان نہیں رہتا وہ یہی شہنشاہی مشریعہ حق میں غرق
رہتا ہے طالب تو با تحقیق ہونا چاہئے۔ اور مرشد با تحقیق قبور و قطائیں
اَنَّ اللَّهَمَّ بِحَلَّكَ شَيْءٍ مَدِيلٌ۔ پٰپ ۱۶

اٹھاتا ہے۔ تو پیش کیے لوگوں کی وعا قبول ہو جاتی ہے۔ اور ایک
ہفتہ یا ایک مہینہ یا زیادہ سے زیادہ ایک سال میں وہ کام پورا ہو جاتا
ہے۔ لیکن مقرب فقیر (غرن) فی اللہ الہ تصور اسم اللہ ذات کو دعا یا
بدعا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ فقیر کو جملہ مطالب قرب اللہ المکور
لہا سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ایسے فقیر کے بھی چند مرتب ہوتے
ہیں۔

اول حضور اللہ سے توجہ

جو فقیر با توفیق ہو کر قرب اللہ کی توجہ جانتا ہے اس کی توجہ قیامت
تک باز نہیں رہتی۔ فقیر جس کسی کے بارہ میں الہی حضوری توجہ
کرتا ہے۔ اس کا کام اسی لمحہ ہو جاتا ہے۔ (اور اپنے وقت پر پورا ہو
جاتا) ہے۔

دوسرے فقیر کو تصرف تحقیق

حاصل ہوتا ہے۔ ایسا فقیر جس کسی کے متعلق بخشش و تصرف کرتا
ہے۔ تو قیامت تک اس کی ہونے والی لولاد بھی لا یحتاج ہو جاتی
ہے۔

سیوم و ہم وحدت

فقیر کو وہم وحدتیت سے علم لدنی واردات (غیبی) اور الہام ہونے لگتا
ہے۔ اور وہم الہام سے فقیر کے تمام مطالب پورے ہو جاتے
ہیں۔ (اس الہام سے مرا) اَلَا لَهُمَّ أَنْتَ الْخَيْرُ فِي قَلْبِ

بیت

بُھو کو فقر حاصل ہواز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام
اور ولقہ اسرار ہوا از فضل اللہ
قولہ تعالیٰ - ذلک فضل اللہ یو نیہ میں یشاء وَاللہ
نُوْفَضِلُ الْعَظِیْمُ (پیغمبر ﷺ) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا
ہے عطا کر دتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو فضل عظیم والے ہیں۔

ہزاروں ہزار بے شمار لوگوں نے صرف فقر کا ہم ہی سن رکھا ہے۔ اور ان
ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہو گا جس نے فقر تمام کو حاصل کیا ہو گا۔ جس
نے فقر کو دیکھا اور فقر کی لذت کو چکھا ہو گا۔ حدیث۔ لِإِنَّمَاَفَقَرَ
فَهُوَ اللَّهُ جَبْ فَقْرٌ مُكْمِلٌ ہوتا ہے (تو فقیر کے وجود میں) اللہ ہی باقی رہ جاتا
ہے۔

جان لو! کہ فقر کے دو مراتب ہیں۔

ابتدائی (مرتبہ) عاشق کا ہے۔ اور

انتہائی (مرتبہ) معشوق کا ہے

پس عاشق کی ریاضت دیکھنا اور دیدار کرنا ہے۔ (جس میں وہ خیک لکڑی کی
طرح عشق کی آگ میں جلتا) ہے۔ عاشق کے لئے فکر و وظائف مدار کا
(درجہ رکھتے) ہیں۔ عاشق کو نیک و بد طلب و مطالب سے کوئی سروکار نہیں
ہوتا

قب بے قب ہے نفس ہے پُر از ہوا
روح تو بے خبر ہے کس کو کے وحدت خدا
ان تینوں کوچھوڑ دے گر چاہیئے تھوڑ کو فقر
قر ہے توحید کا اسرار جانو سر ببر
قر تو سلطان ہے۔ اس کو کہیں کیسے گدا
پادشہ فقر کی ہے دیکھ لو بر ملک بقاء
اس جگہ نہ ذکر ہے نہ ہی فخر کی کوئی جا
اس جگہ پہنچ کر حاصل ہوئی بعثت خدا
مجھ سے گر پوچھو کہ دیکھا کیا ہے؟
دیدار میں جب آنکھ گم ہے پھر دیکھا کیا ہے
اور فقر کے مراتب معشوق کے مراتب چیز۔ معشوق جو کچھ بھی چاہتا ہے
عاشق اسے دے دیتا ہے۔ بلکہ معشوق کے دل میں جو خیل بھی گزرتا ہے
عاشق کو اس سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ اور عاشق اپنے معشوق کے مطلب نہ کہ
سے ہی پورے کر دیتا ہے۔ عاشق و معشوق میں کیا فرق ہے؟ وَيُحِبُّهُمْ وَ
وَيُحِبُّهُمْ وَهُوَ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ (کی
رمز) کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ پہلی ایک دوسرے سے یکلائلی حاصل کرنا اور غرق
ہونا ہے۔ جو عالم کے دل (کی کتاب) کا ایک در حق ہے۔
فقر کے کتنے ہیں اور آخر فقر کی انتہائی کیا ہے؟

فقر دو قسم کا ہے۔

ایک مخلوق کو پسند کرنے والا فقر
دوم خالق کو پسند کرنے والا (فقر)
چنانچہ فقر کے دو گواہ ہیں۔

ایک گواہ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعظیم۔ ﴿تَعْظِيْثُمُ لَا مُرْلَلِهِ﴾ و سراگواہ
اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر شفقت کرنا ہے۔ ﴿تَحْلِفُو بِاَخْلَاقِ الْمُوَابِيْنَ﴾
آپ میں اللہ تعالیٰ کے اخلاق پیدا کرو۔ کیونکہ اخلاق کو نفسِ اسلام کہا گیا
ہے۔ قوله تعالیٰ۔ انک لعلی خلق عظیم (پ ع) بیک رسول اللہ
خلق عظیم کے مالک ہیں۔ خلق عظیم قلب سیم بحق تسلیم صراط مستقیم کا مرتبہ
ہے۔ لور یہی لوگ انعام یا نعمت علیہم (الفاتحہ ۲۶) کے مصدق ہیں۔

نیز شرح دعوت

جان لو! کہ یہ پانچ خزانے پانچ حرم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش ہے
حاصل ہوتے ہیں۔ ان پانچ حرم کے لوگوں کو اللہ کے خزانجی کرتے ہیں۔ وہ
لامحتاج ہوتے ہیں۔ نہ کسی سے اتنا کرتے ہیں اور نہ کسی سے احتیاج رکھتے
ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حکم حضرت محمد ﷺ کی اجازت سے جس کسی کے
ساتھ اخلاص سے پیش آتے ہیں وہ شخص لامحتاج ہو جاتا ہے۔

اول کامل فقیر

دوم لائل دعوت عالی
سیوم کیمیلا (اکسیر گ)

چہارم جس کے قبضہ و تصرف میں سمجھ پارس ہو

چشم پاؤ شاہ وقت

یہ چاروں فقیر کے سامنے محتاج ہیں۔ اور فقیر ان چاروں پر غالب امر ہے۔
اور یہ مراتب قادری فقیر کے ہیں۔

اکثر تصانیف میں رسم رسم کا ذکر مذکور ہوتا ہے۔ لیکن فقیر (بھروسہ) کی اس
تصانیف کا علم اللہ حتیٰ و قیوم کی حضوری سے مکشف ہوا ہے۔ نہ تو
میں نے اس کتاب کا نکتہ سلوک کسی سے چوری کیا ہے لور نہ ہی میں نے
کسی چور کی طرف دیکھا ہے۔ حق تک پہنچ کر حق ہی سے پوچھا ہے۔ حق ہی
کو اختیار کیا ہے حق کی لذت لقاء کو چھما ہے اور غیر لاسوئی اللہ سے دور بھاگا
ہوں۔

بیت

باعتو کو یہ کافی ہے وہ یادو کے ہرام
ان مراتب کو نہ جانے مو خام
سنو طالب پر یہ فرض عین ہے کہ اول کامل مرشد کی ٹھاش کرے۔ اگرچہ
مشرق تا مغرب تک یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ ملے کرنا پڑے جب کامل
مرشد مل جائے تو اس کی پہچان ان آثار سے کی جاسکتی ہے۔ یہ کہ کامل مرشد
اول طالب صدق کو کیمیا اکسیر سے چاندی سونے کا بے شمار خزانہ بخش رہتا
ہے۔

کامل مرشد کا دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ طالب صدق کو تقویٰ عطا کروتا
ہے۔ حور تصور بہشت بہار کی (طبع سے بچالیتا) ہے۔

(کامل مرشد) کا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ وہ طالب پر التفات کر کے فنا فی اللہ انوار دیدار پوروگار میں غرق کر دتا ہے جو مرشد تین روز میں طالب کو یہ تینوں مراتب بخش دیتا ہے وہ عارف باللہ صاحب نظر ہے۔

شرح دعوت

معلوم ہو، ہائیتے کہ جب کسی شخص کو کوئی دینی یا دنیاوی مشکل پیش آئے یا کوئی دنیاوی مسم درپیش ہو مثلاً "فقیر عاجز مفلس گدا ہو اور وہ مشرق تا مغرب ملک سلیمانی کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہو۔ اور ہفت الکیم کا بادشاہ فقیر ولی اللہ سے عداوت رکھتا ہوا گر (وہ توحید میں کامل) فقیر چاہے تو اسے بادشاہی مرتبہ سے نواز دے سیا (ظالم بادشاہ کو) اس کے بادشاہی درجات سے معزول کر دے اور جو کچھ بھی منصب درجات ہیں وہ (فقیر) کے حکم میں ہوتے ہیں جو اس کی خدمت سے حاصل ہوتے ہیں یہ کلید اللہ توحید کامل فقیر کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

صاحب باطن (فقیر) باطن کی طرف متوجہ ہو کر غیب سے علم غیب حاصل کر لیتا ہے۔ جواب باصواب ہے مشرف ہو جاتا ہے۔ ماضی حال مستقبل سے (آگاہی) حاصل کر لیتا ہے۔ (تجہ باطنی) کی بھی چند اقسام ہیں بعض تو نماز استخارہ (کے عامل ہوتے ہیں) بعض تصور اسم اللہ ذات کے (آنئیہ میں مشاہدہ کر لیتے ہیں) بعض کو مراقبہ میں (دیدار نصیب ہو جاتا) ہے بعض کو (لوح ضمیر میں) لوح حفوظ کا مطالعہ کھل جاتا ہے۔ بعض کو قرب اللہ سے وہم کا (مرتبہ حاصل ہو جاتا) ہے۔ بعض کو عرش سے بلا تجواب باصواب ملنے لگتا

ہے۔ بعض کو انبیاء علیہ السلام اور اولیاء کرام سے پیغام آنے لگتا ہے۔ بعض کو قرآن مجید کی آیات حلاوت کرتے ہوئے اس میں سے آواز آنے لگتی ہے۔ بعض کو رب جلیل کی حضوری سے جمعیت حاصل ہو کر دلیل (قرب رب جلیل) سے آنے لگتی ہے۔ بعض کو وہم وحدت نصیب ہو جاتا ہے بعض کو تصور تصرف (اسم اللہ ذات) سے حضوری مجلس نصیب ہو جاتی ہے۔
بعض کو آنکھ - بعض کو نگاہ - بعض کو عیاں - بعض کو لاہوت الامکان میں غرق ہونے سے (متذکرہ مراتب مل جلتے ہیں)۔ بعض کو روشنی کی قبر پر شوار دعوت پڑھنے سے قوت العلوم حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ ہر ایک علم سے واقف ہو کر اس کے احوال معلوم کر کے اشغال اللہ سے اپنے عمل میں لے آتا ہے۔

ایات

جو نہ جانے اسی راہ وہ خام تر
لوگوں سے جو مانگتا ہے سیم و زر
الجہاں کامل نہیں کرتا کہ ہے وہ صاحب نظر
نفر لا بختج ہو گا سرسر
بہر حق ہے کام کرتا عاجز بیان
ہرگز نہ مارے دم وہ پیش مرشد عیاں
جس جگہ عیاں ہے وہاں بیان کی کیا حاجت ہے۔

بیت

بے نصیبوں کو فقر بخشد نفیب -
 ترب اللہ سے وہ بخشد یا دلادے از جیب ﷺ
 کامل فقیر لور کامل طالب کاظمہ مرتبہ ہر قسم کی توفیق کو حاصل کرنا ہے
 وہ جو کچھ باطن میں دیکھتا ہے - اور جو کچھ وہل اسے حکم ہوتا ہے وہ حضوی
 تحقیق سے ہوتا ہے - وہ ظاہر باطن میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ اسی طریقہ (یعنی
 ظاہری توفیق اور باطنی تحقیق سے دیکھتا) ہے
شرح دعوت کامل فقیر

فقیر کامل کو جو دعوت میں صاحب توجہ حکم اور عامل ہے اس کو نصاب زکوٰۃ ادا
 کرنے سعد و خمس وقت شمار کرنے - بروج و کواکب (ستاروں چہل کی رعایت
 کرنے) دور مدور پڑھنے - بدل قتل کا خیال کرنے - جلالی جملی حیوانات کا پرہیز
 کرنے - غسل اور دو گانہ کی اختیاط کرنے رجعت کمانے - سلب ہونے اور
 آسیب سے (غوف کھانے) روزہ رکھنے - خلوت نشی احتیار کرنے چلد کشی اور
 مجلدہ کرنے کی (کیا ضرورت) ہے - یہ سب وسوس خطرات وہلت خام ناقص
 ہ تمام وجود کے لئے ہوتے ہیں -

بیت

دعوت میں ہوں عالم اور کامل فقیر
 ہر روحلن پر حکم ہوں حاکم امیر
 علم دعوت پڑھنا اور ہر وہل اور آفات میں سلامت اور پاشور رہنا کملوں
 کا ہی کام ہے - اگر کوئی شخص کسی کا سرتیز تکوار سے لکٹ ڈالنے کا (ارادہ

کرے) تو بھی ناقص کو علم دعوت پڑھنے میں دم نہ مارنا چاہیے۔ اگر کوئی
 شخص کسی کو ایک ہزار و نیار زر خالص دے تو بھی ناقص کے لئے بہتری ہے
 کہ وہ دعوت پڑھنے سے انکار کرے - لور ان اشرافوں کو قبول نہ کرے -
 کیا تجھے معلوم ہے کہ شیطان نے تمیں ہزار سل عالم (دعوت) خود پڑھا اور
 تمیں ہزار سل تک فرشتوں کو علم دعوت کی تعلیم دی - لیکن اس کے وجود
 میں علم (دعوت) سے سکر لور انہا کی مستقیم پیدا ہو گئی - (الہائیت سے) کبر (اور
 کبر سے) ریا کاری - عجب (حوص) ہوا کا علم پیدا ہو گیا۔ جس نے اسے خدا
 تعالیٰ کا حکم بن کر بھی سجدہ کرنے سے باز رکھ لے پہنچ معلوم ہوا کہ علم مثل
 فرمان ہے - اور عالم فرمانبدار کو کہتے ہیں - معرفت کا علم محبت اور توحید کا علم
 ہے

ایات

علم اک پیغام ہے جتنا کہا بیان
 اس علم سے کوئی بھی عالم ہوا نہ باعین
 علم ایک بخ ہے یعنی کہ قل و سوال
 کوئی بھی اس علم سے عالم ہوا نہ پوصل
 علم ایک حرف ہے (مطالبہ) سطر و ورق
 کوئی بھی اس علم سے عالم ہوا نہ فی اللہ عز
 معرفت اک نور ہے اور عارف با حضور
 اس جگہ نہ علم نہ ذکر اور نہ عی شعور

علم میں ذکر ہے اذ برائے صرف علم وہی ہے جو کہ ہو عارف صفت علم کی تعلیم مجھ کو از خدا علم بس توحید دیگر سر ہوا علم پرمغور نہ ہو مغور تر علم کو سینہ سے کھپتوں با نظر کافی ہے من العلم عین المیات میرا وسیلہ علم ہے توحیدش بذات قوله تعالیٰ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَحُ الْجَهَنَّمْ وَ كَيْلَالَا۔ (الزلزال ۹-۱۰) کوئی اللہ نہیں ہے۔ اس کی ذات کے سوا پس اسی کو اپناو کیل بناو۔

بیت

امِ اللہ طالب کو لے جائے حضور جس سے وجود سر ببر ہو جائے با ذات نور جاننا چاہیئے کہ جو کامل فقیر قرب اللہ پروردگار سے مشرف ہے اس کو دعوت پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ شب و روز بہت زیادہ دعوت پڑھنے۔ خلوت میں بہت سے چلے کھپنے اور میدان جنگ میں ہزاراں ہزار لشکر سوار پیادہ مست ہاتھی رکھنے اور ان پر نقد جس اور سونے چاندی کے بیشمار خزانے خرچ کرنے سے کامل فقیر کی ایک بار کی ایک توجہ ہی بہتر ہے۔ کیونکہ یہ توجہ قرب اللہ ذات کی کنہ سے کی جاتی ہے۔ جو کوئی کنہ کن کی

تجھے اور کنہ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُمَّ کی توجہ جانتا ہے اس کی توبہ میں روز بروز قیامت تک ترقی ہوتی رہتی ہے۔ جو کبھی نہیں رکتی۔

شرح علم دعوت

ناقص نہ تو بالترتیب دعوت پڑھتے ہیں اور نہ ہی جانتے ہیں۔ جو کوئی با توجہ نفسانی زبان سے علم دعوت پڑھتا ہے۔ یعنی اللہ ذات کا طریقہ ہے۔ جس سے عالم غیب میں جنت کے بعض لشکر اس کے ساتھ ہو جلتے ہیں۔ جو کوئی توجہ تصور اور تصرف کے ساتھ قلب کی زبان سے دعوت پڑھتا ہے۔ اللہ ذات کے گرد اگر دوکل فرشتے کل و جز میمع فرشتے حلقة باندھ کر دعوت پڑھتے ہیں۔ اس قسم کی دعوت ہی باگارہ کبیرا میں قبول ہوتی ہے۔ قوله تعالیٰ ﴿كَلَّا رِبَّكَمْ لَدُعْوَتِي أَشْتَجَبْتُ لَكُمْ﴾ میں تمہارا رب ہوں۔ میرے نام کی دعوت پڑھو میں اسے تمہارے لئے قول کرلوں گا۔

جو کوئی دعوت توجہ۔ تصور۔ تصرف کے ساتھ زبان و روح سے پڑھتا ہے۔ تو جملہ انبیاء و اولیاء اللہ اہل اسلام اہل ایمان کی رو حسین اللہ ذات کے گرد اگر د حلقة باندھ کر اس کی امداد اور رفاقت کے لئے علم دعوت پڑھتے ہیں۔ اس قسم کی دعوت ایک ہی دم اور ایک ہی قدم پر استحباب الدعوة کا درجہ رکھتی ہے۔ اگرچہ چاہے تو ملک سلیمانی کو شرق تا مغرب تک اپنے قبضہ اور عمل میں لا سکتا ہے۔ با توفیق بے شک اس کی تحقیق کر سکتا ہے۔ جو کوئی علم دعوت زبان سر اور اسم اللہ ذات کی کنہ کے تصور سے

پڑھتا ہے۔ بیشک ایسا پڑھنے والا بد نظر اللہ منظور ہو جاتا ہے۔ جس کاظمیور اس کے ظاہر و باطن میں ہو جاتا ہے۔ وہ طرفہ زد میں (ہر قسم کی مہمات کو سرانجام دے لیتا) ہے دعوت کے اس علم کو حضور القرب کہتے ہیں۔ جو کوئی علم دعوت کو زبان نور اور تصور اسم محمد ﷺ نور سے پڑھتا ہے۔ بیشک (حضور پاک ﷺ) کی مبارک مقدس معظم و مکرم روح اور جمیع اصحاب و کبار صغار اور اصحاب بدر رضوان اللہ علیہ الہ دعوت کے گرد بکرو حلقة پاندھ کر آیات قرآن سے اس کی امداد اور رفاقت کے لئے دور مرور علم دعوت پڑھتے ہیں۔ اس قسم کی دعوت اگر ایک بار ہی پڑھی جائے تو قیامت تک اس کا علم (ترقی پذیر رہتا) ہے۔ اور کبھی واپس نہیں ہوتے۔ لسان الفقراء شیف الرحمان۔ فقراء کی زبان سیف الرحمن ہوتی ہے۔ کے بیس مرتب ہیں۔

اگر کسی شخص کے منہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نب وہن ڈال دیں تو (اس کی زبان سیف الرحمن بن جائے گی۔) اور اگر باطن میں کسی شخص نے (بیعت کے لئے) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں میں اپنے ہاتھ ادیئے ہوں (اور آپ نے اسے غوث پاک کے سپرد کیا ہو) تو اسے جملہ دعوتوں کا (تصرف حاصل ہو جاتا ہے) کیوں کہ ان سب دعوتوں کی کلید حضرت شاہ محبی الدین علیہ الرحمۃ کے پاس ہے۔ (اور آپ کی عنایت سے حاصل ہوتی ہے۔

ایيات

دعوت تو بس ایک دم ہے کہ دو دم میں تمام جس کو دو دم حاصل نہیں دعوت میں وہ مرد خام

دعوت ہو تو ایسی ہو جیسے کہ دعوت قبور
دعوت ہو تو ایسی ہو جس سے حاصل ہو حشر
جائیے برگز نہیں یہ سیم و زر
جو بھی طالب سیم و زر وہ مثل خر
ہر علم (دعوت) عمل میں لایا ہوں میں
ہر دعوت کو بے شمار بار آزمایا ہوں میں
کالون کو ہے بیسی عالی مقام
عمل میں ہو اس کے دعوت خاص و عام
جان لو! کہ بعض فقیر خاک کا قصور کرتے ہیں۔ جس سے سرتاقدم ان
کا تمام مجھے مطلق خاک ہو جاتا ہے، وہ خاک بن جلتے ہیں۔ خاک نظر آتے
ہیں۔ اور وہ خاک سے ہی باہر نکل آتے ہیں
بیت

خاکساران جمان کو جهارت سے مت دیکھے
تجھے کیا معلوم کہ اس گرد راہ میں کوئی شسوار ہو
خاکسار فقیر ظاہر میں مردہ باطن میں زندہ جان ہوشیار (اسم اللہ) کی طرف
متوجہ اور مشرف دیدار ہوتے ہیں۔ مُؤْتَوْقِبُ لَنْ تَمُوتُنَّ (ان کا مقام
ہے) لور اَنَا اَوْلَيَا اللَّهِ لَا يَمُوتُنَّ لور اولیاء اللہ مرتے نہیں ان کی
(شان ہوتی) ہے
بعض فقیر اگ کا قصور کرتے ہیں۔ اگ میں آمدورفت کے باعث وہ اگ

ہی بن جاتے ہیں۔

بعض فقیر ہوا کا تصور کرتے ہیں۔ اور ہوا کے ساتھ مل کر ہوا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض فقیر یا کا تصور کرتے ہیں۔ پلی میں غوط لگا کر پلنی ہی بن جاتے ہیں۔ اس قسم کے چاروں تصور اربع عناصر (کے تصور) کے مرتب ہیں۔ جو فقرِ محمری میں یہ معرفت اور توحید سے دور نہیں۔ اللہ بَشَّ مَاسْوَلِ اللہ

بَهْوَش

بیت

قدم بقدم چل کر نبی کے حاضر ہو پیش نبی مُلَكِہ
مرد تو بس وہی ہے جو کہ جے دین پر قوی

شرح علم دعوت

دعوت مثل تمہر (کلماز)۔ دعوت مثل تیغ برہنہ دعوت مثل نیزہ۔ دعوت مثل تپ لرزہ۔ دعوت مثل آتش۔ دعوت مثل بندوق۔ دعوت مثل سنک۔ دعوت مثل مرگ مفاجات۔ دعوت مثل حاکم امیر۔ دعوت تصرف فیض بخش
روشن ضمیر۔ ابیات

کامل ایسی دعوت پڑھے حکم از خدا
کل و جز کو ایک دم میں کر دے فناء
اس قسم کی دعوت پڑھے حکم از خدا
کل و جز عارف ہو جائیں باطن باصفاء صفاء
اس قسم کی دعوت پڑھے حکم از خدا
کل و جز ہو جائے مشرف با لقاء

دعوت کے چار حروف ہیں۔ ”ڈ“ ”ع“ ”و“ ”ٹ“
(حروف) د سے دائیٰ حضوری سے مشاہدہ کرنے والا اللہ القبور کا شسوار ہو۔
(حروف) ع سے عیان یعنی عیان بخش عالم یعنی العالم (میں کامل ہو)
(حروف) و سے واردات الہام نما جواب با صواب ہر ایک آیات (قرآن) سے
حاصل کرنے والا ہو۔

(حروف) ت سے صاحب تصور و صاحب توجہ و صاحب تصرف و صاحب تکرو
صاحب تمثیل و صاحب ترک و صاحب توکل و صاحب توحید صاحب تجدید و
صاحب تقدیر و صاحب شخص محاسبہ لئے اور صاحب توفیق وہی ہے۔ جو دعوت
کی ہر ایک ڈٹ یا کو اپنے عمل میں لا کر اس کے راز سے آگھنی حاصل کر چکا ہو۔
علم دعوت کی خاصیتیں لکھنے کے لئے تو دفتر کے دفتر درکار ہیں۔ لیکن تھوڑا
لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے کی طبیعت میں ملاں پیدا نہ ہو۔
لیکن لا نہایت دعوت جس سے سب مطلب مطالب ایک ساعت میں ہی
حاصل ہو جاتے ہیں۔ (وہ تین قسم کی ہے)

(اول) دعوت نور (دوم) دعوت قبور (سیوم) دعوت بد نظر اللہ
منظور (ان ہر سے طریقوں پر) دعوت تمام اور ختم ہو جاتی ہے۔

جان لووا کہ کامل مرشد ہونا آسان کام نہیں ہے۔ کامل کے مرتب میں کل
و جز کو اپنے تصرف میں لانا۔ مجمعیت حاصل کرنا۔ اور (راہ فقر) کے ہر علم
کو اپنے عمل میں لانا بہت مشکل اور دشوار ہے۔

کامل مرشد وہی ہے۔ جو پانچ گنج بے حساب و بے رنج پانچ علم پانچ درس
(یعنی) تعلیم علم علوم رسم وغیرہ اور (تعلیم) علم علوم جسی و قیوم (ہر دو علوم)

سے، اپنے طالبوں اور شاگردوں کو تمامیت علم حاصل کروادے۔ فیض فضل بخش و عطا سے بہرہ و رکرے۔ ہر ایک علم درس کو عمل میں لا کر اس کا تجربہ کروادے۔ اور توفیق امتحان سے اس کی تحقیق کروادے۔ تاکہ طالب ہر طریق سے اس کو دیکھ بھی لے اور اس تک پہنچ بھی جائے۔

اول سੰجھ مطالعہ درس غنایت لا شکایت۔ میں ہدایت کا سبق دیتا ہے۔ جس درس و علم سے حکمت و حکم حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ عطا غائب ہو جاتا ہے۔ ایسا طالب صدق جان فدا کرنے والا اور عطا کے لائق ہونا چاہیئے۔ ناقص طالب کو (اس راز) سے آگاہ اور محروم کرنا سرا سر خطا ہے۔

دوم سੰجھ علم اور درس۔ (کامل مرشد) طالب صدق کو جس کا درس دیتا ہے وہ ذکر حاصل ہے۔ جس سے ذاکر کامل کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ لازوال ذکر ہے۔ جس میں غفرانے نفس حاصل ہو جاتی ہے۔ مرابط سے آورد بڑ کرنے لگتا ہے۔ (آنے جانے لگتا ہے) اور قرب اللہ سے باوصل ہو کر حضوری مشلیہ کا حاصل ہو جاتا ہے۔

سیوم سੰجھ علم مطالعہ درس تکمیل۔ جس میں دعوت سے حیات اور محنت کی مسخرات کی جاتی ہے۔ (حیات کی مسخرات) سے بادشاہ امراء کو مسخر کیا جاتا ہے۔ حاضرات کی مسخرات سے (ارواح انبیاء اولیاء اللہ اور جملہ موکلات سے ہم مجلس ہوتے ہیں۔ اور ان کی حضوری حاصل کر لیتے ہیں۔ اور دعوت قور کی برکت سے اخلاقی خاص کے ساتھ ہم کو اپنے حکم میں لے آتے ہیں۔ اور ان سے امداد حاصل کر لیتے ہیں۔

چہارم سੰجھ علم مطالعہ درس و رد و فناائف کا ہے۔ (کامل مرشد) اسم اللہ کی برکت سے طالب صدق کو اسم اعظم عطا کر دیتا ہے جس سے وہ و اصل (بالش)

ہو کر جمیعت حاصل کر لیتا ہے۔ لور لا یحتجاج ہو جاتا ہے۔

چشم سੰجھ مطالعہ دیں علم مرشد کا ہے۔ جس سے وہ علم توجہ میں کامل۔ علم تصور میں کامل۔ علم تصرف میں کامل علم معرفت میں کامل۔ علم تھکر میں کامل۔ علم تجہی انوار میں کامل۔ علم غرق مشرف دیدار نفس فناہ اور بقاء روح میں کامل علم توفیق میں کامل اور علم تحقیق میں کامل ہو جاتا ہے۔ پہلے فناہ پھر بقاء آخر میں لہذا نعمیب ہو جاتا ہے۔ پہلے (تصور) انوار بعدہ دیدار (پروردگار) سے مشرف ہو جاتا ہے۔ بالیقین با اعتبار کے سما مراتب ہیں۔ یہ جملہ علوم اور ذات و صفات کے کامل مراتب۔ اسم اللہ ذات کے (تصور) شریعت کی (پہندی) اور قرآن مجید کی (خلافت) سے کمل جاتے اور نظر آتے ہیں۔

ابتداء بھی قرآن مجید میں ہے۔ اور انتہاء بھی قرآن مجید میں ہے۔ یہی برحق ہے۔ جو حق سے ہے اور حق کے ساتھ ہے۔ اسی کو توجیہ مطلق کئے ہیں جو باطل سے بہت دور ہے۔

حدیث۔ **أَتَهَايْتُكُمْ جُنُونٍ إِلَى الْبَلْذَائِتِ** انتہاء ابتداء کی طرف جوں کرنے کو کہتے ہیں۔

نیز مرشد کامل وہی ہے۔ جو تصویر اسم اللہ ذات اور توجہ بالطفی سے نظر کے تبرکات سے طالب کے قلب کو بیدار کر دیتا ہے۔ اور طالب غرق (فی اللہ) ہو کر دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور غیر شرعی باتوں سے استغفار کرنے لگتا ہے۔ یہ باعثیات اور یقینی بات ہے۔

ایات

در میان دیدار کوئی دیوار نہیں ہے
کیسے دیکھے مردہ دل جو پیشار نہیں ہے

دیکھنے والے کو حاصل چشم عین

قدم بوسی اسی کی کرے جملہ جملہ

جو بھی دیکھے وہ چھپا لے خوش را

یہ ابتدائی مرتبہ درویش کا

طالبہ ہت سے حاصل کر توشیق تر

ستلو سے طلاق سمجھے دے تو نہ با سیم و زر

مرشد پر اول فرض میں یہی ہے کہ وہ طالب سے پوچھے کہ اے طالب ان پانچ

خوانوں۔ ان پانچ قسم کے درس اور پانچ قسم کے علوم میں سے تجھے کون سا خزانہ پسند

ہے۔ بیان کرتا کہ تجھ پر عطا بخش اور نصیب کروں۔ طالب (صلقوں) کامل مرشد سے

مطلوب ہی طلب کرتا ہے۔ جسے وہ مرشد سے حاصل کر لیتا ہے۔ پھر طالب کے وجود

میں کوئی انوس پائق نہیں رہتا۔ وہ باعیت لا بحاج ہو جاتا ہے۔

جان لو اکہ نام کے مرشد۔ نان (کھلانے والے) مرشد۔ زبان کے مرشد۔ قسمہ خوان

مرشد لا ف زن اور زبان کے مرشد۔ پریشان مرشد اور حیوان مرشد تو بہت سے ہیں۔ (اس

طرح) احمد طالب بھی بے شمار ہیں (جو ایسے ناقص مرشد کی طلب کرتے ہیں)

اگر مرشد کامل ہے تو اس کا طالب صادق دونوں جان کا بوجھ اٹھانے والا ہوتا ہے۔

اور بے اعتقاد طالب تو اپنی ہی جان کا دشمن ہوتا ہے۔ جو ایک ہزار شیطان سے بد تر

ہے۔ کیونکہ شیطان ایک کا دشمن ہے۔ (جبکہ بے اعتقاد طالب اپنی ذات کا کھلا دشمن

ہے) نافرمان، بے حیاء طالب سے کتابت ہے۔ جو ایک روز کی آشناکی کا ہی لحاظ کرتا

ہے۔

میری نظر میں کلوب اور صدق مرشد اور طالب کو ان مراتب یہ پہچان سکتے

ہیں۔ کامل مرشد کا اول مرتبہ یہ ہے کہ وہ اندر سے ناظر کو (ناکر) کر دیتا ہے۔ یا اسے حاضر کر دیتا ہے۔

کیا وہ نہیں جانتا کہ مرشد کا مرتبہ ابتدائی (کالیقین کرنا) ہے اور طالب کا مرتبہ انتدابی (طلب) ہے۔ اس کی نظر معرفت لقا سے مشرف ہونے پر ہوتی ہے۔ اور جو مرشد کامل ہوتا ہے۔ وہ توجہ اور نظر سے طالب کو انتہاء پر حاضر کر کے اس کے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے۔ ورنہ طالب بیشہ شوق کی آگ میں جلاء ہو کر جذرا رہتا ہے۔ الائش ظار و اشد مِنْ الْمُؤْتَدِ۔ انتظار موت سے بڑھ کر (تکلیف کلاغت ہوتا) ہے۔

طالب انتظار کا حال احوال و حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

اس کا مرتبہ مخدوب کا ہوتا ہے۔ یا

اس کا مرتبہ محبوب کا ہوتا ہے۔

مخدوب طالب جذب میں (محبوب) ہوتا ہے۔ اس کی عاقبت مردود ہوتی ہے۔ اور وہ کسی مطلب کو حاصل نہیں کر سکتا۔

واثابن اور آگھہ ہو جا کہ مرشد کا مرتبہ ابتدائی ہے۔ کہ وہ پہلے روز ابتداء میں اسی اللہعات لا نوال قتل کا سبق دیتا ہے۔ اور طالب علم معرفت قرب حضوری وصال کا طلب کار ہوتا ہے۔

جو مرشد طالب اسم اللہ کی تعلیم دیتا اسی اسم اللہ کے (آئینہ میں) اس کی انتہائی حشرتی ہے۔ اس مرشد کی گروں سے طالب کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مرشد طالب کو ابتدائی سبق اسیم اللہ ذات کی تعلیم دیتا ہے۔ جس سے اسیم اللہ ذات کے حرث کے درمیان سے (دیدار اللہ کی تجلیات) سے طالب کو دیدار (نور اللہ) سے مشرف کر دیتا ہے۔

بیت

طالب بمح سے طلب کر ہر طریق
دیدار مودت حاصل کر ہو کر غیر
طالب ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ اس میں سر اسرار پوشیدہ ہیں۔
چنانچہ نفس کو فداء کر کے روح کو بقاء نصیب ہو جاتی ہے۔ جس سے طالب
بادب، باحیاء فدائی اللہ باغدا ہو جاتا ہے۔

ایمیات

جس کو ہے دیدار سے دائم وصل
جو بھی چاہے کھائے پئے اس پر حلال
مالکِ الملک یعنی عارف فقیر
اس کا حق ہے کل و جزا (خواہ ہو) حاکم امیر
اس کے حلق سے کیسے اترے لقمہ حرام
حلال ہو جائے اس کا ہر لقبہ ہر طعام
نظر کر بر حل احوال عارف خدا
حاصل، اے، کو یہ مراتب از مصطفیٰ ﷺ
گاہ وہ غصب، جذب میں باجلال
گاہ وہ غرق فی اللہ یا جمل
گاہ مملک گاہ حیات اس کو نجات
مردہ کو زندہ رہ دے بالسم ذات
اے طالب اللہ من! اے عالم باللہ من! اے عارف ولی اللہ من!

وَاصْلَ بِهِمْتَ اللَّهَ مِنْ إِلَيْهِ صَاحِبُ تَصْوِيرِ الْمَعْوَذَاتِ بِالْقُوَّنِيَّةِ مِنْ إِلَيْهِ
صَاحِبُ تَعْرِفَ اسْمَ اللَّهِ ذَاتَ بِالْحَقِيقَةِ مِنْ إِلَيْهِ خَاصُ طَرِيقٌ سے اسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ
کی طرف متوجہ ہونے والے سن!

چنانچہ مرتبہ فداء فی اللَّهِ عَوْرَتِهِ فَانِی مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَرْتَبَةُ نَفْسِنِی اُشْعَی
والے (سن) اے ولی اللہ (سن)۔

جب تک کہ طالب سرتاقدم (نور) توحید میں غرق نہ ہو جائے لور قرب
اللہ سے مشلہ تجلیات انوار کر کے دیدار سے مشرف نہ ہو جائے (اس کا
مطلوب حاصل نہیں ہوتا) اس کے سوا وہ جو کچھ بھی دیکھتا ہے وہ باز گرد کے
بے اعتبار مرتب ہیں۔ جو معرفت اللہ توحید سے مطلق توحید (دور) لور تقدیم
محض ہیں۔

توحید کا عالم لا گھوٹ لا مکلن فی اللہ کا سیرانی ہوتا ہے۔ عالم باللہ بے ٹھر
ہو کر (اس کا مشلہ کرتا ہے)۔ الل علم فقیر اللہ سے پڑھتا لور جاتا ہے۔

ایمیات

مرے بے سر ہونا راہ راست خاں راز
اپنے وجود سے من سرخو کی آواز
بعد مرنے کے اگر کم ہو آواز
تقریباً سے عین من لے اب صحیح کی آواز
اس جمل سے اس جمل تک ایک دم
اویاء کے واسطے آہا قدم

ستھنی

حالت کوئین دیکھو بن کر ناگزیر عیان
جو بھی دیکھے اس طرح ہر گز نہیں کرتا یہاں
غلق سے خود کو چھپا لے دور ہو جا لق پوش
عارف کیسے ہوں گے یہ سب خود فروش
دکادر (پیر) طالب کے کام سرانجام دینے کے لئے پریشان رہتے ہیں۔
صاحب عیان، ہمکلی آنکھوں بھتاکھ کرنے والا فقیر جو لا محظوظ لامکان کے مشاہدہ
میں غرق ہوتا ہے (وہی طالبوں کے کام سرانجام دے سکتا ہے)
کتاب (نور الحدیثی) اسرار الوجہ ہے۔ اگر ناقص اس کو پڑھنے کا کامل ہو
جائے گے اگر کامل اس کو پڑھنے گا عامل ہو جائے گے اگر مامل اس کو پڑھنے گا
کمل ہو جائے گے اگر کمل اس کو پڑھنے گا اکمل ہو جائے گے اگر اکمل اس کو
پڑھنے کا جامع مرشد صاحب مجیعت ہو جائے گا اگر جامع (مرشد) اس کو پڑھنے
گا سلطان الوہم فقیر کوئین پر امیر نور الحدیثی ہو جائے گے کہ اس کا مرتبہ کسی
کے وہم و فہم میں نہیں آ سکتے اور نہ ہی اس کی کوئی حد ہے۔ اونہ ہی کوئی
حساب۔ ایسے مرتبے تک اللہ بدعت مردوں کیسے بخخ سکتا ہے
یہ کتاب مجموع انجیعت۔ کل انکید ہے۔ طالب جس قابل طالب میں
اس کو ڈالتا ہے۔ اس کو کھول کر اس کے (خزانوں) کو دیکھ لیتا ہے۔ اور اس
کی منابع کو حاصل کر لیتا ہے۔ طالب پر فرض عین ہے لورا یہ رسول پاک
(علیہم السلام) کی سنت عظیم بھی ہے جو صاحب قلب سلیم، حق تسلیم کو توفیق الہی اور
صراط مستقیم پر چل کر اپنے آپ کو غرق فنا (نَافِي اللَّهِ بِقَاءُ بِاللَّهِ)

۱۹۶

لہ سے ملی تک من کی نظر
ظاہر پہن دیکے لے لیں بصر
اگر کوئی تمام عمر ریافت مجہدہ، خلوت شستی چلہ کشی کرتا رہے ذکر دنگر
مزراقبہ و رد و وظائف تلاوت میں مصروف رہے۔ قائم اللیل صائم الدھر ہو۔
رزق حلال کمانے والا چیز یوں لے لے والا ہو۔ اسی طرح سو سل تک من کی اخفاات رہے
(تو بھی اسے حق حاصل نہ ہو گا) کیونکہ اس کی سب محنت ہم و ہموس کے
لئے ہے۔ جو حقوق خدا میں (اپنی بزرگی کے انتہا کے لئے) اشتمار کا درجہ
رکھتی ہے یہ فریب نفس ہے۔ جس سے اس کو لذت مجیعت اور شریت
حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کا مرتبہ حاصل کرنا اور اپنے تصرف میں لانا آسان
کام ہے۔ لیکن توحید کی آنکھ میں جلتا۔ حضوری مشاہدہ معراج میں غرق ہوتا
نَفَلِ اللَّهِ معرفت نور (میں استقامت اختیار کرنا) کویدار پروردگار کو ایک دم کے
لئے برداشت کرنا نفس کے لئے بہت مشکل اور دشوار ہے۔
شوقيت۔ معرفت حضوری مشاہدہ ساتوں اعضا کو اس طرح پاک کر
وہ تھا کہ طالب کے وجود میں ذرہ بھر نفلی شیطانی خطرات و سواں والہات
و زندگی حادث آفات پریشان ہر گز باقی نہیں رہتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور
اس کا فضل ہے جو کامل مرشد طالب صدق کو پہلے ہی روز نصیب کروادتا
ہے۔ جس سے اس کرم بخش کی آواز۔ قوله تعالیٰ اللَّهُ أَكْثَرُ شَكْرٍ بِرَبِّكُمْ! قَالُوا!
بَلْ لَمْ يَنْأَى رَبِّنَيْ لَكُنْتِ ہے۔ (بِرَبِّكُمْ!)

قولہ تعالیٰ۔ کو اتنا من خاف مقام ریتہ و نہیں نفس عن
الہوی فیاں الجھنہ هی الماؤی (پ ۱۴) اور جس نے اپنے
رب کے مقام (شان) روہیت سے خوف کھلایا تو اس نے اپنے نفس کو جوی
خواہش (ہوائے نسلن) سے روکا۔ پس اس کا ملکہ جنت الملوکی ہے

شرح عین العلم

ہر علم کا مطابعہ محبت معرفت اللہ کے ہلتے اور برائے مشکلہ قرب حضوری نہ
فی اللہ کے لئے کیا جاتا ہے۔ عین العلم کا عالم اگرچہ محدودت میں گناہ ہوتا
ہے۔ بد نظر اللہ دوام منظور ہوتا ہے۔ باطن میں وہ لعل قرب اور فرشتوں
میں ہمور اور مشور ہوتا ہے۔

ہر علم کا مطابعہ بھی اوار غرق فتنی اللہ مشرف وہ اپروردگار کے لئے کیا
جاتا ہے۔ جو کوئی اس علم پر اعتبار نہیں رکھتا کافر لعل زندہ ہے۔ اس علم کا
مطابعہ مجلس ملائقات انبیاء علیہ السلام کے لئے کیا جاتا ہے۔ جو علماء کے نصیب
ہوتا ہے۔ ایسے ہم جو انبیاء کے (علم) کے دارث ہیں۔ نہ کہ ایسے عالم جو
نفس کی ریا کاری اور ہوا کے دارث ہوں۔ کیونکہ ہوا خدا تعالیٰ کی معرفت اور
انبیاء علیہ السلام کی مجلس سے روک دیتی ہے۔ اس علم کا مطابعہ رحمان کے
(احکام) کے موافق اور شیطان کے مخالف ہے۔ اس حرم کے علم کے عالم خدا
تعالیٰ کے دوست۔ نجات کا وسیلہ اور حیات الہی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی
مجلس میں پنچانے کا ذریعہ ہیں۔

جان لو! کہ اس قرآن مجید۔ حدیث تدبی و حدیث نبوی ﷺ کے جملہ علم

لقام (لقاء اللہ) کر کے مشرف حضور اور بد نظر اللہ منظر ہونا ضروری ہے۔
طالب پر یہ بھی لازم ہے کہ اول اپنے نفس کو قتل کر دے تاکہ وہ وجود
میں فرعونی انا خدا کی کادعویٰ نہ کرے طالب پر یہ بھی فرض ہے کہ ہوائے
نسلن (ناپسندیدہ) خواہش کو اپنے پاؤں کے نیچے روٹنڈا لے تاکہ نفس اپنی
ہستی سے نابود ہو جائے۔ طالب کو خود پرستی اور دوسرے ہوا پرستی کی مستی کے
ان دو خداوں کو تصور اسی اللذات کی تکوار سے اپنے وجود میں قتل کر کے
فقر معرفت اللہ میں قدم رکھنا چاہیے۔ ایسے باطن آبد شخص کو جس نے اپنے
نفس کو قتل کر دیا ہو مبارک ہو۔

نسلنہ بیت

قالو تسلیشہ راز کو تو جان لے
و خدا کو قتل کر پہچان لے
قولہ تعالیٰ۔ اَغْرِيَتَ مَنِ اتَّخَذَهُ^{۱۴} هُوہ (پ ۱۴) کیا آپ
نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو عی اپنا معبود بنایا رکھا ہے۔
مشنوی

خود پرستوں کو نہ حاصل ہو خدا
خود پرستوں کا خدا ہے بس ہوا
جان و تن کو کرنا ہو جس نے جدا
نفس کو وہ روک لے بہر خدا

علوم کا مجموعہ حاصل کر علم عین سے ہے۔ علم عین کا پڑھنا فرض عین ہے۔
اور عین کا عالم عین کہتا ہے سنّۃ عین دیکھائیں جاتا ہو رہا ہے تعلق
رکھتا ہے۔ وہ عین کے سواب کچھ بھلازدگی ہے۔ عین حجع "علم عین کا ایک
حرف ہے۔ حضور پاک ﷺ کا (شرف علم) بھی حرف عین (علم) سے ہے۔ اور
دنیا میں مشہدہ قرب اللہ حضوری مسراج عین سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور جو
علم علم عین پڑھتا ہے لا بحتجج ہو جاتا ہے۔ حجتۃ تعالیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
ہے۔ مَنْ تَعْلَمَ مِنْيَ حَرْفًا فَهُوَ مَوْلَأِيْ یا جس نے مجھے ایک
حرف تعلیم کیا وہی میرا مولا ہے۔ یہ حرف عین ہے۔ جو کہ عین عبالت۔
عین ارادت۔ عین اجازت اور عین عنایت ہے ٹھوڑا تخفیف و لام تحریک
بھی یکی ہے۔ اللہ بن ماسوئی اللہ ہوں

جاننا ہائی کہ کامل عارف اذل باوصل ولا خلل ہوتا ہے۔

کامل عارف ابد فتنی اللہ مازمہ تھا الہ الصمد ہوتا ہے۔

کامل عارف دنیودین کل کالدار (ٹھیکیدار) چوں وچوں۔ ہم و ناموس اور
نقشی برے کاموں میں پھنسا ہوتا ہے۔

کامل عارف عقیلی جس کی لگہ حور و قصور کے حصول پر ہوتی ہے۔ وہ
صاحب تقویٰ ہوتا ہے۔ اور طلب بہشت (راحت و آرام) سے اس کے نفس
کو وقتی خوشی محسوس ہوتی ہے۔

کامل عارف نفس فناء۔ روح بقاء دیدار لقاء نہ خدا نہ خدا سے یکدم
جلستہ قرب حضوری سے جدل۔ ہیئت مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ملازم

ہے۔ کامل عارف حکیم و عارف کامل قدم اور عارف کامل صراط المستقیم کے
کی مرتب ہیں۔ وہ مردوں جملہ سے خدا تعالیٰ کی پنہ جاتا ہے اَعُوْذُ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَیٰ کی پنہ شیطان مردود سے جاتا ہوں
تصور اسم اللہ ذات سے مل میں سرتاقدم نور انوار پیدا ہو جاتا ہے اور یہ
کامل تصویر مشرف دیدار کے مرتب ہیں۔ ذکر و غفران و خالق سے
خلوقات رجوع کرتی ہے۔ نفس موتا تارہ ہو جاتا ہے۔ وسوسہ و اہمیت خیال کی
تجھی ہونے لگتی ہے۔ جس سے (شیطانی) مجلس ظاہر ہو جاتی ہے۔ جس کو
احق حضوری وصل جانتے ہیں۔ خبردار ہو جا کل اَنَا بَشِّرٌ سَمْ بِمَا فِيهِ جو
کچھ کسی ہوتی میں ہوتا ہے۔ وہی اس میں سے لکھتا ہے۔ لیے لوگوں کو ان
کے وجود میں شناخت کیجا سکتا ہے۔

جان لواہ کہ ہدایت صاحب غنیمت ولی اللہ صاحب ولا یعنی ولیاء اللہ میں
لا بحتجج غنی (قراء) میں سرفراست۔ فیض و فضل حکیمت اذن سے
سرفراز کوئی پر حاکم امیر اولیٰ الامر۔ مالک الملکی روشن حیر فقیر ہی ہوتا
ہے۔ مطلب یہ کہ فقیر کی نظر میں دنیا کا بودشہ غریب معاشر۔ مغلس، مستحق
گد اگر بے تیعت، کسی حقیقی مانند پریشان ہوتا ہے۔ کیونکہ ہو فقیر قفق تام
رکھتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن کے خرافوں پر تحقیق کی نظر سے ہی تصرف حاصل کر
لیتا ہے۔ اسی کو ولیاء اللہ کہتے ہیں۔ اور ولیاء کل کا مرتبہ رکھنے والا
یَعْتَالُ إِلَيْهِ اللَّمَّا تَعَالَیٰ اللَّهُ تَعَالَیٰ کے سوا کسی سے کوئی احتیاج نہیں رکھتے۔
الحمد للہ۔ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ لوگوں میں سے بہتر و عی

ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے

فرو

فقر لا بحاج ہے جو با خدا
اس کو خطاب بارگہ سے اولیاء
نیز اولیاء فقیر صاحب توفیق کو بھی کہتے ہیں۔ کہ جس نے کوئین کو نظر سے
ٹل کر کے رائی کے دانہ کی طرح اس کی تحقیق کر لی ہو۔ صاحب توفیق اس کو
بھی کہتے ہیں۔ جس نے (باطنی) زندہ وجود کو اختیار کر لیا ہو۔ قوله تعالیٰ۔
وماتوفیقی الْبَالِه

نیز اولیاء فقیر اس کو بھی کہتے ہیں جو تصور اسم اللہ ذات سے ہر وہ جمل
کے ہر ایک درجات کو توجہ تصرف سے رو برو کر لے۔ لور ٹھکر سے تمام کل
و جنہیں وہ عالم کو اپنے سامنے اس کا تماشہ دیکھنے کے لئے حاضر کر سکتا اور ہر
ایک عالم کو فیض بخش کر فضل سے بہرہ دو کرے۔

نیز اس قم کے مرتب والے کو بھی اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ جو اسم اللہ
ذات کے تصور اور توجہ تحقیقات لور ٹھکر طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ
رَسُولُ اللَّهِ کے تصرف سے ہر ایک ارواح انبیاء اولیاء اللہ کو حاضر کر
لے۔ یا یہ کہ اپنے آپ کو انگلی حضوری مجلس میں پہنچا سکے۔ اس کو فقیر اولیاء
الله وقت الحلم سے صاحب طے حقیقتیم بھی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ اسیم اللہ
ذات کے ٹھکر تصرف سے حاضرات کے تصور کے ساتھ جملہ فرشتوں کو حاضر
کر کے ان کو اپنے تصرف میں لا کر ہر ایک فرشتہ موکل سے اپنی قسمت لور

نصیب حاصل کر لے۔ چنانچہ بعض کو فرشتہ موکل علم کیمیاء اکسیر کی ترتیب
اور خاصیت ہاتھ رکھتا ہے۔ جس کو وہ اپنے تجربہ و آذانش سے اپنے عمل میں
لے آتا ہے۔ بعض کو فرشتہ لور موکل اسم احمد کے علم کی تعلیم دے رہا
ہے۔ بعض کو فرشتہ موکل پھرلوں میں پڑے ہوئے سمجھ پارس کی طرف اشارہ
کر رہا ہے۔ یہ اشارہ بھارت کا اشارہ جس سے سمجھ پارس کو لے کر جب وہ
لوہے کے ٹکڑے سے رگڑتا ہے تو وہ مطلق زر سمع ہی جاتا ہے۔ بعض کو
فرشتہ موکل وہ وحی جو جبرائیل علیہ السلام (صورت آیات قرآنی حضور پاک
تلہیم کے قلب پر منجذب اللہ تعالیٰ ہازل فرماتے تھے) قرآن مجید کی ان آیات
کی شان نزول مقام وقت مجلس اس کی تفسیر لور احادیث بیان کر دیتے ہیں۔
لور ابتداء سے انتہاء تک تمام علم جو پیغمبر ان عظام پر ہازل ہوئے (ہیں)
اس علم کی تعلیم دے دیتے ہیں۔ ایسے فقیر کو لا بحاج ولی اللہ کہتے ہیں۔
ولی اللہ فقیر لور ولی اللہ فقیر کی توجہ سے طالب پہلے ہی روز لا بحاج
اور کامل فقیر ہو جاتا ہے۔ اسے نہ توریاضت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور نہ ہی
محبہدہ میں تکلیف اخلاقی کی حاجت۔ اللہ تعالیٰ کے کل و جز خزانے ایک ہفتہ
یا پانچ روز میں نصیب ہو جلتے ہیں۔ یہ کامل قدوری کے مرتب ہیں۔ اگرچہ وہ
محرب کھانا کھائے۔ اپنے جسم پر اطلس کا فیتنی لباس پہنے شیریں شہوت نوش
کرے۔ نظر سے طالبوں کو حضوری کرنے اور کسی شخص سے کوئی حاجت نہ
رکھے۔ یہی کامل قدوری کے ابتداء کے مرتب ہیں۔

شرح ذرع چار منغ و شرح باطن صحیح و شرح راحت روح رنج جس میں

وجود کا ہر یہ ذکر صحابی میں شیع خوان بن جاتا ہے۔ بعض کو مراقبہ کی توفیق سے معراج نصیب ہو جاتا ہے۔ بعض کو مراقبہ سے قرآن مجید کی آیات کے متعلق رہن کی شان نزول تفسیر لور تائیر کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

بعض مراقبہ میں فنا فی اللہ ذات سے حضوری ہو جاتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جس کو حضوری کشف نصیب ہو جاتا ہے۔ اسے شرم آتی ہے کہ وہ علم بیان کے مطالعہ میں (مصروف ہو) اور زبان کھولے۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كُلَّ لِسَانٍ۔ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان قتل کے بیان سے بند ہو گئی۔ کیونکہ وہ ہر وقت حضوری دیدار سے مشرف رہنا پسند کرتا ہے مرشد کے لئے یہ میں فرض ہے کہ وہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز لور لازی طور پر ان مراتب تک پہنچا دے۔

کامل قادری کو یہ توفیق لور قوت بالہی تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔ جس سے نس کا ترکیب ہو کر وہ قید میں آ جاتا ہے۔ تفعیہ تلبی سے وجود میں روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ تجلیہ روح سے معرفت توحید کھل جاتی ہے۔ لور پر کی تجلیات سے فنا فی اللہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (کیا کہ چاروں پرندے سنت ابراہیم پر عمل کر کے فتح کر کے قدرت کللہ سے زندہ ہو گیں)

جو کوئی پہلے اس حرم کی (تجلیات) سے اپنے وجود کو نور لور قرب حضور سے پختہ کر لیتا ہے۔ وہ اس لائق ہے کہ قبور پر دعوت پڑے۔ جب صاحب دعوت عال قبور و کامل حضور لور بد نظر اللہ مخوض پڑھنے کے لئے کسی

صاحب قبر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یا کسی قبر کی نیارت کے لئے روانہ ہوتا ہے ابھی وہ اپنے گھر سے قدم نہیں نکالا کہ روحانی اس کے استقبل کے لئے آگے آ کر اس سے ہم خن ہو جاتا ہے۔ اس کے قبر تک پہنچنے سے پہلے روحانی اس کو دلیل ڈھم، خیال ڈھم سے الام کرتا ہے۔ یا قلب سے جو گوشت کا لکھرا ہے جیا مجذ نور ایمان سے یا بجٹہ شلوٹ جلن سے سماںی حل مستقبل کی حقیقت بیان کرو رہتا ہے۔ ابھی صاحب دعوت قبر پر اس کی نیارت کے لئے نہیں پہنچتا کہ وہ روحانی اس کی دینی و دنیوی بہہت کو سرانجام دے رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قبر پر دعوت پڑھنے کی نیت کرے۔ اور قبر تک جاتے ہوئے راہ میں روحانی استقبل نہ کرے تو معلوم ہونا ہے کہ روحانی جلایت اور غصب میں ہے روحانی اپنے خلوت خانہ قبیلیں ہشیار لور جنگ کے لئے تیار ہے۔ اگر دعوت پڑھنے والا عامل کامل ہے تو جب وہ قبر پر پہنچے تو اسے چاہئے کہ قبر پر گھوڑے کی سواری کی طرح سوار ہو جائے۔ پہلے فاتح پڑھے۔ بعد ازاں اسم اللہ عز و جل کرنے کا ہلکر کرنے ہوئے جس نور کی توفیق بحق مشق سے قبر کے اندر داخل ہو جائے۔ لور اسم اللہ عز و جل کے فبلات سے روحانی (الل دعوت) سے ہم خن ہو جائے گے لور اس کے جو بھی دینی اور دنیوی کام ہیں ان کو سرانجام کر دے گے۔

غیر شرح دعوت قبور

اگر صاحب دعوت عال قبور یہ دیکھے کہ روحانی قبر و جلایت کی وجہ سے الل دعوت کو اپنی قبر کے نزدیک نہیں آئے وہ تو دعوت کے عال کو چاہئے کہ نجس

پلنی اور عمل نجاست سے روحلنی کی قبر کو (پید کر دے) اور روحلنی کو اس کے مرتبہ سے بے مرتبہ تھس کے منصب سے بے منصب، ولایت سے بے ولایت کر دے وہ اس کا غوثی قلبی کاشلتوت کا مرتبہ سب کر لے جس سے روحلنی تائب ہو کر حکم مانے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرنے لگتا ہے۔ بعد ازاں (صاحب دعوت) اسم اللذات کے تصور سے اس کا مرتبہ ولایت اور درجات اس کو ولپیں پیش دیتا ہے۔ (بلکہ اپنے پاس سے) کچھ عطا بھی کر دیتا ہے۔ اس قسم کے لال دعوت کو صاحب دعوت تھے بہمنہ صاحب شجاعت شہسوار اللہ ذو الفقار قائل موزی کفار کتے ہیں۔ جو ہمیشہ مجلس محمدی شہلِ محمد میں خاضر رہتا ہے اور دین پر قوی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ کے عالی مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ تصور اسم اللہ ذات سے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ مقام کشف القلوب اور کشف القبور بھی کمل جاتا ہے۔ لیکن کشف القلوب اور کشف القبور کے علم سے حضوری مراتب حاصل نہیں ہو سکتے۔ الف (اسم اللہ) کے علم سے ہزار ہیام اور علم الف سے ہزار مقام حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور علم الف سے ہی تمام علم ختم ہو جاتے ہیں۔ جو طالب ایک ہی دم میں کشف قلوب، کشف قبور اور مراتب حضور کو جملہ الف (کے علوم) سے طے نہیں کرتا تو وہ اگر عمر بھر (ریاضت و محبدہ) کے پھر سے سرگمرا اتارے تو بھی معرفت فقر کے مرتبہ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي الْأَمْوَالِ فَإِشْتَعَلَتْ وَمِنْ أَهْلِ الْقَبُورِ اگر تم کسی کام کی انجام دی میں حیرت زدہ ہو جاؤ تو الل قبور سے

استدلو کرو۔

اگر مردہ دل بے ہاطن تمام عمر بقرپر پڑھائی کرتا رہے تو بھی ہرگز جواب با صواب حاصل نہ کر سکے گے بلکہ الثار جمعت کھا کر حیرت میں جلا عبرت کا نموشہ بن جائے گا۔

جاننا چاہیئے کہ کچھ کیمیاء۔ کچھ سک پارس۔ کچھ اسم اعظم اور کچھ نظر عظیم میں سے ہر ایک کچھ (خزانہ) اللہ دعوت قبور کو توفیق کی قوت سے حضوری (اللہ قبور) سے تصرف میں آ جاتا ہے مولک لوز روحلنی ان میں سے ہر ایک حاضر کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مولک لوز روحلنی اللہ دعوت کے (فیض و بخش) کا محتاج ہوتا ہے۔ جبکہ دعوت قبور پر منہ والا لا تکلیخ لوز روحلنی حضوری میں رہتا ہے۔ مرشد کے لئے طالب کو پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچانا لازم ہے۔

ابیات

اول مرشد سے طلب کر دنیا درم
تکہ ہو عارف خدا اللہ از کرم
اول مرشد سے طلب کر اسم اعظم
تکہ وجود میں رہے نہ بلق غم
اول مرشد سے طلب کر قدر از قدر
تکہ تمہی نظر سے خاک بھی ہو سیم و زر
اول مرشد سے طلب کر دیدار سنن

بعد ازاں طلب کر راز کرنے
آنکھ ایسی ہو کہ ہو دیدار نہیں
جو بھی ہے دیدار ہے وہ ہے یعنی

شرح وجودیہ

آدمی کے وجود میں چند جسم ہیں۔ جن کی چند قسم ہیں۔ اور ان کے چند اسم ہیں۔ کیونکہ آدمی کا وجود ایک خزانہ (ایک) سمع طسم ہے۔ اس اسم طسم اور جسم کا حصول فنا فی اللہ میں غرق ولی اللہ کو ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ باقرب سجلان۔ بعض کا جسم ہیشہ علم علوم کے مطالعہ اور معرفت (اللہی) کے مطلب مطالب حاصل کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ اور کتب دل حتیٰ و قوم اور اق سے جگی برق انوار رحمت کا دیدار (مشہدہ) کرتا رہتا ہے۔ بعض جسم عقل حکمت انسانی شعور (یعنی عرفان ذاتی) سے مشرف ہوتے ہیں۔ بعض جسم بہاؤت میں جلا مرہ دل مطلق فسلنی ہوتے ہیں۔ بعض جسم خطرات و سوسائی و اہمیت شر شیطانی میں خناس خرطوم کا فکار ہوتے ہیں۔ بعض جسم کھانے پینے شہوت کے غلام ہوتے ہیں۔ وہ احمد گدھے بیل جیسے حیوانات سے بھی بد تر ہوتے ہیں۔ بعض جسم کفر شرک سے بیزار مشرف دیدار ہوتے ہیں۔

شرح محمدی ملہتمہ کے عظیم مرتبہ کو حاصل کرنے والے عارف عیانی ہوتے ہیں۔ بعض جسم اپنی (بری یا اچھی) خصلت کو چھوڑ نہیں سکتے۔ العادۃ لا یُغَرِّدُ إِلَّا بِالْمَوْتِ مَلَكَتِ موت تک ساتھ نہیں چھوڑتی۔ ایسے لوگ نہ ان بچوں کی مثل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک جسم و مجھ و بفت اندام کی

شرح تو بیان کر دی گئی۔ لیکن ہر قسم کے نیک و بد کے حصول کا پہلووا طریقہ تحقیق کا عمل اور حساب ہے جو کوئی چاہتا ہے کہ اسے ہے حساب ہے جاب اور جملہ ثواب ایک ہی ثواب میں حاصل ہو جائیں۔ نور الہمان وجود میں روشن ہو جائے اور بلا حساب کتاب بہشت میں واصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کوئی اختیار کرے۔

خبردار ہو جا کر بعض لوگوں کا جسم دنیا میں اس کے جلال و جمل کا نہونہ ہوتا ہے۔ اللہ نے ماسوی اللہ ہوں

شرح وجودیہ (اختیام کو پہنچی) اے عالم حکیم۔ اے عاذف عاقل۔ اے عالم۔ اے احمد جلال اس حدیث کو بھی مد نظر کرنا چاہیے۔

الحدیث۔ لَا تُنَكِّلْمُ كَلَامَ الْحَكْمَةِ عَنِ الْحِكْمَةِ
حکمت کا کلام جبلوں کے سامنے ہاں نہ کرنا چاہیے۔
ایات

بے سر خدا کو دیکھا پہل روا
ظاہر آنکھیں کیسے دیکھیں گی خدا
وہ آنکھ جو کہ ہے تحقق صفت
اس آنکھ کو حاصل نہیں توحید اقرب معرفت
دیکھنے والا جو واقعہ راز کا
یہ مرتبہ ہے عاشق جبار کا
ایک مجھ سے نو شے آنکھ
پھر ہر ایک مجھ سے نکلنے کے بے شمار

يَمُوتُونَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا کے مراتب ہیں یہ ارادہ وجہ شرف
العلوٰ علم عین العلوب لور کامل الکل کی اجازت کے مراتب ہیں۔ ان
مراتب کو انقل موت بھی کہتے ہیں۔ ان مراتب کو معرفت کی موت حیات
الوصل بھی کہا جاتا ہے۔ ان مراتب کو حیات القرب مشہدہ الانوار مشرف
دیدار کی موت بھی کہتے ہیں۔ الہ نبوت کی موت کے بعد ان کو قبر میں
عذاب ہوتا ہے۔ ان کلوجو خراب ہو جاتا ہے۔ خاک میں مل کر خاک اور بود
سے مل کر بہود ہو جاتا ہے۔ بلکہ الہ لامہوت لا مکان کا وجود اس کے ساتوں
اعضاء قبر کی مٹی میں بھی درست رہتے ہیں۔ کیونکہ تصور اسم اللہ ذات سے
اس کا مجھ پاک ہو جاتا ہے۔ نور قلب میں نور (داخل ہو کر) اسے پاکیزگی
سے (دائی حیات) نصیب ہو جاتی ہے جس سے وہ بیشہ انبیاء ولیاء اللہ کا
حضوری ہوتا ہے۔ اس قسم کی موت کو قرب المبعود کہتے ہیں۔

ولیاء اللہ کی نظر میں بحکم پروردگار موت اور حیات ایک ہو جاتی ہے۔
جس میں وہ کوئین کا تمثیل دیکھتے ہیں۔ بلکہ حیات کی نسبت مملکت میں ان کا
درجہ قرب حق تعالیٰ سے اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ لور ان کو توفیق کی بہت زیادہ قوت
حاصل ہو جاتی ہے۔

الْحَدِيث--- إِنَّ الْأَوْلَىءِ اللَّهُ لَا يُمُوتُونَ بَلْ يَنْقَلِبُونَ مِنَ النَّارِ
إِلَى الدَّلْلَاط

جان لو! کہ ولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسرا جگہ منتقل
ہو جاتے ہیں۔ (التعبار و یقین کے قتل بیسی بات
ہے جو کوئی (تنوی) حیات میں مملکت کے مراتب حاصل کر لیتا ہے وہی واصل

بِاللَّهِ فَقِيرٌ وَرَبِّيْشٌ هُوَ۔ اللَّهُ بِسِ مَوْيَيْلِ اللَّهِ هُوَ

نیز شرح وجودیہ

جس طرح مکان کا شرف اس کے مکین سے ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کا
شرف صاحب دیدار عارف بن جانے میں ہے۔ اے جان عزیزاً جاننا چاہیے کہ
(انسان کے وجود میں اللہ تعالیٰ کا نور ایسی ہے) جیسا کہ پستہ میں مغز۔
ہمہ نوست در مغز و پوست۔ مغز لور پوست میں سب جگہ اسی کا نور
ہے۔ (یہی وحدت المقصود ہے) جس میں وہ اسم اللہ عز وجلہ کی تائیری کثرت
سے قرب حضوری میں باقیت ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ اعتقاد توجہ اخلاص سے
شہزادی سے صاحب تعریف ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ اعتقاد توجہ اخلاص سے
قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے اس کا باطن معمور ہو جاتا ہے۔
یا نماز میں سجدہ ریزی سے اس کا وجود معمور ہو جاتا ہے۔

یا کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کو اس کی بند کے
ساتھ پڑھنے سے وہ شوق میں مسور ہو جاتا ہے۔

یا اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی اسماء کی بالکل مشرق مرقوم سے وہ کوئین پر
امیر الامور ہو جاتا ہے۔

ان میں سے کسی عمل کی قبولت سے جب وہ وصل حاصل کر لیتا ہے۔ تو
جس طرح سائب اپنی کیپلی سے باہر نکل آتا ہے۔ اسی طرح عارف بالله
کے ایک بُشُر سے لاٹھے باہر نکل آتے ہیں۔ چار بُشُر تو نفس کے ہیں۔ نفس
لارہ، نفس ملمر، نفس لومہ، نفس مطمئن۔ اور تین بُشُر قلب کے
ہیں۔ قلب سیم۔ قلب نیب۔ قلب شہید کا جسہ لور دو بُشُر روح کے ظاہر ہو

جلتے ہیں۔ ایک جس روح جلوی کا اور ایک جس روح نباتی کا۔ جب یہ تمام
حشی اللہ جس سے ہم صحبت ہو جاتے ہیں۔ تو غیب الغیب سے ایک جس نور
مشل جگلی انوار برق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس جس کا تم توفیق الہی ہے۔ جو نفسانی
جسموں کو حکم کرتا ہے کہ وہ جس قلب سے بغل گیر ہو جائیں۔ جس سے
قلب مردہ (یعنی معدوم) ہو جاتا ہے اور روح زندہ ہو جاتی ہے۔ پھر روح کے
جس کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ توفیق الہی سے سلطان الفقر کے جس سے بغل گیر
ہو جائے۔ جس سے روح (نور سلطان فقر میں گم ہو کر) جس سر کو زندگی مل
جاتی ہے اور طالب اللہ سر تاقدم اس کے ساتھ اعضاء نور ہو جاتے ہیں۔
اور طالب اللہ ہمیشہ کے لئے حضوری ہو جاتا ہے۔ مرشد کے لئے یہ فرض
عین ہے کہ وہ طالب کو پہلے ہی روز لازمی طور پر اس مقام (حضوری) پر پہنچا

بیت

نفس قلب روح سر سب کچھ گیا
وجہ نوری مل گیاپور وحدت با خدا
جو کوئی ان مراتب کو حاصل کر لیتا ہے اس کے لئے حیات اور حملات
یکسل ہو جاتی ہے۔ اور جو کوئی مرتبہ فقر پر پہنچ گیا اسے حدیث پاک کے
مخابق لِذَّاتَ الْفَقْرِ فَهُوَ اللَّهُجَبُ فقر اختمام پذیر ہو جاتا ہے تو وجود میں
اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے، کام مقام نصیب ہو جاتا ہے۔

اہل نور کا نفس نور۔ (قلب نور) روح نور (سر نور) ان کا ہر عمل نور اور وصال
نور سے وہ حضوری تمام ہوتے ہیں۔ یہ خن کن کے مراتب ہیں۔ لاف زن

اس راہ کی گواہی سے تعلق نہیں رکھتے

شرح کامل عاشق و اکمل جامع معموق اولیاء اللہ فقیر

جان لو اکہ عاشق فقیر کا مرتبہ ابتداء بھی دیدار ہے متوسط بھی دیدار ہے اور اس کا
انتہاء مرتبہ بھی دیدار سے شرف ہوتا ہے۔

آیات

نَحْنُ أَقْرَبُ سَهْ لِنَزِيْكٍ تَرْ

شَرْ رُكْ سَهْ نَزِيْكٍ دَكْبُونْ بَا نَظَرٍ

اسْ جَهَ نَهْ تَرْ مَكْلَهْ نَهْ نَشَلٍ

کُونْ وَ مَكْلَهْ سَهْ بَهْ هَاهِرَ وَ جَلَ

كَرْ كَوْلَهْ بَجَهْ سَهْ كَهْ كَهْ دَكَهَا

طَالِبُونْ كَوْ حَاضِرَ كَرْ دَوْلَهْ بَا خَدَ

قولہ تعالیٰ ﴿كَيْخُنْ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ میں
تماری شہر رُکْ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ یہ فقر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ فقر
کی طالب کو حضرت بی بی رابعہ اور حضرت ہایزینہ کے مراتب حاصل ہو جاتے
ہیں۔ جو فقیر خدا تعالیٰ کا عاشق ہے وہ حضرت محمد مصلحؒ کا معموق ہو جاتا
ہے۔ فقیر جو کچھ بھی کہتا ہے قرآن مجید کی آیات کے مطابق کہتا ہے۔ نہ کہ
نفسی خواہش سے کلام کرتا ہے۔

قولہ تعالیٰ — وَ أَخْبِرُ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ
بِالْعَدْوَةِ وَالْعِيشَتِ يُغْرِيُنَّ وَجْهَهُمْ وَلَا تَعْدُ عَيْنَكَ عَنْهُمْ
ثُرِيَّدُ زِنَنَةَ الْحَيَاةِ الْمُتَنَاثِيَا وَلَا تُطِعِنَ مَنْ أَعْقَلْنَا فُلْبَةَ عَنْهُ

بیانات

لش کو چھوڑ دو اور دکھو خدا
لش ہے تیرا جلب لور دیگر ہے ہوا
چھوڑنے کا لش کو ہو کیسے کام
غرق فی التوحید ہو جا صبح و شام

عاشق کے بارہ میں بھی حدیث قدیم ہے۔ قوله تعالى سَمِّنْ طَلَبِيَّشِ وَجَدِنِيَّ
وَمَنْ وَجَدِرِيَّ عَزَفِيَّشِ وَمَنْ عَزَفِيَّشِ لَجَنِيَّشِ وَمَنْ لَجَنِيَّشِ
عَشْقِيَّشِ وَمَنْ عَشَقِيَّشِ قَتْلَتِهِ وَمَنْ قَتْلَتِهِ فَعَلَيَّ دِيْنُهُ وَأَنَا دِيْنُهُ
الله تعالیٰ نے فرمایا۔ جو میری طلب کرتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے۔ جس نے مجھے پا
لیاں نے میری پہچان کر لی۔ جس نے میری پہچان کر لی اس نے مجھے اپنا محبوب بنا لیا۔
جس نے مجھے اپنا محبوب بنا لیا وہ مجھ پر عاشق ہو گیا۔ جو مجھ پر عاشق ہوتا ہے میں اس کو

ڈکرِ نا اوابیسَ هُو نہ وَ کَانَ لَمْرَهُ قُرُ طَا (پھاٹ ۲۴)

اپنے آپ کو ان لوگوں کا پاندہ کر لجھتے جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اسی کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ لور تمہاری آنکھ ان لوگوں پر نہ شر جائے جو ملادی دنیا کی زینت کے طلب کار ہیں۔ اور نہ ہی ان لوگوں کی راہ چلتے جن کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر کھا ہے۔ اور جو اپنی خواہشات کی ہیروی کرتے ہیں۔ اور جن کی (غفلت اور بد اعمال) حد سے بڑھ گئی ہے۔ عاشق مشوق محبوب رہلنی اور عاشق جانی کو قرب قلب میں دیدا کرنے سے زندگی کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ یہ آیت بھی زندہ قلب (قراء) کے متعلق ہے۔

قوله تعالى — وَادْ قَالِ لِيَرَاهُمْ رَتْ أَرِنِي كَيْفَ تُخْبِي
الْمَوْتَىٰ - قَالَ لَوْلَمْ تُوْءِ مَنْ قَالَ بَلِي وَلِكِنْ لَيَظْمِنْ
قَلْبِي طَقْلَ فَحَدَّلَ زَيْعَةً مِنَ الظَّيْرِ فَجَزَ هُنَيْشَكَ مَمْ اجْعَلْ
عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنْ جُرَاءُ اُمَّةٍ اذْعُمْ يَا تَيْشَكَ سَعْيَاً وَ
أَنْتَلَمْ أَنَ اللَّهُ عَزَّزَ حَكِيمْ (٢٣٤)

جب ابراہیمؑ نے عرض کی میرے رب مجھے دکھا دے تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ ارشاد ہوا کیا تجھے اس پر ایمان نہیں۔ عرض کی (ایمان تو ہے)۔ اطینان قلب چاہتا ہوں حکم ہوا چار پرندے لے کر ان کو (اپنے ساتھ مانوس کر لیجئے) اور ان کو فزع کر کے ان کا گوشت (قیمه کر کے) مختلف پہاڑوں پر رکھ دیجئے۔ پھر ان کو آواز دیجئے۔ وہ دوڑتے ہوئے تمہاری طرف آئیں گے۔ جان لو! کہ اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم ہے۔

مراتب عامل کا بھی مذکور ہے

ابتداء بھی نور آخر نور ہے
قولہ تعالیٰ — نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ وَمَنْ يَشَاءُ
(پھائیغ) یہ نور علی نور کا (مقام نور) ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس
نور کی پرایت حطا کر دیتا ہے۔

شوبی

چاہتا ہے تو غر دیدار خدا
غرن فی التوحید ہو فی اللہ فداء
غرن بھی بس غلط ہے ہو روشن ضمیر
با عین دیدار کر کل فقیر
عشق کا قسمِ حقیقی عاشق مشرف دیدار سے دو گواہ طلب کرتا ہے

ایک گواہ تو اس کا دنیا جیفہ مردار سے بے زار ہوتا ہے اور دوسرا گواہ یہ ہے کہ وہ کفر شرک بدعت سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ جس (عشق) کو یہ دونوں گواہ میسر ہوتے ہیں۔ اس کو (راہ عشق) میں دو مراتب بھی مل جاتے ہیں

ایک ذوق لازوال

دوم شوق با وصل

شوبی

عاشق ہوں لا زوال ہوں۔ اللہ کرم
کیسے چنگیں کے اس جگہ عاشق اللہ نم

قتل کر دتا ہوں۔ جس کو میں قتل کرتا ہوں اس کی نت بھج پر لازم ہو جاتی ہے۔ اور
میری ذات کا (حصول) یہ اس کی نت ہے۔

عاشق چند صفات رکھتے ہیں۔

عاشق نثار مشرف دیدار۔ اس کی نظر میں دنیا و عینی زشت و خوار۔ قوله تعالیٰ

مَارِيَّةُ الْبَصَرِ وَمَا طَغَىٰ (٢٩٣)

دوم عاشق ہوشیار۔

سیوم عاشق دیدار با توجه پرده بدار

چارم عاشق جل فدا بے اختیار

پنجم عاشق بیشه ور انتظار

عاشق کے (مشت) کی قیمت یہی ہے کہ وہ ہوائے نفسی کو قطع کر دے۔
ایپاٹ

۱۰

خواں بہا میرا ہے بس دیدار خدا
نہت میری فقط ہے اس کا لقاء
بے چشم دیکھوں یار کو یہم سخن ہوں بے زبان
عاشقوں کا یہی حال ہے اندر جمل
چلابی گر عشق تو بے سر ہو آ
تا کہ حاصل ہو تجھے وحدت لقاء
سخن با سخن ہے باقی ہم کلام
معرفت توحید ختم شد تمام

حسن کو بھی چھوڑ احسن راز میں
بھر محروم اسرار ہو گا۔ باقین
یہ راہ ثابت قدیم لور (جنت) اعتدلوں سے ملے کی جاتی ہے۔ دوسرے یہ راہ
ذکر نہ کور (کی راہ نہیں) ہے۔ بلکہ قبر تک چنپنے تک جمیعت حضوری کی راہ
ہے۔

قولہ تعالیٰ —— وَ أَتَعْبُدُ زَرَّتِكَ كَمْ حَسِنَ يَا أَرْبَيْكُ الْيَقِيْنُ۔ (۴۷)
اع (اپنے رب کی عبادت کو تاکہ تمہیں یقین کے (درجات) حاصل ہو
جائیں۔

شرح غرق و طے

ایدیات

علمون کی طلب تو ہے کیما
عارفون کی نظر میں ان کا خدا
کیما گر کے دونوں جمل خراب
عارف تو ہیں غرق فی اللہ بے حجاب
زہدوں کا تقویٰ ہے بہر ثواب
ہر کسی کے ہیں مطالب با جواب
عاشقوں کی قوت تو ہے جل کلب
قر فی اللہ مثل عقا بے حساب

نیز شرح طے و طاعت

طالب جو رحمت کی بارش کا پاسا ہے۔ اسے معرفت کے گرے و

نوش کرنے کا ذکر سکھلیا جاتا ہے۔ جس کا پلنی پی کردہ نکدم (سیراب ہو جانا)
ہے۔ کامل مرشد (طالب صدقہ کی) ایک رات دن یا ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا ایک
سال میں یا ہر گھنٹی یا ہر لمحہ یا طرفہ زد میں (ٹھے کے طریقہ سے) (دریائے
توحید دریائے رحمت دریائے کرم کا پلنی پا دئتا) ہے۔ بلکہ (کامل مرشد) تو جان
بلب قبر کنارے پہنچ ہوئے (طالب) کو بھی یقین لور اعتبر کے (مقملات ٹھے)
کروادتا ہے۔

دنیا میں تیری زندگی چند رونہ ہے۔ اور یہ زندگی تجھے بندگی دوام کے لئے
عطای کی گئی ہے۔ اور اس بندگی سے مرو معرفت تمام ہے۔ جس میں روح
نفسی جس کو چھوڑ کر قلب کے بڑ کو (بطور لطیف جسم) اختیار کر لیتی ہے۔
جس سے اپنی کی حیات اور مملات برابر ہو جاتی ہے۔

الحمد لله۔ الْمَوْتُ حِشْرٌ يُؤْصَلُ الْجَبِيبُ إِلَى الْجَبِيبِ۔
موت ایک پل ہے۔ جو حبیب کو حبیب سے ملا دتا ہے۔ چنانچہ یہ وصل کی
نیند ہے۔ جو دہن کی نیند کی مانند (راحت و آرام کا پاہٹ ہوتی) ہے۔ (یہ
موت در حقیقت) نوری وجود کا حضوری مشلبدہ ہے۔

الحمد لله۔ النَّوْمُ حَمْلَ الْمَوْتِ۔ نیند بھی موت کی بن ہے۔ اس قسم
کا ہر طریقہ اور ہر تفہیق صور اسم اللہ ذات سے تحقیق شدہ ہے۔ کامل مرشد
سے طلب صدقہ کو بیشہ کے لئے یادار کا مشلبدہ لور پا اعتبر مجلسِ محمدی ہے
نیسب ہوئی ہے۔ کامل مرشد سے طلب صدقہ کو ظاہر باطن میں اس قسم کی
تفہیق مرجبہ اور قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے جمیعت کل کہتے ہیں۔

اور جمیعت کل اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ مرشد طالب

کو سلت قسم کے علوم عطا نہ کر دے۔ اول علم کیا آسیر جس سے تمام دنیا
اس کی قید و تصرف میں آ جاتی ہے۔ علم کیا آسیر سگ پارس کی تائیر میں
ہے۔ اور علم سگ پارس تائیر علم تفسیر (آیات قرآن) میں ہے۔ اور علم تفسیر
لوح حفظ روشن بھیر کی قید میں ہے۔ اور علم روشن بھیر علم میں العین
ناظر نظری کی قید میں ہے۔ اور عالم ناظر نظری کو نین پر امیر فانی اللہ فقیر کے مراتب
ہیں۔

جو مرشد پہلے ہی روز یہ جملہ علم علوم ان کا مطالعہ معلوم طالب کو تکرار
سے طے نہ کروادے اس کو مرشد کیسے کہ سکتے ہیں۔ وہ تو چار پاپوں سے بھی
بدتر ہے۔ وہ مرشدی راہ سے واقف نہیں۔ ہر علم کا عالم احوال کا واقف
صاحب قرب وصل سعاف لازوال فقر قادری طریقہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر
کوئی دوسرا ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ تو وہ جھوٹا اور لاف زن ہے
مشنوی

طالب صلوٰق مثل عنقاء بت کم
عیسیٰ صفت مرشد اگر ہو کہ دے قم

مرد کا راهبر تو ہے مرد خدا
کیسے ہوں مرشد یہ طالب سر ہوا

شرح مت

ایک مت نفس کی ہستی ہوتی ہے ایک مت قلب کی خدا پرستی (ذکر اللہ

کی ہوتی) ہے۔ ایک مت روح کی ہے جو فضل اللہ ہر کر شرف دیدار ہونے
سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مت روز است کے فیض فضل اللہ (خطاب ائمۃ
بیت اللہ کی خوبیوں کی مت ہوتی ہے۔

بیت

مت چشم مت سے دیکھے لقاء
عالم کو ہے علم میں ہی جانا جائز روا
مت فقیر کو موتی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جسے وہ (بزر توحید میں خواصی
کر کے) حاصل کر لیتا ہے۔

بیت

موتی کو ہم نے پا لیا دیکھیں دوام
یہ (موتی) ہے دیدار اللہ کا تمام
جو اس کی مشاخت نہیں کر سکتا وہی بے عقل ہے۔ جس نے اس کی پہچان
کر لی۔ اس نے حضوری میں اسے پالیا۔ عقل کلی والا (طالب) ذکر مذکور (کی
لئے) میں باحضورہ کر حضوری میں اسے پالیتا ہے

ابیات

فقر کی ہے فقر میں بر دم قدم ہی طے تمام
ایک دم میں طے کریں سارا عام خاص و عام
چشم بینا حاصل کر کے غرق ہو ور اسی حق
حق سے حق کو پالیا تو غالب ہو گا بر جملہ ظلق

احتیاج رکھنا نہیں الجا مجھ کو نہ بس
غرق فی التوحید ہوں فنا فی اللہ بس
اللہ تعالیٰ کا یہ فیض و فضل اور اس کی یہ عطا کامل مرشد سے نصیب
ہوتی ہے۔ جو محبوب (بارگاہ) بنادیتی ہے۔ محبوب کے طالب کی علاقت بے
شک مرود ہو جاتی ہے۔ وہ خلاف شرع ہو جاتا ہے۔ جو کوئی خلاف شرع ہو
جاتا ہے وہ کسی منزل مقام پر نہیں پہنچ سکتا ہو جو کچھ کہتا ہے مخفی لاف
و کذاف ہوتی ہے۔

نیز شرح طے

اسم اللہ ذات (کی طے سے) طالب کے وجود کے ساتھ مردہ اعضاً قلب
قلب زندہ ہو کر نجلت پائیتے ہیں۔ طالب حیات حاصل کر کے زندہ ہو جاتا
ہے۔

بیت

جس کو طے کی طاقت حاصل ہو تمام
دیدار ہو کا اس کو حاصل ہر دوام
جان لووا کہ زبور تورست انگل اور قرآن مجید یہ چار الیمی
کتابیں اور کل مخلوقات جن و انس فرشتے ذات صفات کے تمام
(مقولات) ہر قسم کے طبقات ام المتعذات اور کلہ طیب لآیلہ إلَّا اللہُ
مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ مُتَّقِيُّهُمْ کی طے میں ہیں۔

بیت

طرفہ زد میں کھول دوں ملے کا مقام
ہر مطالب ملے سے ہوں پورے تمام
جان لووا کہ شرح استراق ملے۔ غرق توحید کی چند القسم۔ اس کے چند
ہم۔ اور اس کے چند رسم (طریقے) ہیں۔ چنانچہ غرق توفیق و غرق تحقیق۔ و
غرق طریق و غرق دریائے عیق و غرق نفسیانی شیطانی دنیا۔ خطرات پریشانی
جنونیت زندگی اور غرق فرشتگان طیبر سیر کا دوسرا طریقہ ہے۔ اور غرق مجلس
انسیاء لویاء اللہ روحلی لامکان کا ایک الگ طریقہ ہے۔
بعض کو ظاہر میں (غرق) کی توفیق اور باطن میں تحقیق حاصل ہوتی ہے۔
بعض کو ظاہر میں غرق کی تحقیق اور باطن میں توفیق حاصل ہوتی ہے۔ بعض
ظاہر باطن میں وہم خیال سے (پوتھیق اور الال تحقیق) میں جلتے ہیں۔ وہ اس
راہ کے راہزن ہیں۔

کوئی نہیں پر امیر حاکم امیر کامل فقیر وہی ہے۔ جس کو اسم اللہ ذات کے حروف
کے درمیان سے (شعلہ نور مجہل ہو جائے) اور وہ غرق فنا فی اللہ نور ہو کر
طرفہ زد (آنکھ جھکنے میں) حضوی میں پہنچ کر فنا فی اللہ ہو جائے۔
یا یہ کہ قرب اللہ سے اسم اللہ ذات کو اس طرح ملے کرے کہ فنا فی
اللہ میں ایک دم اور ایک قدم پر غرق ہو جائے۔ کہ اس کے کالوں میں صور
اسرائل کی آواز سنلی دے۔ (وہ قیامت کے تمام احوال دیکھ کر) اسی ایک دم
میں مراقبہ سے باہر آجائے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ تصور سے اسم اللہ ذات
کی طے کا سبق اس طرح پڑھے کہ ایک دم اور ایک قدم پر اس طرح غرق ہو

تعلیٰ کا شاکی ہو جائے اور معرفت اللہ ہدایت سے محروم ہو جائے یا مجلس محمدی ﷺ سے رو ہو کر باہر نکل دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے منکر ہونے پر (بارگاہ اللہ) سے عاق کر دیا جائے یا طالب مرشد کے سامنے مخالفت انتیار کرے یا طالب شب و روز بے قرار بے جھیت ہو جائے یہی شر مقام حیرت عبرت دیوائیگی اور جمالت میں بجلاء رہے یادِ دعوت تکمیر کا علم سے حاصل نہ ہوتا ہو۔ اور علم (کے مطالعہ) سے طبیعت و ملکہ ذہن اور فہم کشیدہ نہ ہو تاہو یادو یہ چاہتا ہو کہ کل و جز تمام تخلوق۔ ہر روحلن (کو اپنے قبضہ و قید میں لے آئے) ذات و صفات کے تمام مقالات و درجات کو تصوراً اسم اللہ کی ذات کی قوت توفیق اور تصرف تحقیق سے اپنے عمل میں آئے۔ یا یہ کہ وہ ظاہر میں تو یہیش ہر خاص و عام سے ہم غن رہے۔ لیکن باطن میں انبیاء اولیاء اللہ سے ہم محل رہے۔

(یا) ذکرِ ذکر کور سے ماںی مستقبل کی حقیقت سے واثق ہو جائے۔ (یا) وہ حاصل تمام ہونا چاہئے۔ (لیکن یہ امرِ محل نظر آتا ہو) (ولن میں سے ہر ایک کا کیا علاج ہے؟

طالب مرید کے لئے اول مرتبہ اکیماء اسکیر اور دعوت تکمیر کا علم حاصل کرنا ہے۔ (جو مرشد) طالب کو عطا کر دیتا ہے جس سے طالب لا یحتاج ہو جاتا ہو غنیمت کے مرتب حاصل کر لیتا ہے۔ پھر وہ غرق فانی اللہ ہو کر مشہدہ معراج (میں مستقر ہو جاتا) ہے۔ طالب اللہ کو ان علوم کی تلقین کرنا کامل مرشد پر فرض ہو جاتا ہے۔

جائے کہ اسے روزِ حشر حساب گاہ ہرگز یاد نہ آئے۔ وہ اپنے وجود کو اسم اللہ ذات فی اللہ میں اس طرح پیٹ لے کہ اللہ تعالیٰ کے (اور کی برکت سے) دنیا میں لور آخرت میں زندہ ہو جائے۔

بیت

اول فناء پھر ہے بقاء آخر لقاء

پہلے دن حاصل کریں یہ مراتب ولیاء فقیر کو اگر قرب (الله) میں توفیق تحقیق سے اس حرم کا استغراق و محیت دائمی طور پر حاصل ہو بھی جائے۔ تب بھی اسے ان مراتب میں ہوشیار اور خبردار رہنا چاہئے کہ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کی فرض نمازِ الہل سنت جماعت طریقہ سے قضاۓ کرے۔ کیونکہ اونچگانہ نماز خدا تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ کی رمضانندی کا ذریعہ ہے۔ جو کوئی نماز دائمی اور نمازو قیمی کو درست رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ اور اسے لازوال مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ راز نماز میں ہے اور نماز راز میں ہے۔ عارف باللہ فقیر کے لئے نماز (ظاہری) اور راز (باطنی) اس کے دو بدل و پر ہیں (جس سے وہ روحلن پرواز کرتا) ہے۔ اللہ بس و ماسوی اللہ بوس

شرح مراقبہ و استغراق

اگر طالب صاحب قلب اور صاحب قرب ہو لیکن کسی (کامل) کے قریب ہذب کے سبب (اپنے مقام و مرتبہ) سے سب ہو جائے۔ یا طالب رجعت کھالے۔ یا طالب نظر فاقہ بھوک کا شکار ہو گیا ہو کہ شب و روز فقر میں اللہ

ایات

طالب طلب مرشد میں ہے راز سخت
 طلب قبر پر ہو سوار بنا کر شہزاد تخت
 میرے عمل میں تخت قبر پر اختیار
 مرشدی اور طالبی بت دشوار
 طالب کو توفیق سے حاصل ہو جائے ہر طریق
 مرشد سے تحقیق ہو جائے غریق
 اگر طالب جان فدا کرنے والا اور طلب مولیٰ میں مغلص ہو تو باہم قدری کو توجہ
 اسم اللہ ذات سے ایسے طالب کو ایک دم (نور اللہ عزیز ار الہی) میں مستقر کر
 دینا (کون سامشکل کام ہے۔)

مشنوی

خوشی سے آ طالب حق حق پند
 دنیا کو دے چھوڑ جو ہے روز چند
 دنیا کی حقیقت جانتا ہوں اس سے منہ موڑ
 دنیا کو بہر خدا مطلق دے چھوڑ
 جان لوا کہ تصیر توفیق ہو تعرف تحقیق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 عصا کی مانند ہیں۔ (جس نے دریائے نیل کو پھاڑ دیا جاؤ گروں کے جلوہ کو
 باطل کر دیا۔ ان کے سانپوں کو ہڑپ کر لیا۔ جس کی ایک ہی ضرب نے پھاڑ
 میں پلنی کے بارہ جنشیے جائی کر دیئے) یا یہ کہ جام (جمشید) کی طرح جمل نما ہے
 جس میں (ماضی مل مستقبل کے احوال معوم ہو جلتے ہیں) یا آئینہ سکندری

ہے (جس میں دنیا جمل کا مشہدہ کر سکتے ہیں۔) یا حضرت ابراہیم صلوات اللہ
 علیہ کے اس گلزار کی مانند ہیں جو آتش (نمود) میں پیدا ہو گیا یا یہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے دم کی طرح ہیں (جس سے عیسیٰ مرسوں کو زندہ کرتے
 ہندھوں کو پینا کوڑھوں کو پذان اللہ شفایخش دیتے) یا یہ حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کی قریانی کی طرح مقبول بارگہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ یا حضرت
 محمد مصطفیٰ ﷺ کے مسراج کی مثل (دیدارِ الہی لور ہم کلائی) سے مشرف ہو
 جلتے ہیں۔ یا حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہر سلیمان (کے تصرف کی طرح۔ ہر
 ہم کی تخلوق اور ہفت اقیم پر) حکمران ہو جلتے ہیں۔ ایات

ستخن بخش کامل مرشدکی عطاۓ
 سبق پڑھ لیتا ہے طالب کیا
 سیماں کو کشہ کرے کم نظر
 طالب کیا ہے بہتر کامل کی نظر
 کیا گر کیے بنخن اللہ ہوں
 جانے والا تو ہے لب بتے بس
 آرزو رکھتا ہے گر حاصل ہو کیلیو
 طالبا طلب کر جو ہے مرشد عارف خدا
 خود عطا کر دے گلبا بخشے کا نصیب
 اس کے لاائق وہ طالب نہیں جو ہے رتیب
 کم حوصلہ کو یہ عطا کرنا خطا
 وسیع حوصلہ رکھنے والا طالب ہو لاائق خدا

سن! اگر تھکنہ ہو شیار ہے تو کالوں سے غفلت کی روئی نکل ڈال۔ اگر عالم ہے تو اعتبار کر لے۔ اگر کامل ہے تو دیکھ لے۔ اور اس بات کو سو بار یاد رکھ لور ہزار بار جلن لے کر حضرت شاہ محبی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قدوری طریقہ راز کا خزانہ بخشنے والا ہے۔ جو ناقصوں کو ریافت کے منج کش طریقوں سے باہر نکل لاتا ہے۔ قدوری طریقہ مثل شمشیر بہمنہ بلکہ اس سے بھی تیز تر ہے۔ جو کوئی حضرت پیر دمکیر رضی اللہ عنہ کے طالب مرید سے دشمنی کرتا ہے۔ اس کا سر اس کی گزدن سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت پیر دمکیر کا طالب مرید صلح ہے یا طالع ہے تو وہ حضرت پیر دمکیر کی آشین (کی پناہ میں ہوتا) ہے۔ اور حضرت پیر دمکیر کا جو مرید لور طالب ان کی آشین میں ہوتا ہے وہ آپ کے فرزند کی مثل ہو جاتا ہے۔ جو کوئی اسے آزار پہنچاتا ہے حضرت پیرا اپنی آشین جماڑ دیتے ہیں جس سے تکلیف پہنچانے والا سلت پشتوں تک خراب ہو جاتا ہے۔

جان لو! کہ جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ محراج کی شب سفر پر روانہ ہوئے تو اثنائے سفر سدرۃ المنیٰ سے بہت آگے حضرت پیر دمکیر نے اپنی گزدن حضور پاک ﷺ کے قدم مبارک کے نیچے رکھ دی۔ تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا (لوئین و آخرین میں سے) ہر ولی اللہ حضرت پیر دمکیر کا مبارک قدم اپنی گزدن پر رکھ لے۔ (پس ہر ولی اللہ کی گزدن پر حضرت پیر دمکیر کا مبارک قدم ضرور ہوتا ہے۔) ہر طریقہ تو خرقہ پوش ہے لیکن قدوری طریقہ محبو سرفت سے اللہ کی توحید کا دریا نوش کرنے والا ہے۔

ہر طریقہ میں سجدگی (اور خلافت ہی کو کافی سمجھا جاتا ہے) جبکہ قدوری طریقہ

میں فنا فی اللہ اور نفس سے آزادی حاصل کی جاتی ہے۔
ہر طریقہ میں (محض) قائم مقام ہو جاتلا حصول منزل خیال کیا جاتا ہے) جبکہ
قدوری طریقہ میں ہدایت معرفت اور فقر تمام حاصل کیا جاتا ہے۔
ہر طریقہ میں جب و دستار (کارروجن) ہے۔ جبکہ قدوری طریقہ میں جمیلت
کے مشہدہ حضوری سے مشرف دیدار ہوتے ہیں۔
ہر طریقہ میں ورد اوارد و تسبیح (کا طریقہ تعلیم کیا جاتا) ہے۔ جبکہ قدوری
طریقہ سے (نور) وحدت میں غرق ہو کر نفس کو (ذموم خواہشات) سے فزع کر
دیا جاتا ہے۔
ہر طریقہ میں طالب مرید کو (محض رسم رسوم) کی تلقید کرنا ہوتی ہے۔
جسکی مثل بل کائنے والے حجام جیسی ہوتی ہے۔ جبکہ قدوری طریقہ میں یعنی
نما توجہ سے توحید مطلق حاصل کی جاتی ہے۔

قطعہ

ہر طریقہ مفلس ہے ہر در پر سول
قدوری صاحب غنایت با وصل
قدوری ہوں حاضر ہوں میں با خدا
طالبوں کو (بیٹک) دکھلوں مصطفیٰ ﷺ
نقیر جو کچھ بھی کہتا ہے حساب کی راہ سے کہتا ہے نہ کہ حد کی راہ سے
حضرت شاہ محبی الدین کا قول بھی (اس بات کا شہد ہے) قُدْمَتِی ہذا
عَلَى رَقْبَتِی وَكُلُّ أَوْلَيَاءِ اللَّهِ میرا قدم تمام ولیاء اللہ کی گزدن پر ہے۔

حضرت پیغمبر ﷺ جب بر اق پر سوار ہو کر مسراج پر روانہ ہوئے تو جراں علیہ السلام آپ کے آگے پاپیاہ جلوہ وار بن کر (سدرة المنظی تک بڑھتے چلے گئے لور وہل جا کر رک گئے) حضور پاک ﷺ عرش سے بہت اوپر مکان اعلیٰ سے گذر کر کوئین لور شش جملت سے باہر نکل کر قرب حق تعالیٰ میں ننانی اللذات اور قاب قوسین پر پہنچے تو اس وقت آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کی حضوری میں خوبصورت ترین نور الهدی صورت فقر کو دیکھا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ فقر کی (نورانی) صورت کس کی ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں معشوق الہی ہے۔ جواب ملا کہ یا محمد ﷺ آپ کو مبارک اور خوش خرم ہو کہ یہ زیارت صورت نقیر مجی الدین شاہ عبدالقلوو کی ہے۔ جو آپ کی آل اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنی الحسینی اولاد (وراجمیلی (سلطات) ہیں جن کا خطاب فقیر ہے۔

الحدیث

الْفَقْرُ فَحْرِيٌّ وَالْفَقْرُ مُشَيْدٌ

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر بمحب سے ہے۔ مجی الدین میرے فقر سے ہے اور میں مجی الدین کا فخر ہوں۔

یہ بھی جان لو! کہ جو کوئی مجی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک آپ کی حیات میں بے وضولیتاً تھا اس کا سر اس کی گردن سے جدا ہو جاتا تھا۔ لوگوں کی یہ آنائش ان مراتب فقر کی وجہ سے تھی جو حضرت مجی الدین کو قرب خدا سے حاصل تھے۔ جن کے بھاری بوجھ کو سرتاقدم ابتداء سے انتہا تک آپ نے اٹھا رکھا تھا۔ جان لے اور آگہ ہو جا کہ لہل تکید ہش جام بل

کائے والے زن مرید پیر و مرشد تو بہت مل جلتے ہیں۔ لیکن مرشد تو قادری ہوتا چاہیے جو ایک ہی نگاہ سے طالب کو حاضر (حضوری) نافر (آل) بنانا کر اس کے مل سے دنیا مدار کی محبت کا (قص) کمرج ڈالے۔

مسراج کی شب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت پیر و دیگر کی روح کو علم (فقر) تعلیم کیا۔ علم حلم کی تلقین کی۔ صرف حضوری شرف عنایت کیا۔ دست بیعت کر کے ان کو متغزو سر بلند فرمایا اپنا قائم مقام (تاب) مقرر کیا۔ اور شاہ عبدالقلوو کا خطاب دیا۔

حضرت پیر و دیگر مادرزادوں کی تھے۔ چونکہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے دست بیعت کی تھی۔ اس لئے اگر کسی نے ظاہر میکی مرشد سے دست بیعت کر دیگی ہو تھیں وہ ابھی طلب میں ہی ہو۔ (ان پر مقصود گونہ پچھا ہو) یا جو مرشد خود ابھی طلب کے ناقص مقام میں پہنچا ہوا ہو۔ حضرت پیر و دیگر ایسے طالب اور مرشد کو توجہ باطنی کے ساتھ مقام طلب سے باہر نکل کر مرشد کے انتہائی مطلب تک پہنچادیتے ہیں۔ دوسرے مرشد تو طالب ہتھتے ہیں جبکہ حضرت پیر و دیگر طالبوں کو مرشدی مرتبہ و منصب حطا کر دیتے ہیں۔ ظاہر میں تو سب لوگ حضرت پیر و دیگر کے طالب اور مرید ہیں لیکن حضرت پیر و دیگر کے باطنی (مقام و مرتبہ) کو کوئی نہیں جانتا۔

الحدیث۔ **الآن گما کاں**۔۔۔ وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ وہ تھا۔ جان لو اکہ قادری طریقہ بدشاہ کی مثل ہے۔ اور دوسرے طریقہ رعیت کی مانند فرمیں بیدار اور اس کے حکم کے تلح ہیں۔ ہر طریقہ میں ریاضت اور سلک سلوک کی طریقت پیشوائے را ہے۔ جبکہ کامل قادری پہلے ہی روز

قرب اللہ میں حضوری انوار سے مشرف دیدار ہو جاتا ہے
مشنوی

شروعی اس فقر سے آگاہ نہیں
نقش بندی کو یہ حاصل راہ نہیں
خواجہ پشتی ریاضت راہ بر
بہر دنیا عز و جاه حاصل نظر
ابتدائے قادری حاصل لقاء

الدھن۔ من سکت عن الكلمة الحق فهم شیطان
آخرش۔ جس نے حق بت کرنے کے (موقعہ) پر خاموشی اختیار کر لی وہ
کوئی شیطان ہے۔

فقیر جو کچھ کہتا ہے از روئے حلب کرتا ہے۔ نہ کہ از روئے حد۔ قادری
فقیر کا مرتبہ لادد۔ لادد ہے جو وہم و فہم میں نہیں سا سکت۔

قدوری طریقہ کا دشن تین حکمت سے خلی نہیں ہوتے۔

لول یہ کہ یا تو وہ راضی خارجی قادری سلسلہ کا دشن ہے۔
دوم یہ کہ یا وہ ناقص کذب لور حاصل ہے۔

سیوم یہ کہ وہ مردود منافق ہے۔

اے جان عزیزاً تجھے اتنی عقل و تمیز تو ہونا چاہیئے کہ جب راہ فقریں قدم
رکھے تو طریقت کی ابتداء و انتہاء (کلاہر) طریقہ لور مرشد کے حق و باطل
ہونے کو ہاتھیں ہو کر تحقیق کرے۔

توافق کی بھی چار اقسام ہیں۔

اول توافق علم۔ (جس سے راہ سلوک و طریقت کی تحقیق کی جاتی ہے)
اس قسم کی توافق مطلق (انسلن) شعور سے حاصل ہوتی ہے۔
دوم توافق تصور اس اللذات کی ہے جو ولی اللہ اللہ حضور کو نصیب ہوتی
ہے۔

سیوم توافق قلبی تصدیق سے حاصل ہوتی ہے۔ جس میں ذکر قلبی سے
انوار ذات میں غرق ہو کر مشرف دیدار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ہم معمور ہو
جاتا ہے۔

چارم توافق وہ ہے۔ جسیں (فتاویٰ) کے تصور سے نفس کو فداء
لور (باقاب اللہ) کے تصرف سے روح کو بقا نصیب ہو جاتی ہے۔ یہ عارف
خدالامرتبہ ہے جو ہیشہ، مد نظر اللہ منظور ہوتا ہے۔ قدری طریقہ میں مرشد
کے لئے فرض یعنی لور لازمی ہے کہ وہ طالب اللہ کو توافق کے ان چاروں
طریقوں کی تلقین کرے۔ جانتا چاہیئے کہ (راہ) طریقت کا ہر طریقہ منحصر
آفات ہیں (جلما) کر دیتا ہے۔ جبکہ قادری طریقہ میں پسلے ہی روز تصور (اس
اللہ) ذات سے فتنی اللہ ہو جاتے ہیں۔

قادری طریقہ مثل آنکب ہے جبکہ دوسرے طریقہ ہے (سلوک) مثل
چراغ ہیں۔ (چراغ راجہ نسبت با آنکب)

بعض شیطانی وسوس (کے اسیں) اور نفلانی خطرات (کے غلام) جاؤں بن
کر (قدوری طریقہ اختیار کر لیتے ہیں)

بعض کسی حیله یا وسیلہ سے قادری (سلسلہ) خلافت حاصل کر لیتے ہیں۔

اس طرح ان کاظماہری مقصود (حصول خلافت کی خواہش) تو پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن باطن میں وہ مروود ہی رہتے ہیں۔ بعض (دنیوی شہرت کی خاطر) کہا کرنے پڑتے ہیں کہ ہمیں ہر طریقہ کی خلافت حاصل ہے (اور ہم ہر طریقہ سلوک میں لوگوں کو بیعت کرنے کے مجاز ہیں) قدری طریقہ (جیسا نور الہدی کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا ہو گا) اتنا عظیم تر ہے۔ کہ قدری کو صد حیاء اور ہزار شرم آتی ہے کہ وہ کسی دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے (جو قدری سلوک کا عامل کال) ہے۔ اور طالب مرید قادری ہے۔ نہ تو وہ کسی دوسرے طریقہ کے (مرشد) سے کوئی اعتماد کرتا ہے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے طریقہ کے (ذکرا ذکار مرابقبہ) کی احتیاج رکھتا ہے۔ (لیکن جو جعل ہے دربد رو حکم کھانا اس کا مقدر ہے)۔

طالب مرید قادری مثل شیر ہے وہ ہرگز لومڑی کا منہ دیکھنا پسند نہیں کرتا طالب مرید قادری مثل شہباز بلند پرواز (عالم) قدس کلاسیرانی ہوتا ہے۔ وہ کبھی گدھ کی ہم شخصی اختیار نہیں کرتا۔ طالب مرید قادری مست اونٹ کی مثل ہے۔ جو کائنے کھاتا ہے لیکن بھاری بوجھ اٹھاتا ہے۔

جو کوئی خاص اعتقد اور اخلاق سے "یاشیع سید عبد القادر جیلانی شیخ اللہ" کہتا ہے۔ اس نام مبارک کی برکت سے (راہ سلوک) کی ابتداء اور انتہا اس پر روشن ہو جاتی ہے۔ معرفت، ہدایت، ولایت اور فقر تمام اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ **وَلِإِذَا أَتَمْتُمُ الْفَقْرَ فَهُوَ اللَّهُ جَبْ فَقْرٌ تَمَامٌ** ہوتا ہے تو اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے کہا (صدق بن جاتا ہے) شاہ عبد القادر محی الدین کے معظم لور کرم نام میں وہ تأشیر ہے جس سے مشہدہ معراج نصیب ہو جاتا ہے۔ جس کسی کو

آپ کا معظم ہم پکارنے سے حضوری مشہدہ معراج کی صرف نصیب ہو جائے اسے ریاضت، چلہ کشی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ ہر طریقہ میں طالب مرید کو ذکر فکر مرابقبہ میں کوشش کرنا ہوتی ہے۔ اور مرشد کے لئے بالٹی توجہ کی کوشش سے (اپنے مرید کو روحلانی مناز ملے کروانے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ قدوری طریقہ میں نہ تو کوشش کی ضرورت ہے نہ کوشش کی حاجت۔ کیونکہ (قدوری مرشد) طالب اللہ کو اسم اللہ کی ذات کے تصور کی تلقین کر کے ایک ہی توجہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

مشتبہ

نہ ہی کوشش نہ ہی کوشش کا ثواب
غرق فی التوحید فی اللہ بے جلب
نفس و روح و ہوا سب کچھ کیا
غرق فی التوحید ہوں دیکھوں خدا
غرق کیا ہے؟ اور توحید کے کتنے ہیں ہیں؟

غرق اور توحید غیر مخلوق ہے۔ جو اسم اللہ ذات سے نظر آتا ہے۔ یہ حق کے مراتب ہیں اور حق کے ساتھ ہیں۔۔۔ جب کوئی تصور اسم اللہ ذات سے (حق) کی حضوری حاصل کر لیتا ہے۔ تو اس کا باطن نور حق سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دھو مغفور ہو جاتا ہے۔ قوله تعالیٰ۔ **لَيَعْفُرَ لِكُلِّ اللَّهِ مَمَّا** **تَقْدِمُ مِنْ ذَكْرِكَ وَمَا تَأْخِذُ أَنْتَ فَعَلَّقَ اللَّهُ تَعَالَى تَهَارَے پَلَے او** کے گناہ بخش دے گل۔ پس اہل مغفور کا وجوہ اسماں اللہ ذات لا زوال کی قیم

آ جاتا ہے۔ جس سے وہ پہنچاں ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصور اسم اللہ
ذات سے صاحب وصل صیغہ اور کبیرہ گناہ سے بھی سلب نہیں ہوتا۔ کیونکہ
اس کی تعلیت اسم اللہ ذات لازوال سے ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو کوئی
سرتاقدم اسم اللہ ذات کے تصرف میں آ جائے اس کا (لوگوں) نور ہو جاتا
ہے۔ (بعد ازاں) جو کوئی علم نور کا سبق پڑھتا ہے (اور اس پر ملومت اختیار
کرتا ہے) اس کا نفس نور۔ قلب نور۔ روح نور۔ سر نور اس کی بینائی نور
شناوی نور لور گویا نور ہو جاتی ہے۔ اس کی قلب نور اس کے افعان نور اعمال
نور۔ احوال نور وصل نور۔ جمل نور ہو جاتا ہے۔ اس کا کھانا پینا نور بن جاتا
ہے۔ اس کی خواب نور ہو جاتی ہے۔ وہ دیدار میں بھی مشرف نور ہوتا ہے۔
اس کا تصور تصرف نور توجہ نور۔ اس کا قرب معرفت نور اس کو نور جمیعت با
ایمان نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہر عضو نور بن جاتا ہے۔ طالب
مرید قادری با ایمان با امن معمور کے پہ ابتدائی مراد ہیں۔ حضرت محبی الدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ **الْمُرِيْدُ لَا يَعْمُوتُ كُلَّا عَلَى إِلَيْهِ اِثْمَانٍ**۔ میرا مرید نہیں مرتا مگر ایمان پر کیونکہ جانکنی کے وقت حضرت شہ
محی الدین کی رفاقت سے بالتعقین کلمہ طیب **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ**
سَرْشُوْلُ اللَّهِ پڑھنے کی توفیق (طالب مرید قادری) کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اور
کلمہ طیب اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

پس نور کیا ہے؟ اور نور کے کہتے ہیں

(صاحب تصور کو) اسم اللہ ذات کے حروف کے درمیان سے نور ظاہر
ہوتا ہے۔ لور یہ انواری دیدار کا وسیلہ ہیں۔ جو شریعت میں ہوشیار ولی اللہ کو

نقیب ہوتے ہیں۔ (ایسے لوگوں کے لئے) دنیا مدار بدودار ظلمت کا درجہ
رکھتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ **اللَّهُ وَلِيُّ الْدِيْنِ اَمْنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلْمَاتِ إِلَى النُّورِ** (پتہ ۴)

اہل ایمان میں سے اللہ تعالیٰ جس کو اپنا ولی ہانتے ہیں اسے ظلمت سے
نکل کر نور میں داخل کر دیتے ہیں۔ طالب مرید قادری لائل نور ولیاء اللہ
بیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری اور بد نظر اللہ منثور ہوتے ہیں۔ جو کوئی
ان مراد پر منبع جاتا ہے وہ قرب اللہ کی قید میں آ جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے
آپ کو خدا تعالیٰ کے پروردگر رہتا ہے۔ اور اپنی ذات کو کبھی بھی درمیان میں
نہیں لاتا جو کوئی قرب اللہ تھی و تھام سے معرفت اور تصوف کے علم علوم کو
نظر انداز کر رہتا ہے۔ وہ تصوف میں وصل کے حل احوال سے بے خبر رہ کر
سیاہ دل اور شرمende ہو جاتا ہے۔ اسے حروف میں نور کی صورت کی (بھی خبر
نہیں ہوتی) وہ حضوری توفیق سے بھی (بے بہرہ) رہتا ہے۔

یہ کلام خن خدا عطاۓ خدا تعالیٰ ہے۔ لور جو کچھ سرا اسرار حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے باعث بلقی رہ گئے تھے۔ آج بھی ان کا ظہور ہو
رہا ہے۔ یہ تصنیف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مجھیات کلابیان) ہے۔ جو باقی
رو گئے تھے جنہیں فقیر باہم نے حضوری علم سے حاصل کیا ہے۔ اس تصنیف
کے مطابع سے سرا اسرار کے منور مجھیات کا علم بالیقین و بالاعتبار ظاہر ہو جاتا
ہے۔ اکثر بزرگان (دین) اور مصنفوں کی کتابیں الہامی ہوتی ہیں۔ لیکن اس فقیر
کی تصنیف قرب اللہ اور حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر کمی

گئی ہے

اس کتب کا مطالعہ کم بخت بد طالع کو نیک طالع بنادتا ہے۔ اس نے اس کتاب کا شباب و روز مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ بن ماعنی اللہ ہوس یہ کتاب نہ تو علم و ارادات پر منی ہے۔ نہ عی ثقی اثبات کی ابتداء کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ ذات کی طرف سے (عطائےِ الہی) ہے۔ جو (ذات) بذات کر دیتی ہے۔ یہ (عی و قیوم) کی طرف سے (درس) حیات ہے جو مردہ دل کو حیات بخش دیتی ہے۔ یہ (محاجب اللہ و سیله) نجات ہے جو نجات عطا کر دیتی ہے۔ یہ قرآن مجید کی نیخ آیات کی طرح (باطل راهوں) کو منسوخ کرنے والی اور (حکم) آیات کو واضح کرنے والی ہے۔ اس (کتاب اور اس کی تعلیمات) کو اس قسم کے اعلیٰ درجات اس لئے حاصل ہیں۔ کیونکہ اس کی ابتداء میں یہ قرب حق تعلیل بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت و سعادت صرف عاشقوں اور واصلوں کو فیض ہوتی ہے۔ بجز اکی
اللہُ فَنَافِی اللہُ کے یہی مراتب ہیں۔

ایات

کوئی گر پوچھے کہ کیا ہے قرب حق
ترک کر جلد خلق لور ہر ملین
جز خدا دیگر نہ دیکھ گر بینا ہے
گر دیکھتا نہیں تو حاسدہ اللہ کینہ ہے
نقیر جو کچھ کہتا ہے حساب کی رو سے کہتا ہے نہ کہ حد کی راہ سے بعض
طریقوں میں بدووار دنیا مردار درم و دیوار بے شمار حاصل ہوتے ہیں بعض

طریقوں میں ریافت سے تقویٰ بہشت گلشن گل بہار (کی امید) ہو جاتی ہے۔
جبکہ قادری طریقہ سے (دنیا میں ہی) معرفت اللہ وہار حاصل ہو جاتا ہے۔
الْحَدیثَنَ لَهُ الْمَوْلَیٰ فَلَهُ الْكُلُّ ۔۔۔ جس کاموںی ہے اسی کا سب
کچھ ہے۔

الْحَدیثَنَ الشَّاِكِهُ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ شَيْطَانُ أَخْرَى
جو کوئی حق بات کرنے سے خاموشی اختیار کر لتا ہے وہ گونا گی شیطان ہے۔
دنیا کا طالب منش ہے۔ عقیقی کا طالب منش ہے۔ مومنی کا طالب ذکر
ہے۔ ہر طریقہ (طالب مرید دنیا کا) بارک اور (خواہش جنت) سے فارغ مرد
نہ کر ہوتا ہے۔

جانا چاہیے کہ معرفت اور توحید تمام میں توجہ سے کل مخلوقات ہر ایک
مخلل مقام کو طے کیا جاتا ہے۔ ہر خاص و عام ہر دو جہاں کو توحید کے ایک حرف
میں طے کر لیتے ہیں۔ راہ معرفت کی انتہا تجدید و تفید ہے۔ معرفت کی انتہاء
توحید تفید ہے (کامل مرشد) ابتداء میں محبت کا سبق بغیر منع بخش رہتا ہے۔ وہ
طلب بے طاعت۔ راز بے ریافت۔ مسئلہ بے حلہ۔ معرفت بے مراقبہ۔
ستخ بے رنج۔ توفیق بے طریق۔ قرب بے قوت۔ آنہ بے نظرناہ۔ ذکر بے
فلک۔ بقاء بے فداء۔ لقاء بے جنا۔ دیدار بے قلب بیدار۔ معراج بے
استدرج۔ بخش رہتا ہے۔ وہ حضوری ہا جنم نور۔ علم ہا حلم۔ حکمت با حکم۔ دم
بے غم۔ وجود ہا کرم۔ پاس بالغافل۔ صدق با تصدیق۔ اقرار با صدق۔ ترک
با توکل۔ رحمت با روح۔ زندگی با قلب۔ تصفیہ نظر ہا چشم عیان۔ تزکیہ بالغ
لامارہ۔ سر ہا اسرار۔ مجلس ہا اعتبار۔ یقین ہا بیدار۔ جمیعت پا تحل۔ وحدت پوشنل

- وصل لازوال۔ قل باحوال۔ تصرف بالصور وتجه۔ **تکروغز** بالمشبه
حضور۔ کشف و کلامات بالل قبور۔ حیات بامات۔ سیری باگر گل۔ عنايت
باعنایت۔ ہدایت بانایت۔ لوب باحیاء۔ ربضاء باقضماء وصل با اصل۔ توفیق با
علم و حق کے جملہ مراتب قرب خدا اور مجلس محمدی ملیکہ سے بخش دیتا ہے۔ یہ
سب مراتب بھی مبتدی قادری کے ہیں۔ ان پر غور نہ کرنا چاہیے۔ فقر کی
راہ اس سے بہت آگے ہے۔

چنانچہ فقر (نفر) محمدی ملیکہ جس کا فیض فضل قادری (طالب مرید) کو عطا کرتا
ہوں وہ بیان کرتا ہوں۔ اے طالب جان فدا سن لے لوراے مرشد فیض فقر
نما تو بھی سن لے اکثر کہا جاتا ہے کہ فقر کی انتہا ایک توجہ ہے دوسرے
رضل (ان ہردو مقلات) کے حصول پر بھی مغور نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ اس سے
بھی آگے بڑھنا چاہیے۔

آخر فقر کیا ہے؟

فقر کے چار مراتب ہیں۔

اول یہ کہ تصور اسم اللذات سے وہ ہیشہ (نور ذات) میں غرق رہے۔ اور
کوئین ہردو جمل اس کے قدموں کے نیچے ہوں۔ لور جملہ فرشتے غلاموں کی
مانند اس کے حکم کے تابع ہوں۔ یہ بھی فقر تمام ہے۔ لیکن فقر خام ہے۔
اس پر مغور نہ ہونا چاہیے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنا چاہیے۔

دوم یہ کہ (فقیر) پر بھی یہ فرض میں اور لازم ہے کہ عرش تاخت اشری
نظر سے طے کرے۔ اور نظر سے ہی لال قبور کو زندہ کر کے (قلب و روح) کی
زندگی بخش دے۔ لوح محفوظ کا ہیشہ مطلاعہ کر کے لوگوں کو ان کی قست

نیک و بد بتاتا ہے۔ پانچوں وقت کی نماز حرم طیبہ میں حاضر ہو کر او اکرے
حلال کھائے لور حرام کو ترک کر دے۔ یہ بھی فقر تمام ہے لیکن فقر خام ہے۔
اس پر بھی مغور نہیں ہونا چاہیے بلکہ لور آگے بڑھنا چاہیے۔
یہ سب ہمتوی مراتب ہیں اور محتاج کے (درجہ میں ہیں) جبکہ فقیر
لائتحاج ہوتا ہے۔ لور لائتحاج لے کتے ہیں جس نے سات خزانے لور سات
تم کے معراج کا مشبہ حاصل کرایا ہو۔

الحادیث: **الْفَقِيرُ لَا يُحْتَاجُ إِلَّا إِلَيْهِ اللَّهِ**۔ فقر لائتحاج ہوتا ہے (ہر ایک
سے) سوائے اللہ کی ذات کے۔

وَسَاتْ خِزَانَةَ حِسْبِ ذِيلِ سَاتِ تَمَّ كَمَ كَمَ كَمَ كَمَ كَمَ

اول معراج علم۔ دوم معراج علم۔ سوم معراج محبت۔ چہارم معراج
معرفت۔ پنجم معراج مشبہ حضور۔ ششم معراج ہم بھل سمجحت انبیاء و اولیاء
الله ہشم معراج فقر۔ فقر کے یہ مراتب اللہ عنہ لذائتم **الْفَقِيرُ قَهُّولُ اللَّهِ**
جب فقر تمام ہوتا ہے (تو فقیر کے وجود میں) اللہ ہی وہ جاتا ہے۔ کے مطابق
حاصل ہو جاتے ہیں۔ فقر تمام کو پہنچے ہوئے فقیر کی شناخت اس طرح کر سکتے
ہیں۔ کہ ایسے فقیر کی تلقین سے بھی (طالب مرید) پہلے ہی روز تامیت فقر
کے مرتبہ پہنچ کر کوئین پر امیر ہو جاتا ہے۔ اس تم کا فقر اور فقیر قادری
طریقہ میں ہی ہو سکتا ہے۔ قلوری طریقہ کو کسی دوسرے طریقہ والا سلب نہیں
کر سکتا کیونکہ طالب مرید قادری سب طریقوں پر غالب ہوتا ہے۔ قادری
طریقہ اور قادری فخر خدا تعالیٰ کے امر میں سے ایک غالب امر ہے۔ قوله تعالیٰ

-- وَاللَّهُ عَالِيٌّ عَلَىٰ أَمْرِهِ -- اللَّهُ تَعَالَىٰ اپنے امر پر غالب
ہے۔ (پ ۳۴)

من لا کر قدری کو (سگ) پارس کے سات خزانے حاصل کرنا ہوتے
ہیں۔ جو کوئی انہیں حاصل کر لیتا ہے اسے مرتبہ فقر میں غنی فقیر کہتے ہیں۔ وہ
لا بحتجاج ہوتا ہے۔ جو نبی ﷺ کی مجلس کا حضوری ہوتا ہے۔ جو فقیر اس صفت
سے موصوف نہ ہو وہ اہل شکایت بن جاتا ہے۔ وہ روٹی کی طلب میں زبان
کھوتا ہے۔ اور اپنی قسم پر نہ تو شاکر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی (انہا رزق)
منجذب اللہ ہونے پر (یقین) رکھتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کو اہل شقی کہتے ہیں۔

شرح کامل عامل مکمل

نور الہدی و معشوق خدا جامع عاشق محمد مصطفیٰ تھبیط

کامل کل کے بھی جملہ مراتب ہیں۔ کہ اسے کامل مکمل۔ اکمل
جامع۔ نور الہدی۔ عاشق و معشوق کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کو
کامل کل اہل توحید کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی نظر اور توجہ مل کلید ہوتی ہے۔
وہ اس چلپی کو جس مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی تالے میں لگاتا
ہے۔ اسے کھول کر دکھاتا ہے۔

کامل بھی کئی قسم کے ہیں۔ بعض اہل تقدیم۔ بعض اہل توحید۔ بعض خلق
پسند اہل زنداق۔ بعض کامل خالق پسند ہوتے ہیں۔ اسی طرح کامل بھی بت
سے ہیں۔ اور بتا چھوٹوں کو کامل کہنے والے لوگ بھی بت سے ہیں۔

در اصل کامل تین ہی قسم کے ہیں۔

کامل حیات اہل نسلانی

کامل ممات اہل روحانی

کامل ذات صاحب قرب رہلن۔ جیسا کہ سلطان عبد القادر جیلانی فنس
سرہ العزیز (کامل ذات) ہیں۔

پس کامل حیات۔ کامل ممات اور کامل ذات کس کو کہتے ہیں۔؟ کامل حیات
اس کو کہتے ہیں جو اپنی ظاہری زندگی میں اپنی طالبوں اور مریدوں کو تلقین کر
کے فیض یاب کر دیتے ہیں۔ اور اس کے ہر مطلب تک پہنچادیتے ہیں۔ ایسے
کامل کو توجہ توفیق میں (کامل) کہتے ہیں۔

کامل ممات اس کو کہتے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں تو کسی کو طالب نہیں نہ کرے
لیکن جب وہ فوت ہو کر عالم ممات میں چلا جائے تو لوگوں کو خواب میں طالب
مرید کر کے فیض سے بہرہ ور کر دے۔ اور (باطن میں) جو کچھ بھی اپنے طالب
مریدوں سے کہے ظاہر میں ان کو وہ مطلب حاصل ہو جائے۔ ایسے (کامل) کو
کامل تصدیق کہتے ہیں۔

کامل ذات وہ (فقیر ہوتا) ہے جس کیلئے حیات و ممات ایک ہے۔ جس کے
لئے ظاہر باطن اور باطن ظاہر ایک ہو۔ وہ اپنے طالبوں اور مریدوں کو ہر قسم
کے درجات سے بہرہ ور کر دے۔ ہر قسم کے مطلب و مصوب ہر غوب
القلوب تک پہنچادے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَ لَا تَقُولُوا إِلَيْنَا مُتُّبِعِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

امواتُ بَلَّ أَحْيَاءٌ وَلِكُنَّ لَا شُعُرُونَ (پتہ تیسرا)

اور جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں۔ ان کو مردہ مت کوبکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تمیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔ اس قسم کے کامل قتل نفس ہوتے ہیں۔ نفس کے قتل کی شادت اور تحقیق ان کے (زندہ) قلب ہونے سے ملتی ہے۔ وہ شہید اکبر روح اور شہید اکبر سرفیقر صاحب اسرار ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ مشاہدہ دیدار میں غرق ہوتے ہیں۔ اس قسم کے کامل فقیر کو اگر کوئی طالب مرید بالخلاص یا دوست آشنا اعتقاد خاص سے یاد کرتا ہے تو وہ اسی وقت روحانی توفیق سے جوشہ نفس یا جوشہ قلب یا جوشہ روح یا جوشہ سریا جنم نور سے حاضر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی کامل (ذات) کا نام لیتا ہے۔ بے شک وہ حاضر ہو جاتا ہے۔ بلکہ طالب مرید سے ہم سخن ہو جاتا ہے۔ وہم یا دلیل یا انہام یا خیال یا آواز یا خوشبو سے اپنی (آدمی اطلاع) دے دیتا ہے۔ یا تبعیج کا شتم دیتا ہے۔ یا اپنے جمل (باکمل) کا دیدار کروادیتا ہے۔ لیکن دیکھنے والا بھی صاحب معرفت ترب و وصل کا مرتبہ رکھنے والا ہونا چاہیے۔ اگر مرشد ظاہر باطن اور باطن ظاہر میں (وقت) نہ رکھتا ہو اور اس صفت سے موصوف نہ ہو۔ اس کا وجود عظیم ظاہرنہ ہو اور وہ ظاہر میں (طالبوں) سے ہم سخن نہ ہو سکتا ہو۔ تو ایسا زن سیرت اور منٹھ صورت (کامل) مرشد کیسے ہو سکتا ہے۔؟ کیونکہ وہ مردہ دل چارپائیوں (حیوانوں) سے بدتر نفس کا قیدی اور ظالم ہے۔ مرشد اور پیر ہوناظاً طالب اور مرید ہونا آسان کام نہیں۔ بلکہ سراسرار کا مشاہدہ ہے۔ اس قسم کا کامل فقیر تمام ہوتا ہے۔ جس کے لئے حیات اور محنت برابر ہو جاتی

ہے۔ وہ نور معرفت اللہ سے آب حیات کا جام پی لیتا ہے۔ ایسا فقیر ہی ہل فقیر ہے۔ جو فقر کے لئے تمام ہے۔

الْحِدْثُ—إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ

تمامیت نہ لازماً زوال ہے۔ جو کسی قسم کے گناہ سے بھی سلب نہیں ہوتی۔ وہ بہ نظر اللہ (منظور) بارگاہ ہوتا ہے۔ لَا تَحْفَظْ وَلَا تَخْرُّجْ تمامیت فقر و کاملیت فقر و معرفت و قرب حضوری فقر و مشاہدہ انوار دیدار فقر طریقہ قادری میں ہی ہے۔ اگر کوئی دوسرا "یہا" دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن جھوٹا مردہ دل اعلیٰ حجاب ہے۔ لیکن مثل آفات روشن اور فیض بخش کامل قادری بھی جہان میں (مثل عنقا) کیا ہے۔ کامل قادری کو اس بات سے شاخت کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے طالب مرید کو ظاہر میں تلقین ارشاد نہیں کرتا بلکہ توجہ باطنی

یا حاضرات اسم اللہ عز و جل

یا کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کی تُہہ سے مجلس محمدی ﷺ میں داخل کر کے حضور پاک ﷺ سے اس کو تعلیم تلقین۔ ہدایت ولایت کا منصب اور حکم اجازت سے سرافرازی عطا کر دیتا ہے۔ اور طالب کو خدا و رسول ﷺ کے سپرد کر کے خود کو درمیان سے نکل لیتا ہے۔ قوله تعالیٰ۔ وَأَفْوَضْ أَمْرِنِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِصَيْرَتِ بِالْعَبَادِ (پ ۲۳۴)

کامل قادری جو باطنی طریقہ سے حضوری مجلس ﷺ میں پہنچا نہیں سکتا اور

شرح دعوت

انتہائی دعوت وہ ہے کہ جس کے پڑھنے سے عرش و کرسی لوح و قلم۔ کعبتہ اللہ و حضرت مدینہ از ماہ تامہنی جنپش میں آ جاتے ہیں۔ گویا کہ بود سے نابود ہو گئے۔ گویا کہ قیامت قائم ہو گئی۔ حشرگاہ کی مثل اخبارہ ہزار عالم جیرت عبرت کھا جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ صاحب دعوت اس دعوت سے فارغ نہیں ہوتا کہ (اس کی جملہ مسلمات انجام پذیر) ہو جاتی ہیں۔ اس دعوت پڑھنے والے کو (مندرجہ ذیل امور) مدد نظر رکھنا چاہیے۔

- قبر (پر دعوت حسب دستور پڑھی) جائے۔

- آن۔ قرآن مجید پڑھا جائے۔

- iii۔ صاحب (دعوت) قرب (الله) سے دعوت پڑھنا جانتا ہو

- iv۔ (صاحب دعوت) کا قلب قلب زندہ ہو

لیں دعوت پڑھنے والے کو یہ مراتب (حاصل) ہوتے ہیں۔ کہ وہ دائرہ دل میں (زندہ) دم کے ساتھ ذکر (اسم ذات یا ذکر کلمہ طیب) سے شروع کرتا ہے۔ جس سے ذاکر کو ہمیشہ فرحت روح نصیب ہوتی ہے۔ جس سے وہ بے غم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے (دعوت پڑھنے والے) ذاکر اس جہل میں بہت کمیاب ہیں۔

بیت

سارا عالم ایک دم ہے کرے دم در دم فنا
زندہ اس سے ہو گا ذاکر با خدا

اس قسم کی قیف نہیں رکھتا اور محمد رسول اللہ ﷺ سے فیض نہیں دلا سکتا ہو شخص قادری طریقہ کے کاملوں کی راہ سے واقف نہیں۔ اور قادری کو جو حقیقی قرب حاصل ہوتا ہے اس سے آگاہ نہیں۔ کامل سے تلقین لینا ہی مقصود حقیقی ہے۔ ورنہ ناقص سے تلقین لینا تو طالب کے لئے حرام ہے۔

بیت

میں ہوں قادری کامل ہوں قرب از کرم
 قادری کی دشن ہے دنیا درم
 مطلب یہ کہ قادری طریقہ میں قدرت و قرب و توفیق و جمیعت بالتحقیق
 الرحمن (کی رحمت) شریعت کی (پیروی) کی برکت قرآن مجید کی تقدیر با
 تائیں نص حدیث (کی راہ سے) روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے۔ کہ دنیا کو
 جمع کرنا اور اس سے جمیعت حاصل کرنا فرعونی خصلت اور متاع شیطان ہے۔
 جو کوئی یہ کہتا ہے کہ دین و دنیا دونوں مجھ پر عطا و بخشش ہیں۔ یہ سب شیطانی
 حیله اور نفسانی خواہشات (کی کثرت) کی وجہ سے ہے۔

قادری کے لئے لازم ہے کہ اول تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے
 آئے۔ چنانچہ جس طرح اپنے (تصرف میں) لائے اسی طرح اسے چھوڑ
 دے۔ (اور یہ بھی یاد رکھے) کہ دنیا کو اپنے تصرف میں لانے کا عمل صرف اس
 لئے ہے کہ دنیا سے اس کا دل سرد ہو جائے اور بعد ازاں اسے دنیا کبھی یاد نہ
 آئے۔

مصعب۔ دنیا ہے ملی نہیں دیتا ہے پار سائی کافریب

الْحَسْنَةُ— ذِكْرُ اللَّوْفَرِ صُونَتْ بِقَبْلِ كُلِّ فَرْضٍ— اللَّهُ تَعَالَى كَا ذَكْرُ سَبْ
فَرْضٍ سَمِّيَّ بِسَلَافَرْضٍ هُوَ— لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
أَبِيَاتٌ

ہر حرف کلمہ سے حاصل ذکر شہزاد
ہر حرف سے حاصل ہو وحدت نگار
ذکر کرو دیتا ہے دیدار خدا
دیدار نہ ہو تو ذکر کسیے روا
ذکر حق تو نور ہے اور بے آواز
ایسا ذکر کرتے ہیں عاشق جانباز
غرق فی اللہ غرق سے دیدار ہو
ذکر کی نظر بر دیدار ہو

قولہ تعالیٰ— مَنْ كَانَ فِيْ كَهْدَهُ أَعْمَى فَهُوَ فِيْ الْآخِرَةِ أَعْمَى
قولہ تعالیٰ— وَأَذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ (پ ۵۶) اپنے رب کا ذکر
اپنے آپ کو بھول کر (استغراق فی اللہ میں) کیا کرو۔

ایسا ذکر پسلے تو ذکر کو حضوری مشاہدہ میں لے جاتا ہے۔ بعد ازاں ذکر
اپنے جو شکو بھول کر (نور اللہ) میں غرق ہو جاتا ہے۔

أَبِيَاتٌ

ذکر با نور ہے جو لے جائے حضور
کس طرح ذکر بنیں اہل الغرور

ذکر تو اک ذوق ہے بن لازوال
ذکر کوں کو ذکر کر دے با وصال
ذکر با موت ہے یعنی موت معرفت
مردہ کو زندہ کرنے عینی صفت
ذکر جس اور روکنوم سر ہوا
کیسے ذکر ہو سکیں یہ بے حیاء
ذکر با عین ہے ذکر با عین
ذکر کوں کی موت ہے بن لامکان
ذکر جس کو جانتا ہے ہرگز نہیں ذکر
دیدار اللہ کے بغیر کوئی نہیں ذکر
قولہ تعالیٰ— مَنْ كَانَ فِيْ كَهْدَهُ أَعْمَى فَهُوَ فِيْ الْآخِرَةِ أَعْمَى
جو اس جگہ اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہے۔ (پ ۵۶)

أَبِيَاتٌ

ذکر کوں کا چڑہ تو ہے خوب تر
کس طرح ہوں گے یہ ذکر گھوڑ
آنکھیں بند کرنا رسم ہے اندھوں کا
مجھ کو چڑہ نظر آئے از وحدت لقاء
دیکھتا ہے جو وہی ہے قادری
کامل و عالم بود حاضر نبی ملکهم

اور اس کو (رقم) مرقوم کرنے سے کل و جزا معلوم ہو جاتے ہیں۔ وجود میں موجود ظسلمات کے معما کو صاحب معما ہیں کھول سکتا ہے۔ یہ محبت۔ معرفت۔ اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی شیعیم میں داخل ہونے کی کلید ہے۔ جو کوئی باتفق مرشد کامل یا طالب (مولیٰ) ہے تو وہ اس سی حرفی کی حاضرات سے حق و باطل کی تحقیق کر سکتا ہے۔ باقین اس (سی حرفی) کا ہر ایک دائرہ روشن آئینہ کی ماہنده ہے۔ جس میں قرب خدا جل و علی شلنہ و عز اسمہ کی معرفت سے (تجھیات نور ذات) کی رونمائی ہو جاتی ہے۔ وہ دائرة یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

جس کو حاصل ہے ذکر با توفیق حق
پاؤں اس کے چوئے گی جملہ خلق
با حضوری ذکر ذاکر خاص دین
ذاکر خدا خوش ہو کے دیکھیں اہل از یقین
ذاکروں کو بے سر ہوتے نے حاصل اسرار
پسلے تم خود دیکھ لوپھر اعتبار
بیدمیرا مجی الدین وہ نیک نام
ہم عرب ہم عجم ہندی سب غلام
جاننا چاہیئے کہ پیر (غوث الاعظم بھٹکی) کو پیغام کی آمدورفت پیغمبر علیہ السلام
کی طرف سے ہے۔ جو لا زوال ذکر بخشنے والے اور معرفت وصال میں پہنچانے
وابالے ہیں۔
ابات

ذکر اک توفیق ہے تحقیق از خدا
ذکر اک تلقین ہے از مصطفیٰ ﷺ
بے پیر بے مرشد تو ہے شیطان صفت
طالبوں کا راہن ہے بے معرفت
جس کو حاصل یہ ذکر وہ ہلی خضر
جو کوئی بے ذکر ہے مردود تر

نقش دائرہ (حروف تجھی) کی وجود یہ مشق سے کلکس مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

ان حروف سے بیان (یعنی علم دعوت) اور (عین) العیان کے (دونوں) مراتب حاصل ہو جاتے ہیں) جس سے معرفت کٹوف ہو کر روش ضمیر بن جلتے ہیں - ہر دائرہ میں دولت کے دائمی خزانے علم کیمیاء اکسیر کا مکمل عمل موجود ہے۔ جس سے ہر موکل قیدی اور غلام ہو جاتا ہے۔

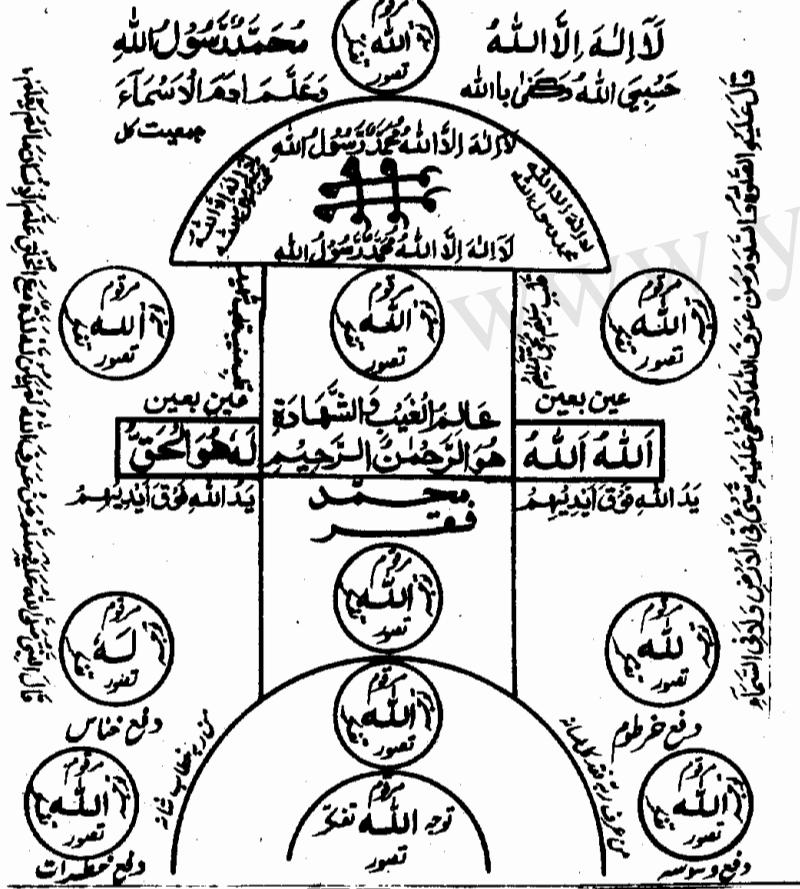
لیکن طالبوں کے لئے محلی محلی خوشخبری ہے کہ وہ (ایسی سب کچھ) بطور نعم البدل (الله تعالیٰ) کے نتاویں (مقتل) اسماء سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اسم اعظم کو بھی اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں۔ نتاویں اسمائے پاک کا دائرة یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا شَكُورٍ	يَا شَكُورٍ	تَعْرِف	تَعْرِف	تَعْرِف	تَعْرِف
يَا شَرَاقٍ	يَا شَرَاقٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا قَهَّارٍ	يَا قَهَّارٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا وَهَابٍ	يَا وَهَابٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا عَالِيٍّ	يَا كَبِيرٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا حَافِظٍ	يَا حَافِظٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا مَقِيتٍ	يَا مَقِيتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا جَلِيلٍ	يَا كَوِيرٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا محِيبٍ	يَا قَيْبٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا وَاسِعٍ	يَا وَدَودٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا بَاعِثٍ	يَا مُجِيدٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا شَهِيدٍ	يَا حَقٍّ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا كَيْلٍ	يَا قَوْتِي	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا فَتَاحٍ	يَا عَالَمٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا فَاطِحٍ	يَا فَاطِحٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا بَاسِطٍ	يَا بَاسِطٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا حَفِظٍ	يَا ربٍّ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا مَعْزٍ	يَا رَافِعٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا مُدِيلٍ	يَا سَمِيعٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ
يَا حَكْمٍ	يَا صَيْرٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ	عَانِزَاتٍ

يَا اللَّهُ	يَا حَمْنَ	يَا حِيمٍ	يَا مَالِكٍ
يَا حَمْنَ	يَا حِيمٍ	يَا حِيمٍ	يَا مَالِكٍ
يَا حِيمٍ	يَا حَمْنَ	يَا حِيمٍ	يَا مَالِكٍ
يَا مَالِكٍ	يَا حِيمٍ	يَا حِيمٍ	يَا حَمْنَ
يَا قَدُوسٍ	يَا سِيجٍ	يَا سَلَامٍ	يَا مُؤْمِنٍ
يَا حَمْنَ	يَا حِيمٍ	يَا حِيمٍ	يَا مَالِكٍ
يَا حِيمٍ	يَا حَمْنَ	يَا حِيمٍ	يَا مَالِكٍ
يَا مَالِكٍ	يَا حِيمٍ	يَا حِيمٍ	يَا حَمْنَ
يَا عَزِيزٍ	يَا جَيَارٍ	يَا مَتَكِبِرٍ	يَا حَمْنَ
يَا حَمْنَ	يَا جَيَارٍ	يَا مَتَكِبِرٍ	يَا عَزِيزٍ
يَا حَمْنَ	يَا جَيَارٍ	يَا مَتَكِبِرٍ	يَا عَزِيزٍ
يَا حَمْنَ	يَا بَارِيٍ	يَا مَصْنُوٍّ	يَا غَفَارٍ
يَا حَمْنَ	يَا بَارِيٍ	يَا مَصْنُوٍّ	يَا غَفَارٍ

کوئی راہ ہے۔ کہ جس میں تصور اسم اللہ عز وجل کے حضوری حق اور قدر اسے
محمد ﷺ کے تبرکات سے مجلس محمد رسول اللہ علیہ افضل
الصلوٰتہ و اکمل التحیات حضرت سرور کائنات (کی حضوری داخل
ہو جاتی) ہے اور اہل تصور کو اس زات اور حضوری مجلس کی تاثیر اس طرح
اپنے بقدر میں لے آتی ہے۔ کہ وہ اسم اللہ عز وجل کی گرمی اور مجلس محمد علیہ
الصلوات والسلام کی عظمت سے وہ جان سے بے جان ہو جاتا ہے گویا کہ
(مصنوعی موت) سے مر گیا ہے۔ اُر وہ دیکھتا ہے تو جان سے جاتا ہے اگر وہ نہیں



وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَعَلَى اللَّهِ تَعَالَى تَسْمِيَةُ أَنْوَافِ

الحق انك لا تختلف الميعاد

لهم إسْمَ اللَّهِ مَاسُويٌّ هُوَ سِ

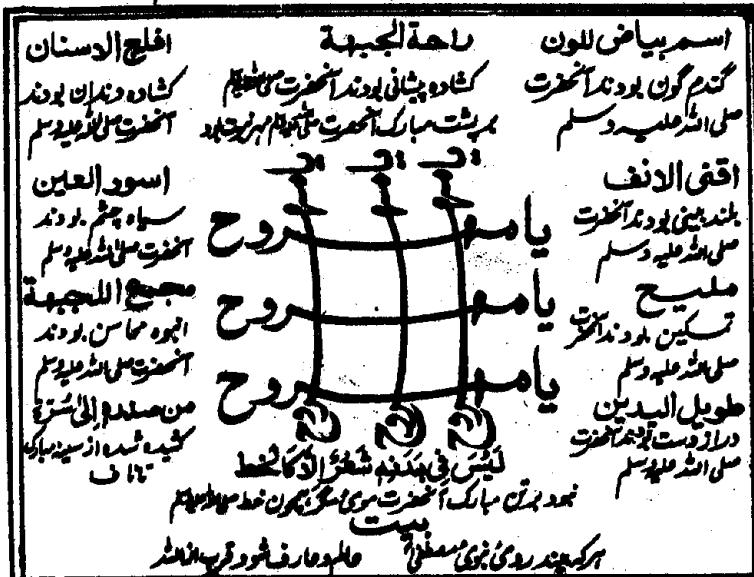
من لو؟ کہ ہر قسم کے احوال میں آدمی کو علم اور باشور رہنا چاہیے۔ خواہ وہ عالم ناقوت میں پھسا ہوا ہو خواہ وہ لا حکوت الامکان میں حضوری ہو۔ وہ ہر ذکر مذکور سے خواہ غرق میں فتنی اللہ بہ نظر اللہ منظور ہو خواہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات سرور کائنات فخر موجودات کی حضوری مجلس میں جنہے نور سے (مقام) عین القرب میں حاضر ہو۔ خواہ وہ طالب مبتدی ہو۔ صاحب حاضرات اہل مراقبہ و اہل عیالی یا اہل خواب ہو کہ جب وہ اشتغال (الله) میں صرف ہو کر تصرف و تصور، وجہ و تکفیر اختیار کرے۔ تو یہ چاہیے کہ اول درود بالاحوال۔ یا کہنے سے کلمہ شادت اور کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ ہے۔ اس طرح جب وہ ذکر مذکور سے آورد برد (آمد و رفت) کرے گا۔ اور حضوری مجلس سے مشرف ہو گا۔ اور حقیقی مجلس اپنے حال پر قائم رہے گی۔ اگر (وہ مشاہدہ) اور احوالات نفسانی شیخانی جنات کی طرف سے یا پریشان خیالی کے باعث ہوں گے تو وہ زائل ہو جائیں گے۔ وہ

دیکھتا ہیرت سے پریشان ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ جس کسی کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ اس کے وجود کے ساتوں اعضاء نور ہو جاتے ہیں وہ حضوری کے لائق ہو جاتا ہے۔ جب ساتوں اعضاء پریقش (مرقوم) ہو جاتا ہے تو وہ مجسم نور ہو کر لائق حضور ہو جاتا ہے۔

مثنوی

باقصور اسم اللہ جسے میرا نور ہے
باطن میرامعمور ہے جان بھی منفور ہے
یہ مراتب قادری کے از خدا
عز و شرف حاصل ہوا از مصطفیٰ ملیحہ
حضور پاک ملیحہ کی صحیح مجلس جس میں ذکر نہ کرو۔ یعنی
حدیث (کابیان) اور (ذکر اللہ) کی صحیح خوانی ہوتی ہے۔ میں داخل ہونے کیلئے
کلمہ یہب لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ مَلِيحُهُمُ کی قاتل تکوارے (نفس
کو قتل کر کے) داخل ہو جاتے ہیں۔ اور درود پاک پڑھنے سے مقصود اصلی
حضور پاک محمد ﷺ بنی الکرم پیشوائے امت کے دیدار انوار سے مشرف چشم
اعقاب اور نیشن سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ اور وصال (حضوری) میں جواب با
صواب سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ یہ محض خام خیالی نہیں۔ عارف باللہ کو
عین جمل میں (حضوری دیدار) نصب ہو جاتا ہے۔ حدیث پاک میں حضرت
محمد مصطفیٰ ملیحہ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

بیاض اللون حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عندهی رنگ رکھتے تھے۔
واسعة الجبهہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔
افلچ الانف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زندان مبارک کشادہ تھے۔
افق الانف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک بلند تھی۔
اسود العین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک بیاہ تھیں۔
محمة الجمیع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رازی مبارک گھنی تھی۔
طوبیل الیدین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک بیسے تھے۔
رفقیۃ الانعام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک پتلی تھیں۔
تام القدر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا مبارک میانہ تھا۔

دلیں فی بدیہہ شعر الاتا لخطا من سدرہ الی سرہ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک پر بال نہ تھے۔ صرف ایک خط سینہ سے مان تک کھینچا ہوا تھا۔

حدیث-مئن رائی فَقَدْ رَأَى الْحُقُوقُ لِلشَّيْطَانَ لَا تَبْهَثُ بَرِيٌّ
وَلَا بِالْكَعْبَةِ أَيُّ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى تَحْقِيقًا
لَانَّ الشَّيْطَانَ لَا يُقْدِرُ عَلَى صُورَةِ النَّبِيِّ وَلَئِنْ تَصَوَّرَ عَلَى هَيَّةِ
الشَّيْخِ الْكَاملِ وَلَا يَهْتَرُ عَلَى صُورَةِ كَعْبَةِ اللَّهِ فَمَنْ أَنْكَرَ
عَنْ رُؤْيَايَةِ النَّبِيِّ بِمَوْافِقَةِ الْحُلْيَةِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْحَدِيثَ
النَّبِيِّ عَنْ وَجْهِ الْإِنْكَارِ فَقَدْ أَنْكَرَ النَّبِيُّ وَمَنْ أَنْكَرَ النَّبِيُّ
فَقَدْ أَنْكَرَ اللَّهَ وَمَنْ أَنْكَرَ اللَّهَ فَقَدْ كَفَرَ

حضور پاک ملهم نے فرمایا جس نے مجھے (خواب مرافقہ مکافہ یا عین العین) دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھ لے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور نہ ہی کعبہ کی (صورت بن سکتا ہے) جس نے مجھے خواب میں بھی دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھ لے شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ نبی ملهم کی صورت شیخ کامل کی ہیئت اور کعبۃ اللہ کی صورت اختیار کر سکے۔ جس کسی نے حلیہ مبارک کے موافق حضور پاک ملهم کی حدیث کا انکار کیا اور آپ کے چہرہ انوار کے دیدار سے انکار کیا۔ اس نے نبی علیہ السلام کا انکار کیا۔ جس نے نبی علیہ السلام کا انکار کیا کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔

ابیات

میں نے دیکھا ہے لور دیکھا ہو ہر دن
دیدار میرا ورد ہے ہر صبح و شام
جو کوئی مکر ہو از دیدار مصطفیٰ
کلب و مردود ہو گا رو سیاہ

حدیث قدسی

عِبَادُ الَّذِي قُلْوَبُهُمْ عَرَشِنَيَّةٌ وَأَبْدَانُهُمْ وَخُشْنَةٌ وَهِنَّهُمْ
سَمَّاوَيَّةٌ وَثَمَرَةُ الْمَجَبَّةِ فِي قُلْوَبِهِمْ مَقْلُوْسَةٌ وَخَاطِرُ
هُنْمَ بَجَاسُوْسَةٌ وَسَمَاءُ سَقْنَهُمْ وَالْأَرْضُ بِسَاطُهُمْ
وَدِكْرُهُمْ بِنَيْسُهُمْ وَرَبُّهُمْ بَنِيْسُهُمْ اللَّهُ كَبِيرٌ ایے یہن کے
قلوب (الله تعالیٰ) کا عرش ہیں۔ جن کے بدن پر آنندہ (نظر آتے ہیں) لیکن ان
کی ہمت آسمانوں جیسی (بلند) ہے۔ ان کے دلوں میں (الله تعالیٰ کا نور) ان کی
محبت کا پھل ہے۔ اور ان کی طبع (باطن) کی جاوس ہے۔ آسمان ان کے گھر کی
چھت ہے نور زمین ان کی سیر گاہ (صحن) ہے ذکر ان کا انیس ہے اور رب
کریم ان کا ہم مجلس ہے۔

حدیث قدسی۔ عِبَادُ الَّذِي أَجْسَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثْلِ الْمَطَرِ
إِذَا نَزَلَ فِي الْبَرِّ فَيُثْبَرُ وَإِذَا نَزَلَ فِي الْبَحْرِ حَرَجَ الدُّرَّ
حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اللہ کے بندے ایے یہن کے جنم
دنیا میں اس بارش کی مانند ہیں (جس کی رحمت) زمین پر بنا تھی ہے اور

جب وہ بارش سمندر پر گرتی ہے تو موئی پیدا ہوتے ہیں۔

قوله تعالیٰ ﴿عَبَادُنَا رَحْمَنُ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُوُنَا وَرَاخِطَابِهِمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلِيمًا﴾ (پ ۱۸۴)

اور رحمان کے بندے وہی ہیں جو زمین پر آہستہ روی سے (اس کے مشکر بندوں کی طرح) چلتے ہیں۔ اور جب جالبوں سے مغلوب ہوتے ہیں (تو ان کے ساتھ بحث میں الجھنے یا ان سے مزاحم ہونے کی بجائے) ان کو سلام کرتے ہوئے (صلی دیتے ہیں)

قوله تعالیٰ۔ ﴿لِمَا تَرَكْتَ إِلَيَّ مِنْ حَيْثِيرَ فَقِيرَ (پ ۱۸۵)﴾ (ریا اللہ العالمین) تو جو کچھ بھی میری طرف نازل فرمائے (میں تیری بارگاہ) میں اس کے لئے سب سے برا فقیر ہوں۔

الہم شـ--- کو لا الفقـرء لهـلـکـ لا غـنـيـاءـ اگر قراءـہ ہوتـے تو افـشاءـہـلـاـکـ ہو جـاتـے

الہم شـ--- تو لا الفـقـرـاءـ لـبـرـضـ الـأـغـنـيـاءـ اگر قراءـہ ہوتـے تو اہل دنیاـتـ سـے ہـلـاـکـ ہـو جـاتـے۔ فـقـير وـہـیـ ہـے جـو انوار دیدار میں غـرقـ فـیـ التـوـحـیدـ ہـوـ جـائـے

فرد

دیدار میں جان جاتی ہے جب
جان چلی جائے تو دیدار کیسے کروں
حریان اسی بات پر ہوں کہ
دیکھوں یا جان دے دوں

قطعہ

جس نے دیکھا ہو گیا کامل تم
دنیا عجیب ہو گئے اس کے غلام
ہر مرتبہ کی حد سے بڑھ کر ہے لذت دیدار
مرتبہ دیدار دیا ہے تو طاقت دیدار عطا کر
اگر تو آئے تو (رحمت) کا دروازہ کھلا ہے اور اگر قند آئے تو (تمیازی نقشان
ہو گا) اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز ہے۔

شرح دعوت روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

اگر کوئی شخص علم دعوت پڑھنا چاہے تو وہ لول چوہستان کے علاقوں میں
پاک رست پر حرم روضہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ترتیب بنائے۔ اس
(چاروں پاری کے) اندر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک بنائے اور قبر
مبارک کے لوپر انگلی سے خوش خط محمد بن عبد اللہ لکھئے۔ بعد ازاں قبر مبارک
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد اگست شہوت سے لِلَّهِ
وَمَلِكِكُنَّهِ يَصْلُوُنَ عَلَى النَّبِيِّ - يَا يَاهَا الَّذِينَ لَمْنُوا صَلَوةً عَلَيْهِ
وَسَلِيمُوا أَنْشِلِيمًا (پ ۲۲۴)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (محمد رسول اللہ) پر درود بھیجتے ہیں
- ایمان والو! تم بھی آپ پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

پھر تین پار (حضور پاک ﷺ پر) درود و سلام بھیجئے پھر تصور اسم اللہ عز و جل
سے حضور پاک ﷺ کی جانب متوجہ ہو کر (سورا مزمل۔ سورت ملک یا سورت

بِالْفَضْلِ) بِإِقْرَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (كِي بِرَكَتِ سے
حضوری دیدار سے) مشرف ہو جائے گے۔
رومنہ المبارک



طالب اگر خواہشمند ہو کہ وہ جس وقت بھی چاہے قرب ویدار خدا کی حضوری سے مشرف ہو جائے اور جس وقت بھی چاہے حضوری مجلسِ محررسول اللہ ﷺ میں داخل ہو جائے اور جس وقت بھی چاہے ہر ایک انبیاء اولیاء اللہ کی ارواح سے ملاقات کرے (اور معلوم کرنا چاہے کہ) اس حرم کی

لیئین) کی دعوت پڑھے۔ اور مراقبہ میں (ستغیر ہو جائے) تو بیکٹ ارواح مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مع جیع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و باجمعیع لفکر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بالامام حسن و ناام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و باحضرت شاہ محبی الدین سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہو جائیں گے۔ (اور زندہ قلب کو قلبی وجود سے زندہ الہل روح کو روحي وجود سے زندہ سری وجود کو سری وجود سے اور نوری وجود والے کو نوری وجود سے نظر آ جائیں گے۔ لیکن نفلان کو جسے باطنی آنکھ کا مشاہدہ حاصل نہیں اسے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ پھر حضور پاک ﷺ کمل مہریانی سے (صاحب دعوت کو) سرفراز فرمائیں گے۔ (جس پر وہ ہمیشہ ستغیر رہے گا) ابھی وہ اپنے درود دعوت سے فارغ نہ ہو گا کہ اسی وقت وہ اپنا مقصود حاصل کر لے گا۔ بعد ازاں روح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ایصال ثواب کے لئے دو گانہ پڑھے اور (ہر رکعت میں) سورت ملک ختم کرے۔ اور فاتحہ پڑھ کر حضرت خاتم النبین رسول رب العالمین کے طفیل اور دیلہ سے جملہ اصحاب و مومنین کی ارواح کو ہدیہ کیا کرے۔ تاکہ اس کی دعوت کا علم و عمل روز بروز ترقی کرے۔ اور قیامت تک اس میں کسی حشم کی رکلوٹ پیدا نہ ہو خواہ وہ کسی کو نواز دے خواہ وہ کسی کو (اس کے مقام مرتبہ) سے گردے۔ خواہ وہ کسی ملک کو آبکروے خواہ وہ کسی ملک و ولادت کو پوری ان کروے۔ روضہ پاک اور حرم پاک یہ ہے۔ (لیکن اس بکامیابی کی بشرط یہ ہے) کہ الہل دعوت صاحب عمل۔ عامل کامل۔ باعتبار عصمت بردار صاحب (مراتب) یقین ہونا چاہیئے۔ (وہ

راہ راستی لور قرب اوار کی معرفت کے حصول کے لئے کون سا علم راہنما پیشواد سلسلہ لور گواہ ہے۔ تو اسے جان لینا چاہئے کہ ایسا لک سلوک جس میں کوئی غلطی شیں بھی نہیں بلکہ رجعت لا زوال ہے حسب ذیل ہے۔

لول حضوری خواب میں ہوتی ہے۔ اس قسم کی خواب میں غفلت مسلط نہیں ہوتی بلکہ ہاتھیں ہو کر تحقیق کے طریقہ سے حضوری سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ ایسا خواب غلوت (باغدا) معرفت وصل سے ہوتا ہے۔ نہ کہ محض خواب خیال۔

دوم حضوری قرب اللہ کی معرفت سے ذکر اللہ میں ہاتھیں ہو کر تصور اس اللہ گزات کی تحقیق سے الام ہونے لگتا ہے۔ یہ الام خام ہے جو قرب اللہ سے وصل میں ہوتا ہے۔ نہ کہ محض خام خیال۔

پیغمبر حضوری مراقبہ میں نصیب ہوتی ہے۔ جس میں معرفت الہی سے روشن ضمیر نفس پر ایسا ہاتھیں ہو کر تصور اسم اللہ ذات کی تحقیق سے بیعنی جمل کے ساتھ (حضوری مشاہدہ) کرتے ہیں۔ نہ کہ محض خام خیال۔

چارام حضوری باعیال کی جاتی ہے۔ یہ اس شخص کو نصیب ہوتی ہے۔ جس کا تکلب زندہ لور روح کو مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ جس سے اس کا نفس (ہر دم) پریشان رہتا ہے۔ ایسا ہاتھیں شخص تصور اسم اللہ گزات کی تحقیق اور فنا فی اللہ بقا باللہ وصل (میں حضوری) ہوتا ہے۔ نہ کہ خام خیال میں۔

پنجم حضوری با تصدیق کو معرفت کی موت یعنی مُؤْتُوقَبِلُ لَنْ تُمُوتُوا

میں ہاتھیں ہونے اور تصور اسم اللہ ذات سے حاضریت کی تحقیق کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہامیت وصل (کامقاہم) ہے نہ کہ خام خیال (کاوہم) مشنوی

لہلاجا جو بھی طلب ہے بھو سے طلب کر
دین و دنیا بخش دے وہ بہر رب
دین تو توحید ہے دیکھوں لقاہ
دنیا ساری چھوڑ دے بہر خدا

نیز شرح ذکر اللہ

جب کوئی ذکر ذکر اللہ کے شغل میں معروف ہوتا ہے۔ تو (کویا وہ) انہیاء و اولیاء اللہ کی صفائی میں ان کے حلقہ میں اور مجلس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (حتیٰ کہ) از سرتاقدم ساتوں اعضاء اور اس کے وجود کا ایک ایک بہل زبان بن کریا اللہ کا ورد کرنے لگتا ہے۔ یہ ذکر کے ابتدائی مرتب ہیں۔ ذکر کے متوسط مرتب فنا فی اللہ اور ذکر کے انتہائی مرتب بقاء باللہ حضوری قرب دیدار پروردگار کے ہیں۔

جسم کے ہر بیل دیگر اعضاء اور دل جو گوشت کا ایک لوگھا ہے کی جنبش کو ذکر نہیں کہ سکتے۔ ہاتھی قلب قلب کو اس قسم کی حرکت دینا ہوائے نسلی کے باعث ہوتا ہے۔

تصور اسم اللہ گزات اور ذکر اللہ سے آدمی کے وجود میں قرب اللہ سے چودہ قسم کے انوار (نوہی الطائف) پیدا ہو جاتے ہیں۔ لور تصور کی (کروٹ سے)

نور حضور کی تجلی ہونے لگتی ہے۔ جس سے مشرف دیدار ہو جاتے ہیں۔ یہ چودہ
لائک فیر ٹلوں (سر) پیرو رداگار سے وجود میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ سر عنايت
— ولایت سہدایت کا (نور) ہے۔ یہ لطیف شریف لطف اللہ مشرف للانسان
(حقیق) ذاکر کو نصیب ہوتا ہے۔ جس سے ذاکر کو سرتاقدم ذکر اللہ (اپنی
پیٹ میں) لے لیتا ہے۔ اور اس کے وجود میں خطرات و سواں اور واهمات
ہاتھی نہیں رہتے۔ ذکر تو قبل اللہ کا راز اور حضوری مشاہدے کا نام ہے۔
انہوں صد افسوس جو (خفف) حکمک آوازیں نکالنے کو ذکر کتے ہیں۔ حالانکہ یہ
کوئی ذکر نہیں۔ اگر ذکر نہیں (محض) آواز نکالنا کافی ہوتا تو اس قسم کا ذکر تو
کبوتر بھی کرتا ہے۔ جو (غرض غول کی آوازیں نکالتا) ہے۔ اور اس قسم کا ذکر
اللہ تو طویل فاختہ اور دسرے پرندے بھی کرتے ہیں۔

بیت

فل سے ذکر حق کو وگرنہ پرندے بھی
صوت و حرف سے خدا کو کرم کتے ہیں
ذاکر انسان کو جب ذکر نصیب ہوتا ہے تو وہ مرابقہ میں فتا ہو جاتا ہے۔ گویا کہ
مردہ ہے۔ اور لا گھوت لامکان میں سکونت اختیار کر لیتا ہے۔ روح کے اشغال
ذکر سے جان کو جیتی حاصل ہو جاتی ہے۔ حضوری ذکر سے وصل معرفت
میں احوال کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ صرف قیان و قل مفتکو کو ذکر نہیں کہ سکتے۔
خاص ذکر اور ذاکر فنا فی اللہ مشرف دیدار کو کہتے ہیں۔ اور اخلاص کلیہ طریقہ
کامل سروری قادری و قادری سروری کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا

ذاکر اس قسم کے ذکر کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور لال جلب ہے۔ وہ نہ اس
کی خاطر (ذاکر نہابیٹا ہے) اس کا فس اسے خراب کر رہا ہے۔ قوله تعالیٰ —

لَدُعْوَى رَبِّكُمْ تَغْرِيْعًا وَّ حُقْيَّةً (پ ۸۷ ع ۲۳)

اپنے رب کو زاری کرتے ہوئے خیہ طور پر پکارو

بیت

ابتدائے ذکر مجلس انبیاء

انتتائے ذکر کر دے با خدا

اے جان عززنا اے عالم باللہ مبارکہ تیز جانا چاہئے کہ اگر تمام عالم جن و انس

چنانچہ جو کوئی بھی عبادت گزار دنیا میں موجود ہے۔ قوله تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ

الْجِنَّةَ وَالْإِنْسَانَ إِلَّا كِبَيْرُوْنَ (پ ۲۷ ع ۱۲)

اور ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا سوائے ان کے کہ وہ ہمارے

عبدت گزار بندے ہیں۔ (اور یہ کہ) میری پچھن کریں یہ کام عبادت گزار

اور تمام عارف اہل تہذیب کرتے ہیں۔ اور یہ تہذیر اس قسم کا ہے جسیں ہمیشہ

(تھکر) سے انوار دیدار اللہ سے مشرف رہتے ہیں۔ جس کو ایسا تہذیر حاصل

نہیں (اس کو لال تہذیر نہیں کہ سکتے)

اللَّهُ أَعْلَمُ تَفَكُّرُو سَاعَةً حَيْثُ مِنْ عِبَادَةِ النَّقَلَيْنِ ۝

ایک گھری کا تہذیر عبادت نقلين سے بڑھ کر ہے۔

تہذیر کی دوسری اقسام بھی ہیں۔

مبدی کا تہذیر ایک سل کی عام عبادت کے برابر ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقش در چهار راست غوث قطب که از ذکر قرآنی علماً فانی بهند بند مشود از یکد

(ذکر قبیل)

اس نقش کی مشق وجودیہ سے غوث قلب کے (مراتب) حاصل ہو جاتے ہیں۔ جسمیں ذکر قریلی سے جان مزدہ ہو جاتی لور وجود کا ایک ایک بدر طعید ہو جاتا ہے۔ لور ہر ایک بدر سے ایک (خورانی) جٹ (اسی بدر کے مش باہر نکل آتا ہے۔ جب صاحب ذکر قریلی اس ذکر سے فارغ ہونگے تو وہ دو

متوسط کا تکلیر سرسل کی خاص عبالت کے براہ رہتا ہے۔
منشی کا تکلیر فکر سے تعلق نہیں رکھتا ہے تکلیر المام مذکور سے تعلق
رکھتا ہے۔ بلکہ یہ تکلیر از خود فناء پانداب قبل اللہ مشرف تعلیٰ ہونے سے تعلق

四

از خود کم ہو کر پالے خدا
در حقیقت معرفت میں ہو لقاء

پس معلوم ہوا کہ نہیں کی تلقین یہ صاحب تصور کا انکل قرب اللہ کے تصرف
سے ہوتا ہے۔ لور اس کا تصرف قرب اللہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لور اس کی
وجہ قرب توحید سے ہوتی ہے۔ لل توحید اس حم کے تصور (انکل) سے سات
روز میں از سرتاقدم پار سلائی کافور حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس حم کے لل
قرب پار سلفی زبان پارس۔ اسکی روح پارس اس کی نظر و توجہ پارس۔ اس
کا تصور پارس لور تصرف پارس ہو جاتا ہے۔ فقیر (یکلائی) میں یک رنگ ہو کر
سک پارس سے بڑھ جاتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ بوس
نقش، اسم المآذنات کے اک دائرے حاضرات میں باقاعدہ، جو کہ جو کہا، اسے

نقشِ دائرة کا تصور کرتا ہے۔ ہر طرف اور ہر مقام کی حاضرات کو لیتا ہے۔ با تحقیق اسم کا نقشِ دائرة حاضرات کے ہر درجہ پر پیغام دیتا ہے۔ حاضرات کا دائرة و نقش یہ ہے۔ جس میں ذات و صفات کے ہر (مقام) پر پہنچ سکتے ہیں۔

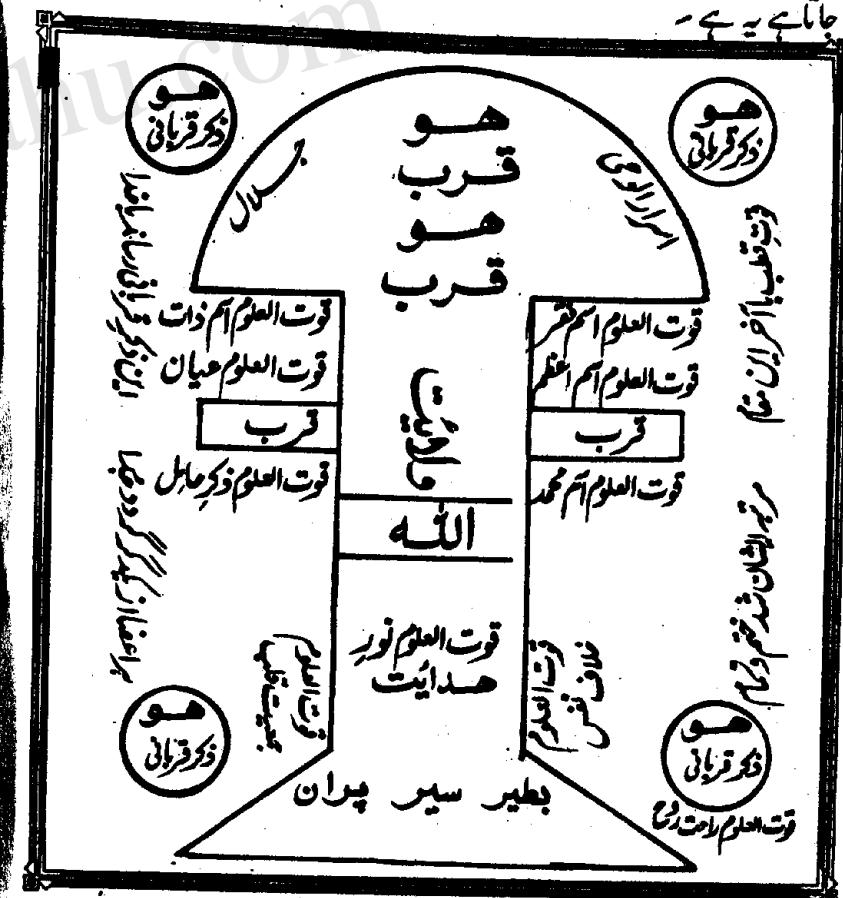
ذکر قربانی کے یہ مراتب جس میں وجود کا ایک ایک بند طعیدہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب نفسانی ہیں جو غوث و قطب و قتل کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو عارف فقراء کے نزدیک (محض) بازی گری اور معرفت اللہ توحید سے دور تر ہیں۔ اگر کوئی ہوائیں پرواز کر کے فلک کے طبقات لور ستاروں سے لوپر عرش سے بلا پنچ جائے۔ تو ایسے فقیر کو بھی کمی لور پوانہ کہتے ہیں۔ جو کوئی دریا کی گمراہیوں میں اتر جائے یا پانی کے لوپر سے اس طرح ہماہنا چلا جائے کہ اس کے پلوں بھی خلک رہیں۔ لور دریا کے پانی سے اس کے پلوں ترنہ ہوں تو اس مرتبہ والا فقیر نہ کمی مانند ہے۔ یہ مراتب بھی معرفت اللہ توحید سے بعید تر ہیں۔ جو کوئی کخف و کرمات (کھانے کے لئے) اہانتی نفس سے قم بذنی کر کر مردہ کو زندہ کر دے تو یہ بھی معرفت اللہ توحید سے دور تر مراتب ہیں۔ ایسا کرنے والا فقر مجمی ملکہ کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی دل کو ہاتھ میں لانا چاہے فقر کے نزدیک وہ بھی خام ہے۔ لور جو کوئی نظر سے ذکر اللہ کے لئے دل کو زندہ کرنے کا (دھوکی کرتا) ہے وہ بھی ناقص ہتھام ہے۔

پس فقر کیا ہے؟ فقر کے کتنے ہیں؟ فقر سے کیا جائز حاصل ہوتی ہے؟ اور کس عمل سے فقیر میں حاصل ہوتے ہیں؟

(جان لوا) کہ فقر کی ابتداء اور تمامیت کله طیب کی طے میں ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ

شے دوبارہ ایک جسہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان مراتب کو ”قرب“ و ”جدانی“ کہتے ہیں فقیر کیلئے یہ بچوں کی مانند ابتدائی تکمیلہ خوانی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی عرش کے لوپر تیس ہزار مقلکت کی طلب میں مصروف ہوتا ہے۔ اور ان مقلکت کی خواہش ہوائے نفسانی پر بنی ہوتی ہے۔ جس سے اسے بارگاہ حق سے الہام اور لوح محفوظ کا مطالعہ نصیب ہو جاتا ہے۔ فقیر و جو دیہ جسمیں ذکر خدا سے بند بند جدا ہو جاتا ہے۔ جس سے نفس کو عذاب روح کو ثواب اور جسمیں قرآن مجید (کی تلاوت و ذکر) سے بالغین قلب کو بے محاب ثواب ہو جاتا ہے۔



اور انتہائے فقر میں سراسر اپنائی کی تحقیق کی جاتی ہے۔ فقر کو حاصل کرنا ہر دو جملوں کی پذیرشی ہے۔ اور یہ مراتب کوئین پر حاکم امیر نفیر کو حاصل ہوتے ہیں۔

لیا تو جانتا ہے کہ فقر کے تین مراتب ہیں۔

اول اطیئُ اللہ جس میں فقیر اللہ کی بندگی اختیار کر لیتا ہے اور
لاسیوی اللہ ہو کچھ بھی ہے اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کو
نافی اللہ کہتے ہیں۔

دوم مراتب فقیر و اطیعہ الرسول ایسا فقیر سنت محمدی تھا کہ کر پیدوی اختیار کر لیتا ہے اور شب و روز دیدار محمدی تھا کہ سے مشرف رہتا ہے۔ ایسے فقیر کو فنا فی محمد ملکیت کرنے ہیں۔ سوم مراتب فقیر و لوالامر کا مرتبہ ہے۔ جو فنا فی الشیخ کے مراتب ہیں جس میں ہر غالب پر غالب ہو جلتے ہیں۔ یہ حکم اور نظری توجہ کے مراتب ہیں۔ جس میں کلمہ طیبۃ اللہ عزیز علیہ السلام ملکیت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَیٰ کی برکت سے حیات و مملکت (برادر ہو جاتی) ہے۔ پس علماء ہی تقراء ہیں۔ جیسا کہ العلما و ائمۃ الائمه علما نبی انبیاء کے (علم) کے وارث ہیں کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے نفس کو وہ طمع۔ عجب۔ کبر ہوا سے روک لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ابتداء میں جو عالم ہوتا ہے۔ انتہا میں ولی اللہ مبتدا ہے۔ جو کوئی ابتداء میں عامل ہے۔ وہی انتہا میں کامل فقیر ہو گا۔ پس جو کوئی علماء سے راہ فقر طلب کرے گا۔ اور ان کی غلامی اختیار کر لے گا۔ تو وہ اسے روایت سے نفس کو قتل کرنے کی (تلقین) کریں گے۔ جو سرہد ایت ہے۔ اور

۲۷

کر کوں شرح میں فرش کی تمام
حاجت نہیں گنتی کوں فقر کے مقام

کیونکہ ہر قسم کے درجات ہر قسم کے منزل مقام پر قرار و جمعیت حاصل کر کے (اس منزل مقام) پر ساکن ہو جانا فخراء کے لئے حرام ہے۔

شنبه

بے قراری اور عشق بے قرار
باہم مرنے لئے انہیں پکوئے قرار
عشق مت جب پی لیتے ہیں یہ جام
بعد مرنے کے بھی انکو حاصل نہیں ہوتا آرام

الْمَسْكُوتُ حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِ الْأُولَيَاءِ
ولِيَاعَالَّمِ كَقُلُوبَ كَلَّتْ سَكُوتُ حَرَامٍ

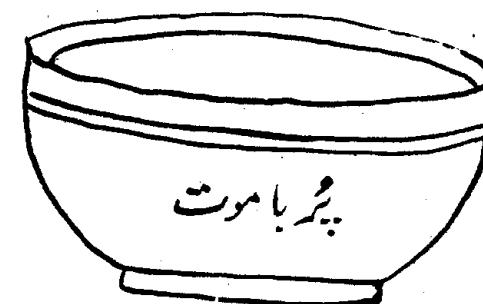
قولہ تعلیٰ:- مَازَاعَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى اپ ۲۷۴ ع ۵

نہ تو آپ ﷺ کی آگئے (شبِ میراج بوقت دیدار) بھکی نہ ہی بھکی ۔

فقیر اولیاء اللہ کے بدلائی مرافق یہ ہیں کہ وہ بلند ہمت ۔ حق پسند اور صاحب توفیق الہی ہوتا ہے ۔

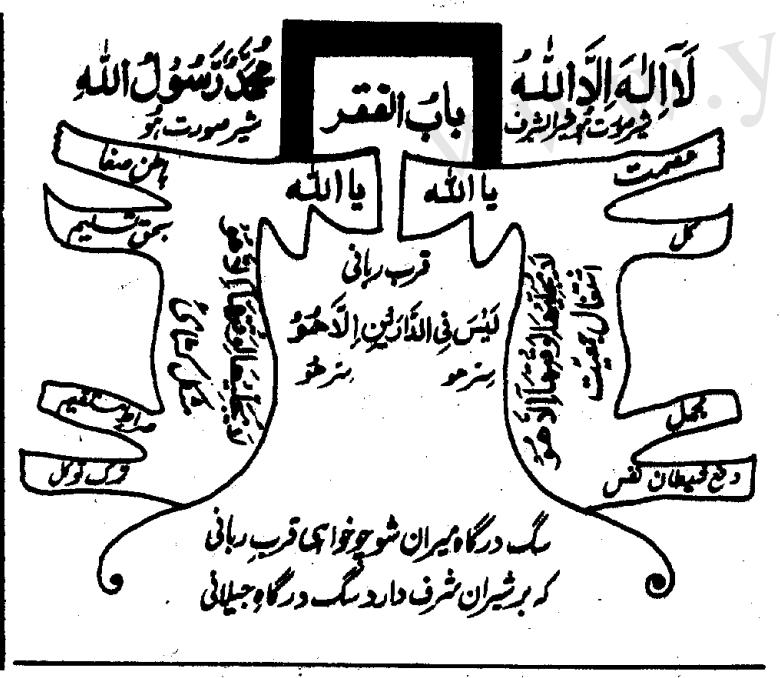
صاحب روایت کو اسی سے ہدایت حاصل ہو جائیگی۔ الحدیثۃ التَّهَايیث
الشُّجُوعِ إلی الْبَدَائِیث۔ انتہا (در حقیقت) ابتداء کی طرف رجوع کرنے
کا نام ہے۔ مراتب کی انتہا اور معرفت فقرہ دایت کا علم بدایت میں ہی ہے۔
قولہ تعلیٰ: وَالسَّلَامُ عَلَیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَیٰ (پ ۲۶) اس پر سلام ہو
جس نے ہدایت کی ابیان کی۔

اگر کوئی چاہیے کہ طالب اللہ کو پہلے ہی روز فرقہ مرتبہ کا فیق فضل
لف سے بخش و عطا کر دے اور اس حقیقت کو جانتا چاہیے کہ ایسا کس طرح
ہو سکتا ہے۔ تو سب سے پہلے طالب کو دیکھنا چاہیے کہ وہ انسان ہے یا حیوان۔
پھر کامل مرشد حاضرات اسم اللہ عز و جلہ اور حاضرات اسم محمد رسول اللہ ﷺ اور کلمہ
طیبیات لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کی حاضرات سے اسم اللہ
ذات کے تصور اور ہاتھ فینی سے ہمام اور آواز سنائی دینے لگے۔ کہ اے
طالب اللہ اگر تجھے طلب مولیٰ ہے۔ تو موت اختیار کر لے۔ اے موت کا
سائز بھی نظر آنے لگے گا۔ لورا سے کہا جائے کہ یہی موت کا پیالہ ہے اے
پیالے۔ ساغر موت یہ ہے۔



جب طالب اللہ موت کا پیالہ پی لیتا ہے۔ تو اس کا نفس مردہ ہو
جاتا ہے۔ اس کا قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اس کی روح نفس سے نجلت پائی
ہے۔

الْمَهْشَمُونُو أَقْبَلَ لَنْ تَمُوَاتُو۔ مرنے سے پہلے مر جلو۔ (معنی
موت) ہے۔ جب طالب اللہ ماس مرتبہ (کوٹے کر کے) آگے بڑھتا ہے۔ تو وہ
ایک دروازہ دیکھتا ہے۔ جس کے داخنے پائیں دو شیر کمرے نظر آتے ہیں۔
ہاتھ فینی غیب الغیب سے ہمام کرتا ہے۔ لور آواز آتی ہے کہ اے طالب
اللہ مگر ان دو مکوس شیروں کے درمیان سے (سلامتی) کے ساتھ گذر جائے
کا تو فرقہ کے مرتب کو جنخن جائیگ۔ مکوس شیریہ ہیں۔



جب طالب اللہ سرفدا کر کے برا حاصل کر لیتا ہے تو اس مقام پر واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ ہزار میں سے کوئی ایک شخص ہی گا جو اس مرتبہ تک پہنچتا ہے۔ اس کیلئے کوئی جان فدا کرنے والا عاشق ہونا ہا ہے۔
بعد ازاں وہ چشم نور سے چار چشمے دیکھتا ہے۔

لول چشمہ فوق

دوم چشمہ شوق

سوم چشمہ مبر

چارم چشمہ شکر

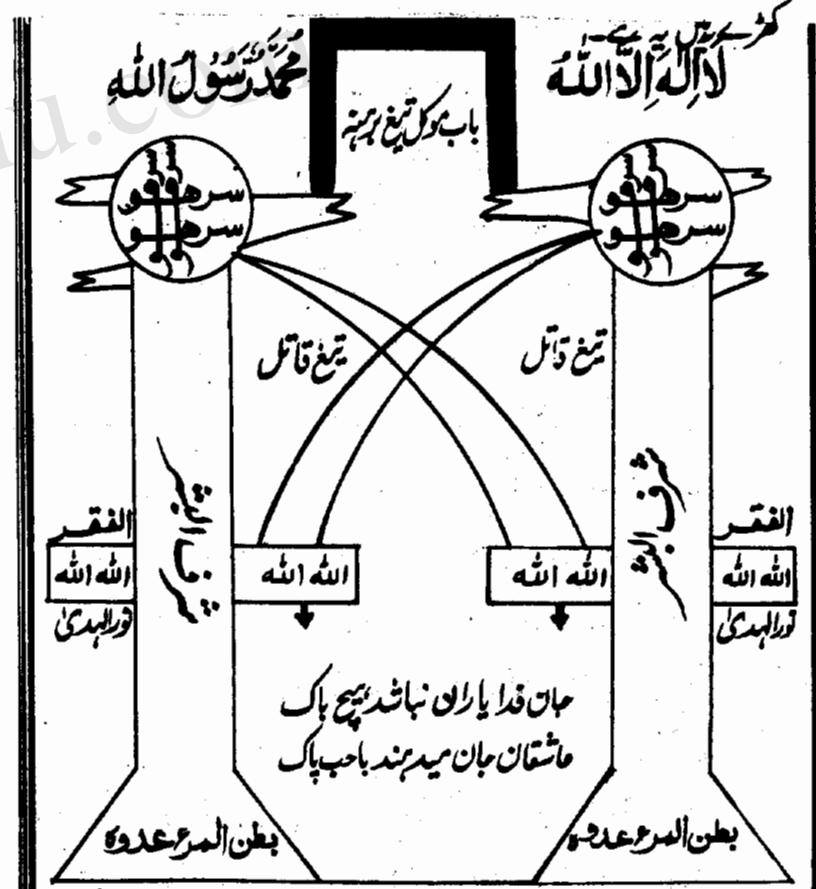
چار چشمے یہ ہیں۔ جب وہ ان چاروں چشموں سے آب رحمت۔ آب جمعت۔ آب آبرو۔ آب کرم پی لیتا ہے۔ تو ان چشموں کا نوری پلنی پینے سے اس کے وجود سے ہر قسم کی ناشابتہ باتیں بد خصلت پیاری دور ہو جاتی ہے۔



جب وہ ان چاروں مقلعت سے آگے بڑھ جاتا ہے تو پورہ کا کرم کے دو نوری چشمے سامنے آجاتے ہیں۔ ان چشموں کے ہم چشمہ رضا اور چشمہ تقاضہ ہیں۔ جو یہ ہے۔



جب طالب اللہ معموس شیروں میں سے سلامتی کیستھے گذر جاتا ہے۔ تو آگے بڑھ کر دیکھتا ہے کہ ایک دوسرے دوازہ پر دائیں بائیں دو شخص ہاتھوں میں نگلی تکواریں پکڑے ہر آنے والے کی گردان قلم کرنے کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ غیب الغیب سے ہائف غبی ٹوازہ حاولہ المام کرتا ہے کہ اے طالب اللہ اگر تو فقر کا طلبگار ہے۔ تو اپنے سرکی طمع نہ کر اپنا سرتن سے جدا ہونے دے اور بے سر آ۔ جب تک بے سر نہ ہو گا اس وقت تک فقر خدا حاصل نہ ہو گا۔ وہ دروازہ جس پر دو موکل تیغ زن بہمنہ ہاتھوں میں لئے



کا ہاتھ لے کر لور و سرے ہاتھ میں اس کی گردن پکڑ کر بحر ڈرف توحید (نور) میں غوطہ دے کر غرق کر دیں تو اسے ترک و توفیق و تجدید تغیرت کے مرتب حاصل ہو جلتے ہیں لور وہ تمامیت فقر کو ہٹھیج جاتا ہے۔ باقین دریائے ڈرف یہ ہے۔

دریائی ڈرف بعیت

وَحْدَةُ الْحَقِّ يَسْرَةٌ

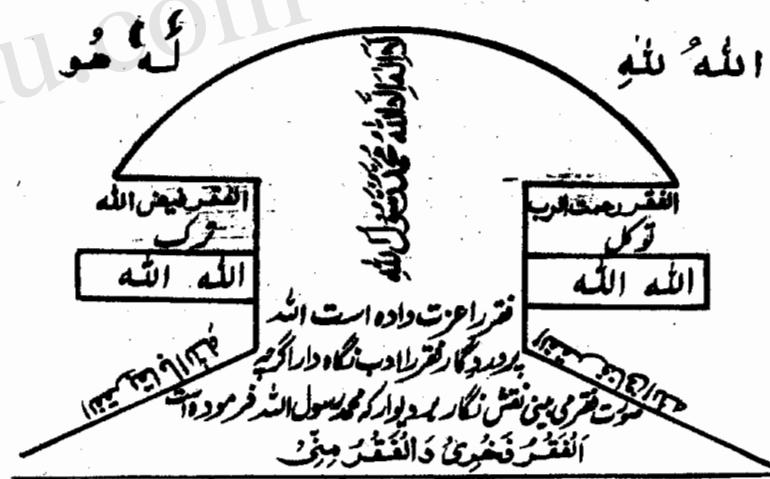
بُوْرْ قَرْ لَازْ دَالْ إِسْتَ

بیت

یہ مرتب ہیں نسب عالم
ابداء لاموت آخر لا مکان
جو کوئی دریائے ڈرف توحید میں غوطہ کھایتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔
وہ فقر واحد لا عدد مرتب حاصل کر کے تمامیت فقر کو ہٹھیج جاتا ہے۔ اس کا مرتبہ
وہم و فہم میں بھی نہیں سا سکتا۔ اس کو اول بھی (یہ مرتب) تعلیم علم کی
برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور آخر میں بھی علم لدنی کی تلقین سی (ترقی
پذیر ہتھیے ہیں) علم لدنی کی تحقیق و لون یہ ہے۔
لوج قدرت

مِنْ لَدْنَاءِ عَلِمًا

جب طالب اللہ رضوی قضاہ کے ان مرتب سے گذر جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی وحدت لقاء کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ بعدہ فڑب اللہ حضور سے ایک نوری صورت زیارت انوار سے روشن حور و قصور بہشت بہار سے بیٹھ کر محبت الہی میں سوختہ معرفت میں مشہدہ دیدار سے مشرف اس صورت کا ہم سلطان الفقر ہے۔ عاشق ہوشیار کے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے۔ وہ (نور الہی صورت فقر) طالب اللہ کو اپنی بغل میں لے لیتی ہے۔ جس سے وہ سرتاقدم نور بن کر لور لاسخاں ہو جاتا ہے پھر باقین اس کے وجود میں دنیا و عرصی کا کوئی غم ہلکی نہیں رہتا۔ صورت سلطان الفقریہ ہے۔



جب طالب اللہ قدر کی اس نوازش سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس کے آگے بحر ڈرف کو دیکھتا ہے۔ جسے بحر انوار توحید کہتے ہیں اس (دریائے توحید) میں غیر تخلوق نور کی لمبیں اس طرح منج زن ہوتی ہیں جن کی کوئی مثل دنیا ممکن نہیں۔ جس کسی کو اس مقام پر حضرت محمد ﷺ اپنے ایک ہاتھ میں اس

ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس مقام سے آگے بڑھتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ وہل ایک چشمہ (نوری) سیاہی (روشائی) کا ہے۔ یہ اس سیاہی کا بقیہ حصہ ہے جس سے بعثتِ اقلام نے پسکا ہوئے کاشیں جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ (روح محفوظ) میں تحریر کر دیا تھا۔ جس سے تقدیرتِ الہی نے کوئی فیکر کوئون کا (عمل) شروع کیا تھا۔ وہل پر ہاتھ غیب الغیب سے آواز لور گواہی دیتا ہے کہ اے طالب اللہ اول ازل کی اس سیاہی سے اپنی زبان پر کچھ مل لیتا ہے۔ ازل کی اس سیاہی سے تھوڑی (سیاہی) اپنی زبان پر مل لیتا ہے۔

تو اس کی زبان ظاہر میں سیاہ (باطن میں نور سے زندہ) ہو جاتی ہے۔ وہ صاحب لفظ۔ صاحب حسن بن جاتا ہے۔ اس کی زبان اللہ کی تکوار ہو جاتی ہے۔ اور وہ قاتل کا خطاب پا لیتا ہے۔ الحدیث۔۔۔ لِسَانُ الْفَقَرَاءِ وَسَيِّفُ الرَّحْمَنِ قراء کی زبان سیف الرحمن ہوتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا ہر حسن شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق اور (احکملات) قرآن کے مطابق نفس شیطان دنیا کے مخالف ہونا چاہیے۔ (ذ کہ وہ حقوق خدا کو آزار پہنچانے لگے)

جب طالب اللہ ان مراتب سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ تو آگے بڑھ کر

ایک اور چشمہ خون سے پور دیکھتا ہے۔ ہاتھ غیب الغیب سے آواز دیتا ہے کہ اے طالب اللہ خون سے پُر یہ چشمہ عاشقون کا خون جگر ہے۔ جوان کی خوراک ہے۔ جس پر ان کی زندگی کا انحصار ہے۔ تجھے بھی یہیش اسی (چشمہ) سے خون جگر دیتا ہے۔ وہ عاشق فقیر ہو جاتا ہے۔ اسے ریاست پلے کشی اور خلوتِ شنی کی ضرورت بلتی نہیں رہتی۔
 جتنے مراتب کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ صرف قرب کے لونی و اعلیٰ مراتب تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ ابھی ناقص نہایت فقر کے (مراتب) ہیں۔ کیونکہ یہ سب فقر بیان ہے۔ یعنی قتل۔ جبکہ تمامیت فقر باعیان ہے۔ یعنی حضوری مشاہدہ باقرب وصال کیونکہ تمامیت فقر کمیلت فقر و جمعیت فقر و انتہائی فقر باعیان کے مراتب میں ہے۔ اور عیان کے کہتے ہیں؟ عیان یہ ہے کہ قتل و قتل سے گذر کر ہر بیان کو توفیقِ الہی سے عیان طور پر دیکھ لے۔ اور جو کچھ بھی وہ چشم عیان سے دیکھتا ہے۔ وہ بے شک تحقیق شدہ بات ہے۔
 مصنف (باعث) فرماتے ہیں۔ کہ جب کسی تم کی حقوقات موجود نہ تھی کُثُرَتْ كَثِرًا مَخْفِيًّا میں تھا ایک مخفی خزانہ (کے سوا کچھ موجود نہ تھا) تو ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی (ذلت) کہل تھی؟ اور ہم کہل تھے؟ (جان لو) کہ ہم اس آیت کریمہ قوله تعالیٰ۔۔۔ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْثَمَا كُنْتُمْ (پ 27 ع 17) تم جمل کہیں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں کے مصدق ہم با خدا تھے لور خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔ لور جس وقت کوئی حقوقات موجود نہ تھی اس مقام کا کیا ہم ہے؟ اس مقام کلام نور حضور قرب توحید اللہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے چلایا کہ اپنے آپ کو (تخلوقات میں) ظاہر کروں تو اپنی قدرت کی زبان سے کُنْ فرمیا۔ خن کُنْ سے موجودات تخلوقات پیدا ہو کر (بارگاہِ کبریا) میں حاضر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت و جلیت سے اپنے دانے ہاتھ کی طرف نظر کی تو آراستہ (بیراست) بہشت مع جملہ متعلقات (حور و صور بلغ و بہار و شرب و انمار) پیدا ہو گئے جب قبر و غصب و جلیت کی نظر سے اپنے بائیں ہاتھ کی جانب دیکھا تو دنیا نفس شیطان اور اس کے متعلقات پیدا ہو گئے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اشٹ پریسکم کیا میں تمہارا رب ہوں۔ فرمایا یہ آواز جملہ ارواح نے سنی لور کل و جزو حوال نے کالٹوبلی کا اقرار کیا اور اپنے اپنے (مقالات) کی طرف بھاگ کھڑی ہوئیں۔ جو روحیں دانے ہاتھ کھڑی تھیں وہ صاحب تقویٰ لور عالم صاحب فتویٰ کی ارواح تھیں۔ وہ بہشت میں داخل ہو گئیں۔ لور جو روحیں بائیں ہاتھ کھڑی تھیں وہ اہل دنیا۔ کذب کافر اور منافق کی ارواح تھیں۔ جو دنیا میں داخل ہو گئیں۔ جو روحیں اللہ تعالیٰ کے روپ و کھڑی رہیں وہ بد نظر اللہ منظور ہو کر حضوری (حق) سے مشرف ہوئیں۔ اور فقر کا خطاب پلیا۔ اور انہوں نے حضوری فقر کو اپنا رفق بنالیا۔ اس وقت فقراء کے گروہ نے نہ تو بہشت کی آرزو کی اور نہ دنیا سے کوئی احتیاج رکھی وہ اشیاق کی زبان سے اللہ اللہ کہتے ہیں۔ انہیں دنیا و عینی کی کوئی خبر نہیں۔ اسی لئے وہ خاموش خون جگرنوش ہوتے ہیں۔

الحادیث۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِيَسَانُهُ جس نے اپنے رب کی

پچان کر لی اس کی نہان کند ہو گئی۔ الحدیث۔ لَا إِنْ كَمَّا كَانَ وَ دَيْسَى هِيَ هِيَ كَمْ وَ دَهْ تَحْلَى۔ الحدیث۔ الْتَّثِيَا لِكُمْ وَ الْعَقْبَى لِكُمْ وَ الْمَؤْلِى لِهِ۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ دنیا تمہارے لئے ہے اور عینی بھی تمہارے لئے ہے اور مولا میرے لئے ہے۔ الحدیث۔ مَنْ طَلَبَ التَّثِيَا فَهُوَ طَالِبُ التَّثِيَا وَ مَنْ طَلَبَ الْعَقْبَى فَهُوَ طَالِبُ الْعَقْبَى وَ مَنْ طَلَبَ الْمَؤْلِى فَلَهُ الْكُلُّ۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا کی طلب کی وہ طالب دنیا ہے۔ اور جس نے عینی طلب کی وہ طالب عینی ہے اور جو طالب مولا ہے سب کچھ اسی کے لئے ہے۔

بیعت

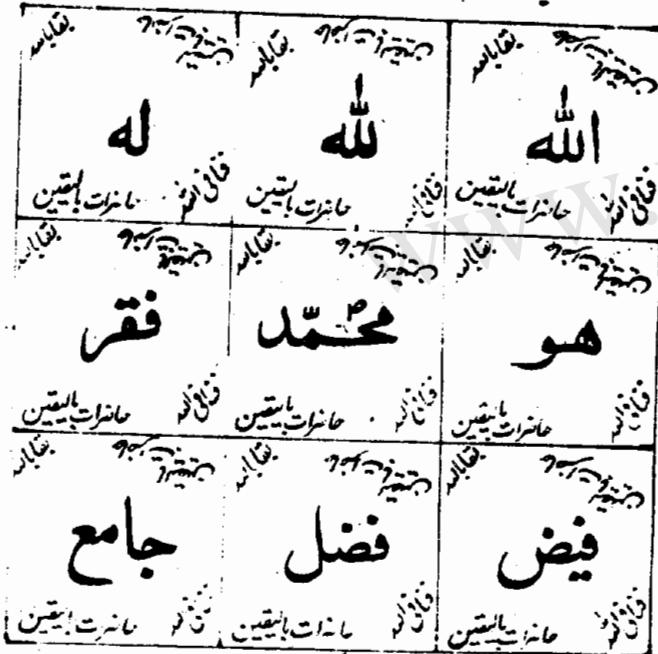
ہر مقام عارفان ہے با عین
عارف لیکن کم بیں اندر جلن۔
سنوا ظاہری آنکھ تو کتے گدھے ریچھ اور سور کو بھی حاصل ہوتی ہے۔
لیکن کامل انسان وہی ہے جو عالم باللہ باعین صاحب نظر ہو۔

بیعت

نفس شوت زیر پھر لے آ
اکھ تو آدمی بن جائے (با خدا)
صاحب عین فقیر اس کو کہتے ہیں۔ جو کوئی نیکوں کی حقیقت احوال ازل و
ابد و دنیا کی حقیقت احوال۔ مملکت و حیات ارواح اہل قبور کی حقیقت

ب

گر تو چاہے دیکھنا عین العین
غرن ہو توحید میں در للعکن
صاحب عیاں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوتی۔ باعیاں جس طرف بھی
متوجہ ہوتا ہے۔ اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوقات اس دائرہ و نقش کی برکت سے
اس کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے۔ اس دائرہ سے بالیقین با اختبار روشن ضمیر اور
کوئین پر امیر ہو جلتے ہیں۔ دائرة یہ ہے



کامل مرشد پر پلا فرض عین یہ ہے کہ وہ طالب اللہ کو مقام خوف و رجا مقام کشف قبور اور مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضور دکھا دے۔ بعد ازاں طالب

احوال۔ پل صراط کی حقیقت احوال۔ بہشت و دوزخ کی حقیقت احوال
 حضرت مجرم مصطفیٰ ﷺ کے دست مبادک سے شریعاً طوراً کا جام پینے کی
 حقیقت احوال۔ مجلس محمدی ﷺ میں ملازم لور ہم صحبت ہونے کی حقیقت
 احوال۔ لور باعیان بیدار رب العالمین سے مشرف ہونے کی حقیقت احوال کی
 ابتداء و انتفاء کو پاتوقن ہو کر دیکھتا۔ پچانتا اور اس کی تحقیق کرنے والا ہوتا
 ہے۔ وہ ان تمام علوم کو پڑھ کر بھلا دیتا ہے۔ وہ صاحب عیال طالبوں کو باطنی
 توجہ سے حضوری میں پہنچاتا ہے۔ جس سے (متذکرہ بلا) کل و جزا احوالات
 طالب صاحب عیال پر تخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ یہ بھی تمامیت فقر ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی بخش اور فیض و عطا ہے۔ جو مجلس محمدی ﷺ کے قرب سے
 حاصل ہو جاتا ہے۔ الحدیث۔ لَذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ

صاحب عیاں مرشد لور صاحب عیاں مرید دونوں کا مرتبہ لا یحتاج کا ہے۔ کیونکہ وہ (باطنی) نظر چشم عیان سے (زمین کے اندر) خزانوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ جبکہ الہ بیان ہمیشہ سروری۔ ریاضت لور رنج میں بٹلا رہتے ہیں۔ عیاں کا یہ مرتبہ کس علم سے حاصل ہوتا ہے؟ یہ (مرتبہ) تصور۔ توجہ۔ تکفیر۔

اور حاضرات اسم اللہ ذات و مجلس حضرت محمد ﷺ یا کوئی کلمہ طیبات لا إله إلا الله مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (ان چاروں اعمال کو سمجھا کرنے سے نصیب ہو جاتا) ہے ان تصویرات سے ابتداء و انتفاء میں صاحب عیان کھل جاتا اور عین عیان نظر آنے لگتا ہے۔

اللہ کو علم معرفت تلقین فرمائے۔ جو مرشد اس حکم کی باتیں کرتا ہے۔ لیکن با توفیق و کھانیں سکتا ہو خام تمام مرشد ہے۔

کامل مرشد اول طالب صدق کو ذکر میں مشغول نہیں کرتا۔ کامل مرشد مراقبہ اور محابہ و رود و ظائف کی نہ تو را جانتا ہے اور نہ ہی طالب کو سکھاتا ہے۔

(کامل مرشد) تصور اسم اللہ ذات حضور و تصرف بقرب اللہ بد نظر اللہ منحور توجہ اسم اللہ با ذکر بند کو رور با تکلیر اسم اللہ باطن معمور کے سوا کوئی دوسرا را نہ تو جانتا ہے اور نہ ہی اس کی تلقین کرتا ہے۔

کامل مرشد اسم اللہ خوش خط لکھ کر طالب کے ہاتھ میں دے کر اسے کہتا ہے کہ اسے طالب اس اسم اللہ کو اپنے دل پر لکھ۔ جب طالب دل پر اسم اللہ لکھ لیتا ہے اور وہ سکونت و قرار پکڑ لیتا ہے۔

(جب تک دل پر اسم اللہ قرار نہ پکڑ لے طالب باقاعدہ اس کی مشق کرتا ہے۔ تو پھر کامل مرشد طالب کو کہتا ہے کہ طالب (قلب کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا کر) کہ اسم اللہ ذات سے روشن تجھی آفتاب طلوع ہو رہی ہے۔ اور دل کے گرد اگر دل لا زوالی ملک خدا نظر آ رہا ہے۔ جس کا میدان اس قدر وسیع ہے کہ اس کے اندر کوئی نہیں کے چوہہ طبق رائی کے دانہ برابر سا سکتے ہیں۔ اس میدان کے اندر ایک روپہ کا گنبد طالب کو نظر آتا ہے۔ اس روپہ مبارک کے دروازہ پر کلمہ ملیب لا إله إلا الله مُحَمَّدْ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدْ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدْ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدْ رَسُولُ اللَّهِ جس کے پڑھنے سے وہ قفل کھل جاتا ہے۔ اور

طالب رحمہ مبارک میں داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہ کی عظیم مجلس دیکھتا ہے۔ اور اس صراط مستقیم سے اس مجلس القدس میں داخل ہو کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت سے فیضیاب ہو جاتا ہے۔ حبیب (اللہ) کا ایسا قرب حق تعالیٰ کے حکم سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ کامل باقیت مرشد اس راہ میں طالب صدق صدیق کے ہمراہ رہتا ہے۔ جس سے وہ مجلس کے حق و باطل ہونے کی تحقیق کر لیتا ہے۔ قلب صفا طالب خدا عقل کلی سے باشور رہ کر حق حضور کی پہچان کر لیتا ہے۔ باعیعت طالب مجلس نبی ﷺ اور شیطانی مجلس کی تحقیق کر لیتا ہے۔ اور پریشان نہیں ہوتا وہ درود پاک لا حول بسیحان اللہ کو رکھ ملیب لا إله إلا الله مُحَمَّدْ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتا ہے۔ اگر وہ مجلس خاص محمد رسول اللہ ﷺ با مجلس انبیاء اولیاء اللہ کی ہو گی تو وہ زوال مجلس ۔۔۔ اپنے حل پر باعیعت برقرار رہے گی۔ اگر وہ مجلس باطل (اور شیطانی کارروائی ہو گی) تو زائل ہو جائے گی۔ جب طالب اللہ باقیت طریق سے ہاٹن میں حقیق مجلس محمدی ﷺ میں پہنچتا ہے۔ تو وہ مجلس ذکر نہ کوئے ہاٹل نہیں ہوتی۔ اس طرح جب بھی طالب کو حق و باطل کی مجلس کی پہچان ہو جاتی ہے تو اسے لا حول پڑھنے کی ضرورت باتی نہیں رہتی۔ کیونکہ اس کا ہاٹن حق تک پہنچ جاتا ہے اور جو کچھ بھی ہاٹن میں مشروع "دیکھتا ہے وہ ظاہر میں پورا ہو جاتا ہے۔ کل باطل مخالف الظاہر فہو باطل" جو ظاہر ہاٹن کے مقابل ہو وہ باطل ہوتا ہے۔ جب وجود اس طریق پاک ہو جاتا ہے تو اس کا ظاہر و ہاٹن یکیں ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں طالب اللہ جس وقت بھی چاہتا ہے حضوری

مجلس سے مشرف ہو جاتا ہے۔۔۔ وہاں کا بالوب ملازم بن کر حضرت نبی اللہ ﷺ ملئیم کی مجلس میں حاضر ہو جاتا ہے۔۔۔ یہ مراتب باعین طالب اللہ صاحب ذکر مذکور۔ ظاہرو باطن برحق تحقیق جو ہیشہ (مجلس نبوی ملئیم) کا ناظر اس میں حاضر رہتا ہے کے ہیں۔۔۔

بیت

نک کرنے والا مشک ہو گیا
منکر نبی کا آخر کافر ہو گیا

مجلس محمدی میں داخل ہونے اور جملہ انبیاء علیہ السلام نبی اللہ سے ملاقات کرنے کی شرح

علم تصوف میں حاضرات اہل اللہ ذات سے باطن میں حاضر ہو کر حضوری مجلس میں داخل ہوتا اور انبیاء علیہ السلام اولیاء اللہ سے مشرف ہونے کا گواہ بھی حضوری ہے۔ اور حضوری کی گواہ مرشد کی نگاہ و توجہ ہے جو ہیشہ طالب کے ہمراہ رہتی ہے۔ اس (حضوری) راہ کو وہ شخص جس کا نفس زندہ اور دل سیاہ ہے کیسے جان سکتا ہے؟ مطلب یہ کہ جس کا نفس علم تصوف میں اسم اللذات کی تائیر سے پاک ہو جائے اور بد خصلتوں سے مردہ ہو کر زندہ قلب سے جواب باصواب اور قرب اللہ حضور سے الہام پیغام حاصل کرے اس کا نفس ہائی تصور اسم اللذات سے پاک ہو جاتا ہے۔ (اس کی بچان) یہ ہے کہ اس کے وجود میں نہ ہوا باقی رہتی ہے نہ ہوں۔ جو کوئی باطن میں باقی تھیں (داخل ہو کر) تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ اس کو کیا غم اور کوئی حاجت ہے۔ کہ وہ

دعوت پڑھے؟ صاحب تصوف فیض بخش کامل معرفت فقیر وہی ہے اور دعوت میں عامل کامل وہی ہے جو کل و جز کے علم کو اپنے عمل میں لے آیا ہو۔ ایسے عامل کی صفت یہی ہے کہ وہ حضوری میں باقصور دعوت پڑھتا ہے۔ وہ قرب اللہ کی بارگاہ سے نصیب دلوادیتا ہے۔ بے نصیب کو نصیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی برکت اور آپ کے (حضور) التماس کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ (الله تعالیٰ) کے حبیب ہیں۔ اس قسم کی دعوت پڑھنے والا جس کسی کو چاہتا ہے۔۔۔ مشرق و مغرب ہر ملک کی ولات ہر اقلیم کی بلوشانی عطا کر دیتا ہے۔

الله تعالیٰ کے فقیر اور رسول اللہ ﷺ کے (حضوری) اس قسم کے سخن بخش ہوتے ہیں۔ یہ مراتب دعوت شہوار قور اور اللہ تصور ز شیر حضور کے ہیں۔ کیونکہ ان فقیریوں درویشوں کا ہر کھن از مدد تالح بد الابد قیامت تک جاری رہتا ہے۔ بلکہ وہ قیامت بپا ہونے سے پہلے ہی صاحب نفس مطمئنہ کو بہشت میں داخل کر دیتے ہیں۔ قوله تعالیٰ۔۔۔ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَةُ إِذْ جَنَّى إِلَيْكَ رَأْضِيَّةً مَرْضِيَّةً فَادْجُلِّي فِي عِبَادِي وَادْخُلِّي بِجَنَّتِي۔ (ب 30 ع 14)

اے مطمئنہ نفس اپنے رب کی طرف راضی خوشی رجوع کر لے۔ اس کے بندوں میں داخل ہو جا اور جنت میں داخل ہو جد۔

نفس مطمئنہ بندگی کا بوجھ لٹھنے والا معرفت انوار دیدار پروردگار میں باقی باطن مست ظاہر ہشیار ہوتا ہے۔ اس کو کبھی خوف اور کبھی رجاء لاحق ہوتا

ہے بلکہ خوف و رجاء کے دوں (مقولات) فقراء کی قید و تصرف میں ہوتے ہیں۔ (کیونکہ) فقراء کا خن قرب خدا کُنہ کُٹھ سے ہوتا ہے۔ یعنی فقیر وہ ہے کہ جس چیز کو کہے ہو جاؤ دلہ تعالیٰ کے امر سے ہو جائے خواہ وہ جلدی ہو جائے یا قیامت پر (موقوف ہو جائے) ایک دم کے لئے یا یہیش کے لئے ہو جائے۔ ایک ساعت میں ہو جائے یا سالما سال میں پورا ہو۔ لیکن (یہ بات لازمی) ہے کہ فقراء کا خن کبھی رو نہیں جاتا۔ جو فقیر قرب اللہ اور فنا فی اللہ کی کُنہ کو پالیتا ہے وہ لاحد ولاعد (بے حد و حساب) کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ الحدیث۔۔۔ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيِّفُ الرَّحْمَنِ فقراء کی زبان سیف الرحمن بن جلتی ہے۔ اس قسم کے فقیر طریقہ قادری میں ہی ہوتے ہیں جو ظاہر میں محبوب ہاطن میں مخدوب ہوتے ہیں۔ ظاہر میں ہشیار ہطن میں بلیدار ہوتے ہیں۔

بیت

قدوری کو دیکھنے والی ملیں آنکھیں دوام
غرق ہو دیدار میں وہ صبح و شام
صاحب خن فقیر ہوتا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ معرفت اسرار کا ایک
بہت بڑا مرتبہ ہے۔

ایات

خن مرداں جل سے جل ہے زندگی
پاقصوں کو در بدر ہر جگہ شرمندگی

جو بھی چاہے دم سے ہو جائے حضور
غرق فی التوحید گم ہو اندر ذات نور
جس کو حاصل ہو حضوری ہر دوام
اس کو حاجت ہی نہیں ہو خاص و عام
دو روز کی دعوت سے حاصل ہو جائے دم
اس راہ سے ولقہ نہیں جو اللہ غم
کر پڑھوں دعوت با جذب و
ہر طبق جنہیں میں آئے زیرو زبر
قدوری کے یہ مراتب از خدا
قدوری کامل مشرف با لقاء
قدوری ہوں سوری ہوں سرمدی
ہم صحبت ہوں با مصطفیٰ حاضر نمی
بشه با بشه مقام از مقام (ہم خاص و عام)
ان مراتب فیض پر ہو گیا فرش تمام
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ جَبْ فَقْر
تم حاصل ہو جاتا ہے تو (وجود میں) اللہ صلی بالی رہ جاتا ہے

ایات

فقر کامل فقر کے ایک دم سے ہو جائے تمام
ہر مقام کو وہ طے کر لے ہر دوام

جماعت سنی ہیں جن کا مسلک حنفی ہے۔ جو (حضور پاک ﷺ) کے چار یار (صحابہ کتاب) کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ باطن میں مست اور شریعت (کی پیروی) میں بست ہشیار ہوتے ہیں۔

بیت

ایک قدم لاگوت میں اور دوسرا بر لا مکل
خوشی سے دیدار اللہ کر لیتا ہے عارف عیان
جان لو! کہ آدمی کے وجود میں قتنہ و فساد ہیشہ نفس (کی خرابیوں کے باعث ہوتا ہے) جس کے خلاف (ہیشہ) شب و روز جلو کیا جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ یہ (نفس کی) چوں (چا) ہے۔ چوں کی بنیاد اُٹا ہے اور اُٹا کی بنیاد کفر شرک ہے۔ (اسی لئے شیطان نے مقام انتیت سے کما) قوله تعالیٰ — اُنا خَيْرٌ مِّنْهُ حَلَقْتُنِي مِنْ نَارٍ وَ حَلَقْتُهُ مِنْ طَيْنٍ (پ ۸۴) میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے جبکہ اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کے وجود میں شیطانی شرک اور شر کے تیس ہزار خطرات شیطان کے موجود ہیں۔ تیس ہزار زنار و اہلت کے ہیں۔ تیس ہزار زنار و سوسہ کے ہیں۔ تیس ہزار زنار خناس کے ہیں۔ تیس ہزار زنار خروم کے ہیں۔ تیس ہزار زنار طبع حرص کمیتی دنیا کے ہیں۔ اس طرح یہ کل ایک لاکھ اسی ہزار زنار ہیں۔ اور ان زناروں کا (ہر دعا کہ) یہود و نصاری (کی نعمتی) اذور سے بھی سخت گیر اور میدان جنگ میں کفار سے مقابلہ (سے

یہ قوت و قتنق از کال طلب
کال تو کیا کیاب ہے کال راز رب
بست سے کال طلب گار زر
ہو ہزاروں میں کوئی کال نظر
کال عارف صاحب نظر عامل طالب زر
کاملوں کو قرب (رب) سے حاصل نظر
ان کی نظر میں ہے برابر خاک و زر
عارف و عامل ہوں ٹانی خضر
میں غلام قادری ہوں جل شمار
قدوری قاتل صاحب محن ہوں شہسوار
نقش بندی کو نہیں قدرت کہ دم بھرے
سروروی کو کمل طاقت کہ پاؤں دھرے
ہر ایک ان میں ہے گدا ببر طلب
قدوری تو غالب ہے با قرب رب
ہر طریقہ دیکھے لو مش چرانغ
آقاب قادری سے طور بھی ہے داغ داغ
جاننا چاہئے کہ عالم فاضل۔ شیخ مشائخ ہونا۔ غوث قطب ہونا اور
فقیر درویش ہونا آسان کام ہے۔ لیکن مومن مسلمان ہونا بست
مشکل اور دشوار ہے۔ قادری طریقہ میں مومن مسلمان اللہ سنت

بڑھ کر سخت) ہے۔ یہ سب زنار نہ تو ورد و ظائف سے نہ صوم و صلوٰۃ سے نہ حج و زکاۃ سے نہ مراقبہ و مکاشفہ سے نہ مجادہ محاربہ سے نہ علم کے مسائل فقہ تفیری سے نہ ذکر فکر کی تائیری سے نہ چلہ ریاضت خلوٰۃ نشانی سے نہ قرآن مجید کی آیات کی حلاوت سے۔ نہ شب بیداری سے۔ نہ دل کی زندگی اختباری سے نہ جس دم سے نہ جنبش دم سے ثویتی اور پھلتی ہیں۔ پس ان زناروں کو توڑنے کے لئے کیا علاج کرنا چاہیے؟
ان کو درفع کرنے کا علاج یہ ہے کہ کامل مرشد

تصور اسم اللہ العزات

لور تصرف حاضرات از کنه کلمہ طیبات لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
للهم (سے ان کو دور کرتا) ہے۔

وہ حروف اسم اللہ ذات اور حروف کلمہ طیبات کو با تصور توجہ سے دل کے گرد
بکدو مرقوم کرنے کی (تلقین کرتا) ہے۔ جب طالب اللہ (ان حروف) کو لکھتا
ہے۔ (تو اس رقم مرقوم کی کثرت سے) ان حروف کے درمیان سے قرب
معرفت دیدار پورہ گار الوار توحید کی آگ پیدا ہو جاتی ہے جو یکبارگی سرتاقدم
ان تمام زناروں کو جلا دالتی ہے۔ بعد ازاں طالب اللہ حقیقی مسلمان۔ صفات
القلب میں (داخل) صاحب تقدیق۔ باعیان۔ ہاطن صفا غرق فی التوحید
(شرف) دیدار لور کفر و شرک سے بیزار ہو جاتا ہے۔

جو شرمند کہ پلے ہی روز طالب اللہ کو کفر شرک سے باہر نہ نکالے اور تصدیق
القلب مسلمانی کے مرتبہ کوئہ پہنچا دے اس کا مطلب مقصود پورا نہ کر دے

لور دیدار رب العالمین سے مشرف نہ کر دے تو معلوم ہوا کہ طالب ابھی تک
مردوں ہے۔ اور مرشد کا مقصود و مطلوب جیفڈ مردار (دنیا ہی) ہے۔ طالب تو
(وہ تبعی) ہو گا جب اسے عین دیدار خاص ہو جائے گا اسی لئے "المرید
لا یرید" مرید وہی ہے جو رونہ کیا جائے وارد ہوا ہے۔

جاننا چاہئے کہ وہ کونسا علم ہے؟ وہ کونی حکمت ہے؟ وہ کون سای عالم
ہے؟ وہ کون سا قرب حضور ہے؟ وہ کون سی دعوت قبور ہے جو وہ کون
سلوکو فکر معمور ہے؟ (جو سیف الرحمن) ہے۔ وہ کونا (ذکر) ہے جس سے وجود
مخصوص محل ہو جاتا ہے؟ وہ کونا اسم اعظم ہے؟ قرآن مجید کی وہ کون سی آیات
اور تفسیر ہے؟ کہ جن کے پڑھنے ورد کرنے یا توجہ سے اپنے تصرف میں لانے
سے طالب اللہ کو غنیمت کا خزانہ نصیب ہوتا جاتا ہے۔ جو اس کے لئے اور
اس کی اولاد کے لئے قیامت تک کافی ہو جاتا ہے۔ لور دیدار الابد تک الامتحان
ہو جاتا ہے۔ حرص و ہوا سے خلاصی پر کر جمیعت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ جلد
نفس سے فارغ ہو کر عین بعین (دیدار میں محو) ہو جاتا ہے۔

جان لواکہ ہر آدمی کے وجود میں نفس شجرۃ الزنار ہے جس کی ہر
ٹکاخ ہر رگ میں نقصان پہنچانے والی موجود ہے اس (درخت) کے پتے
بد کاری کی بوئے بد ہے۔ اور وجود کے بل اس کے کثنوں کی ماں ہیں۔ پس
اس شجر نفس۔ شجر بد آخادر کا کیا علاج کرنا چاہئے؟ پس مرشد کو چاہئے کہ اس
الله کی قوت اور توجہ کے کھلاڑی سے اس (درخت) کو (جز) سے کٹ
ڈالے۔ جس کے بعد طالب کا وجود پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ لور طالب مرید
توحید اللہ کی معرفت کو پہنچ جاتا ہے۔ جو مرشد اس رہا سے والف نہیں لور

حضوری راہ سے آگاہ نہیں وہ (کامل مرشد کیسے ہو سکتا) ہے؛ طالب مرید قادری کو کسی دوسرے طریقہ سے تلقین حاصل کرنا گزلا ہے۔ کیونکہ ہر دوسرے طریقہ کا کامل طالب مرید قادری طریقہ کی ابتداء تک بھی نہیں پہنچ سکتے اگرچہ وہ عمر بھر ریاضت و محبہ کے پھر سے سرکارا تارہے کیونکہ محبہ کا مزدور کام رتبہ ہے۔ جبکہ قادری کا (ابتدائی) مرتبہ قرب اللہ حضور کا مشلیہ ہے

شرح الہام

الہام کے چند طریقے ہیں جس کی توفیق کے بھی چند اقسام ہیں۔ ہر ایک الہام سے حق و باطل کی تحقیق کی جاتی ہے۔ بعض تم کے الہام میں دورے پیغام ملتا ہے۔ (یا آواز سنائی دیتی ہے) دوسری تم کا الہام قرب اللہ حضوری تمام سے ہوتا ہے۔ جو الہام تصویر اسم اللہ ذات سے ہوتا ہے۔ وہ الہام غیر مخلوق ہے۔ اس الہام میں آواز نہیں آتی وہ غیر مخلوق الہام قلب گوشہ کے گذوئے کے اندر فاؤں قلب سے چپا ہوتا ہے۔ لور اسی مقام سے زبان پر ظاہر ہو کر خن پیغام کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس خن میں آواز نہیں ہوتی ایسا الہام پیغام با توفیق تحقیق کے (طریقہ) سے عالم باللہ عارف کو علم الہام سے پائی مُعَظِّم اللہ کے مقام میں ہوتا ہے۔ جس کے درمیان نہ تو فرشتہ کو کوئی دخل ہے اور نہ عی اس میں پیغمبران عظام کے پیغام الہام (کی کوئی نسبت) ہے۔ قوله تعالى نَحْنُ نَخْرُبُ إِلَيْهِ مِنْ حَجَبِ الْوَرِثَدِ (پ 26 ع 16) تحقیق میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

قوله تعالى فَإِذَا كُرْوَنَى اذْكُرْ كُلَّ هَبْ (2 ع 3)

○ تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد کروں گا

خدا تعالیٰ سے دور بدور حفظ بحفظ ذکر اللہ کرنے سے سوال کا بواب حاصل ملنے لگتا ہے۔ اور ایسے الہام کی (آمد و رفت) پر فقر تمام ہو جاتا ہے۔

الْهَمَش— إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ

الہام فانی اللہ بقابل اللہ عاشق و معشوق محبوب و مرفوب نہیں دو شیخ نہیں کامل فقیر کا مرتبہ ہے۔ (ہر کس و ناکس کو الہام کا یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا لور یہ الہام وحی یا وحی کی کوئی قسم نہیں) ہے۔ بلکہ الہام القاء الْخَيْرِ فِي قَلْبِ الْغَيْرِ بِلَا كَسْبٍ اس الہام سے مروء القاء خیر (منجانب اللہ) فی القلب غیر بلا کسب کا ہام ہے۔

انبیاء اولیاء اللہ کی طرف سے مخلوق کی آواز میں الہام ہوتا ہے۔ شذاء کی طرف سے ہونے والے الہام میں (آواز کے ساتھ) خوشبو بھی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ فرشتوں کی طرف سے بھی اسی قسم کا الہام ہوتا ہے۔ جو سامنے یا وادھی جانب سے ہوتا ہے۔ جو الہام با میں ہاتھ یا پاسٹ کے پیچے سے آواز آئے اور اس میں گندی بو بھی محسوس ہو وہ الہام لور آواز جنت شیاطین کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جس الہام سے وجود میں طمع حرص پیدا ہو جائے وہ الہام دنیا کی طرف سے ہوتا ہے۔ جس الہام سے وجود میں شوست بے معیتی اور بے قراری پیدا ہو جائے وہ الہام اور آواز نفس کی جانب سے ہوتی ہے۔ جس آواز لور الہام سے وجود میں فرحت ترک تو کل تجدید تغیرید معرفت توحید پیدا ہو جائے وہ الہام آواز ارواح مقدسہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس آواز اور الہام سے

وجود میں صفائی پیدا ہو کر سودا سویدا کافور ظاہر ہو جائے یہ آواز لور الام قلب کی جانب سے ہوتا ہے۔ جس سے آواز لور الام سے انوار روشن ہو کر دیدار پروردگار سے مشرف ہو جائے ہدایت غنائم حاصل ہو جائے اور کوئی نہیں

میں جو کچھ بھی ملک ولایت قاف تا قاف شرق تا مغرب قید و تصرف میں آ جائے یہ آواز لور الام محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوتا ہے۔ سنو! کہ صاحب الام جو کچھ بھی کہتا ہے۔ قرب اللہ سے کہتا ہے۔ اور اس کا خن لازوال ہوتا ہے۔ اور ناقص جو کچھ بھی کہتا ہے وہ جھوٹ کذب اور لاف زن ہوتا ہے۔

پس کامل اور ناقص کو کس عمل کس عقل اور کس علم سے شناخت کر سکتے ہیں؟ ناقص کا کلام تقلیدی ہوتا ہے۔ جس میں کچھ لذت نہیں ہوتی اور اعتقاد پیدا نہیں ہوتا۔ کامل کی بات میں لذت (اور تاثیر) ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے وقت پر درست اور عقدہ کشائے ثابت ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں کی آزمائش و امتحان کریں (تو معلوم ہو گا) کہ جس جگہ عین ہے۔ وہاں بیان کی کیا حاجت ہے؟ صاحب عین ہا جمیعت (صاحب) وصل ہوتا ہے۔ جبکہ صاحب بیان ہمیشہ متعجب و پریشان رہتا ہے۔

شرح ذکر اللہ

ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى عِلْمُ الْأَيْمَانِ وَ حِصَارُ مِنَ الشَّيْطَنِ وَ حِفْظُ
مِنَ الْمُتَّيْرِنِ۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کا پریشان۔ شیطان سے حصار اور میران پر حفاظت کرتا ہے۔

بیت

ڈاکرا گر چاہیے تھے کو ذکر لا زوال
 قادری سے طلب کر قربش وصل

ذکر کا مرتبہ حاصل کرنا اور ذکر سے باوصل ہو کر حضوری حاصل کرنا یہ آسمان کام نہیں ہے۔ بلکہ بہت ہی مشکل و دشوار کام ہے۔ ذکر کی اصل جو وصل کی بنیاد۔ معرفت کا مخزون اور مشلبدہ حضوری بخششے والا ہے۔ وہ ذکر تصور اسم اللہ ذات کے انوار ہیں۔ جس میں بھل جموعہ جملہ ذکر انوار سے حضوری مشلبدہ و دیدار پروردگار نصیب ہوتا ہے۔ دم کو روک کر (ذکر کرنا) اور جس دم کی گنتی شمار کرنا۔ احمد گائے ہبل (کی ہش) یہ شعور حلقہ کے مراتب ہیں۔ یہ ذکر حیوانی ہوتی نفسانی ہے۔ جسے جن و انس حیوالات پرندے عوام الناس سب جانتے لور پڑھتے ہیں۔ قوله تعالیٰ۔

يُسْتَحْمِلُ اللَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ هُوَ أَعْزَى الرَّحِيمِ
(پ 27 ع 17)

زمین و آسمان میں جو کوئی بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے کہ وہ عزیز اور حکیم ہے۔

ذکر فکر میں ریافت اور کوشش کرنا عوام اللہ تعزیز کا مرتبہ ہے۔ جو خاص ذکر سے بے خبر اور دور ہیں۔ وہ ذکر جس میں (نور اللہ میں) جذب کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے خاص ڈاکوں کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کمیغ لیتے ہیں۔ لور اپنی جانب سے پداشت بکش دیتے ہیں۔ کہ وہ بصر با بصر و سع با سع و عین ہا

میں وہ ایت باہدایت و غایت با غایت و فیض با فیض و فضل با فضل و نعم
البدل بالنعم البدل اس کو حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ذکر جملی و ذکر سلطانی و ذکر
قریلی و ذکر عیانی و ذکر لا عیانوت لا مکانی اور ذکر زندگی قلب جس سے تاقامت
قبیر میں خواب (وصل) میں پڑے رہتے ہیں۔ لور موت کے عالم میں بھی ان
کے بیش کو حیات (دائی) نصیب ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی لامان میں لامان
اللامانی ہوتے ہیں۔ (اسی طرح) ذکر مشاہدہ قرب ہا دیدار رہلی و ذکر وحدت
و جملی و ذکر یا توجہ مطلق نفس فلذ و ذکر بقاء و ذکر لقاء و ذکر دوام صحبت حضرت
محمد رسول اللہ ﷺ و ذکر محمود و ذکر سلطاناً "نصیراً" و ذکر جزو ذکر حائل و ذکر
درود شریف و ذکر معرفت و ذکر مقصود و ذکر وصول و ذکر منطق و ذکر معلل و ذکر
جلال و ذکر جعل و ذکر کمال و ذکر حائل و ذکر احوال و ذکر حق و ذکر قوم (یہ بھی
خفف قسم کے اذکار ہیں)

مطلوب یہ کہ جب کوئی کامل تصور اسم اللہ ذات میں عرق ہو کرتا فیض اللہ ہو
جاتا ہے۔ مشاہدہ انوار سے مشرف دیدار ہو جاتا ہے توجہ تکر۔ تصرف سے جان
فدا کر کے با خدا ہو جاتا ہے تو اس کے وجود پر جتنے بل ہیں۔ ان میں سے ہر
بل اسم اللہ ذات کے (تصور کی برکت) سے اللہ تعالیٰ کے علیحدہ علیحدہ اسمائے
ذات سے ذکر میں زبان کھول لیتا ہے۔ اس قسم کے ذاکر ایک دم میں اللہ تعالیٰ
جَلَ شَاهِہ کے تین کوڑستہ زار اور پچھترہا میں کلاؤ کرتے ہیں۔ جس سے لن کا
قلب زندہ اور نفس مطلق مزدہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب قدوری سروری اور
سروری قادری کے پہلے ہی روز کی ابتداء سینق لور قاعدہ ہے۔ (جس کی مرشد
انہے تلقین کرتا ہے) اس قسم کے ذاکر کو اسرار الختمت و کرامت المعلم و

تنظيم المکرم فیع بخش سلطان الذکرین کرتے ہیں۔ یہ مراتب اس ذاکر کے میں
جو سلطان الفقر کا ہم صحبت اس کا شکر گزار شاگرد اور اس کے دیدار سے
مشرف ہوتا ہے۔

ابیات

ذکر کوش سر ببر وہم و خیال
ذکر کش کر دے حاضر لا زوال
وجود عویٰ کرے کہ میں ہوں ذاکر خدا
ہو حضوری اور ہو جائے صاحب لقاء
ذکر اک دریا ہے اس کی لہر ہے ہر دم
جب طاح با خبر ہے کشتی کو کیا غم
میں طاح ہوں کشتی پر سوار
کشتی اور راز موجش کا نگاہ دار
میں دریا ہوں اور درتے صفاتم
کہ موتی پا لیا از عین ذات
حضوری طلب کر ذکر حضوری
کہ اس راہ سے واقف نہیں اللہ غوری
ذاکر کا وہم قبول و فہم قبول و نگاہ قبول و آگاہ قبول و نظر قبول و منظور قبول
و حضور قبول و دلیل قبول و قلل قبول و افعل قبول و اعمال قبول و احوال قبول
و مسی حل قبول و سکر سو قبول و قبغ بسط قبول و قصور تصرف قبول و

جلایت جمیلت و علیمت معرفت قبول و اکل و شرب قبول اور ہر لباس قبول ذاکر کے ظاہری حواس فنا فی اللہ کی قید قبضہ اور تصرف میں آ جاتے ہیں۔ اور باطنی حواس بقا بالله میں کھل جاتے ہیں۔ اس قسم کے ذاکر کا خطاب "سوختہ محبت" "جام کلب" ہوتا ہے۔ ان کا کھلا جملہ لور ان کی خواب حضوری مشاہدہ ہوتی ہے۔ وہ ہر مقام کو علیحدہ علیحدہ رکھتا ہے۔ ایسا ذاکر مقبل (بارگہ) لور ختم الذاکرین اللہ الوصول ہوتا ہے۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مَنْ لَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُولِ الْوُصُولِ فَقَدْ كَفَرَ وَأَشْرَكَ فِي إِلَهٍ (جس نے ذکر میں مذکور مقام حاصل کر لیا) اس حصول و صول کے بعد اس نے (ذکر۔ فکر۔ مرابقبہ) کی عبادت کا ارادہ کیا تو (توحید میں یکتا ہونے کے بعد) اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ شرک (وراپنی ذات) کے ساتھ کفر کیا۔

شرح حاجی

حاجی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) حاجی صاحب کرم الہ پاٹن

(ii) حاجی حرم الہ بن (پیغمبر کا پیغمباری)

جب اولیاء اللہ حاجی اعتقلو کے ساتھ حرم کعبہ میں حج کے لئے داخل ہوتے ہیں تو قرب حضور اوار کے باعث حرم کعبۃ اللہ سے (الوارذات) کی جگلی ہوتی ہے۔ اور جب حاجی حرم کعبہ میں داخل ہو کر طواف کرتا ہے تو شرف دیدار ہو جاتا ہے۔ کعبہ لور دیدا میں کوئی (رکلوٹ) حائل نہیں ہوتی۔

یکی اللہ پاٹن حاجی ہے جو اہل دیدار دنیا مدار سے (شب و روز) ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ حاجی صاحب پاٹن روئی مان کی طلب میں ہوتا ہے۔ جب اولیاء اللہ حلیتی جبل عرفات کے میدان میں لَبَّیْکَ وَلَبَّیْکَ وَلَبَّیْکَ وَلَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ تو وحدہ لا شریک ہے میں حاضر ہوں کہتا ہوا ہاتھ انداز کر دعا کرتا ہے تو حاجی (یعنی) عبد اور (میعون) رب تعلیل کر دیا کوئی جلب باقی نہیں رہتا۔

حاجی جب حرم مہینہ منورہ میں روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک داخل ہوتا ہے بے شک حضور پاک ﷺ اپنی قبر روضہ مبارک سے باہر تشریف لا کر اس کی دھنگیری ہیں۔ اس کو رخصت دیتے ہیں اس کو تلقین و تعلیم کرتے ہیں۔ اس قسم کا حاجی فرمی مداریں کر دنیا سے تارک فارغ ہوتا ہے وہ بھی دنیا مدار کی طرف نظر انداز کرنے میں رکھتے وہ ظاہر میں ہشیار اور پاٹن میں مست ہوتا ہے۔ اللہ بس و ما سوی اللہ بوس

ایات

بَا تَصْوِيرَ كَعْبَةَ كَوْ دِكْمُونَ مَادَمَ
وَرَدَ هَنْسَنَ بَا نَبِيِّ حَاضِرَ دَوَامَ
حَاجَتْ نَسِنَ كَيْسَ كَهُو دُوَنَ مِنْ يَهْ مَقَامَ
رَوْزَ وَ شَبَّ مِنْ بُوْلَ حَضُونَ لَا كَلَامَ
كَيْسَ كَوْنَ شَرَخَ انَّ احْوَلَ كَا
وَاقَفَ احْوَلَ مِيرَ بَعْضُنَ مَلَاهَ

بھوکو کافی ہے بس اس کا نور
وایمبا با مصطفیٰ ہر دم حضور

شرح دعوت

عالم عالی جو دعوت میں کامل ہے وہ اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ ہرگز
رجعت نہیں کھاتا اور سلامت رہتا ہے۔ اس قسم کا کامل ایک ہفتہ میں
خوارج کاملک روافضی کا ملکسوار حرب۔ یہود و نصاریٰ کے ملک کو خاک و
خاکستر بود سے بیرون کر سکتا ہے۔

وہ کونی دعوت ہے؟ وہ کونا نقش ہے؟ وہ کونا علم ہے؟ ایسی دعوت
پڑھنے کے لئے قبر و قرآن اور صاحب دعوت کا قلب قوی اور مقرب بجان
ہونا ضروری ہے۔ اس قسم کا عالی صاحب دعوت کامل قبور و الہ حضور اگر
لوہے اور پتھر کے قلعہ پر دعوت پڑھے تو وہ بھی موم ہو جائے۔ اس طرح کسی
لٹکر پر خزانہ اور دولت خرچ کرنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔

بیت

جس کو دعوت حاصل ہو یک دم تمام
آسان اس کے کام ہو جائیں دوام
اس قسم کے عالی کو پادشاہ اور امراء (کی خوشنودی) کے لئے دعوت پڑھنے کی
ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ جس کسی کے لئے دعوت پڑھتا ہے۔ عند اللہ پڑھتا

ہے۔ اور اسی کے لئے پڑھتا ہے۔ جس کے لئے حکم اجازت اور رخصت
حضرت محمد ﷺ کی حضوری سے ہوتی ہے۔

ابیات

لوگ جانتے ہیں قبر میں زیر خاک
با حضوری روح ان کا سُجہ پاک
گم قبرِ گنام بے ہم و نشان
قبر میں ہے بُجھہ ان کا در لامکان
ہم جو بھی لیتا ہے ہاشم حضور
ہم خن بخارفان ذکر ش ضرور
ان مرتب موت کو کہہ دو حیات
قید دنیا سے خلاصی و نجات
الحدیث۔۔۔ اللہ تَبَارَكَ بِسْجُنِ الْمُؤْمِنِينَ وَجَنَّةَ الْكَافِرِيْنَ۔۔۔ دنیا
مؤمنین کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کے لئے جنت ہے۔

بیت

جو بھی کوئی قیدی ہے عاجز تمام
بعد مرنے کے وہ واصل ہو دام
اس مرتبہ میں مردہ دل کو تو موت ہے۔ اور مردہ نفس کو موت سے حیات
نصیب ہو جاتی ہے۔

بیت

ہے جو بھی حرم وہ محروم نہیں
موت سے جو۔۔۔ بے خبر ہے مخدوم نہیں

عارفوں کی موت سات طریقوں سے ہوتی ہے۔ جو وصل کے سات مراتب۔ احوال کے سات مراتب۔ مشاہدہ جمل کے سات مراتب ہیں۔ یہ قرب حضوری انوار میں بالتفق موت ہے۔ جس سے بالتفق مشرف دیدار ہو جلتے ہیں۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ عطا کرے یہ بخشش مشق وجودیہ سے ہو جاتی ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ مردہ حل زندیقوں کے گروہ سے ہے۔ بعض عارفوں کو إِنَّ لَوْلِيَ اللَّهُ لَا يَمُوتُنَّ۔ لولیاء اللہ مرتے نہیں (کا مقام حاصل ہو جاتا) ہے۔ وہ موت سے مشرف دیدار ہو جلتے ہیں۔ وہ ازل سے لب تک باخبر ہوتے ہیں۔ وہ خواب غفلت میں بیدار ہوتے ہیں۔ كَمَّا تَمُوتُنَّ نُخَسِرُونَ كَمَا تُحَسِّرُونَ تَمُوتُنَّ بِسْمِ اللَّهِ رَحْمَةً دیے ہی تم زندہ کے جاؤ گے۔ جیسے تمیں زندہ کیا گیا ہے۔ دیے ہی تمیں موت آئے گی۔ مَنْ أَحْبَبَ شَيْئًا فَهُوَ مِثْنَهُ جو کوئی جس شے سے محبت کرتا ہے۔ وہ اسی کا ساتھی ہے۔

بیت

ساقوں اعضا میرے کتے ہیں آں
بعد مرنے کے بھی ہے وصل کی راہ
جس کسی کی اصل (نبیاد) وصل پر ہے۔ اس کو درس موت پر (عمل)
کرنے سے کیا خوف ہو سکتا ہے۔ جو فصل جوانی میں بھی جاتی ہے وہ فصل
بمار کا نظارہ دیتی ہے۔ جس کسی کے ساقوں اعضا مشق تصور اسم اللہ ذات
سے پاک ہو جائیں اس کو جان کنی کی تینی و عذاب قبر لور حساب قیامت کا کیا

خوف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سرتاقدم مشق تصور اسم اللہ ذات کا کشت ہے۔
اور اس کی جان اس طرح چاک چاک ہے۔ اگرچہ اس نے اپنے جسم پر اربع
عناصر خاک کے سات لباس پہن رکھے ہیں۔ لیکن اسے پاکیزگی کے مراتب (کی
انتہاء) کا کوئی اندازہ نہیں۔ سات قسم کی معنوی موت کے (مراتب) حسب ذیل
ہیں۔

اول موت سے محبت کرنا حاصل کرنا۔

دوم موت سے معرفت حاصل کرنا۔

سیوم موت سے مشرف مشاہدہ موئی ہو جاننا۔

چہارم موت سے موزی نفس کو قتل کر کے دونوں جان کا تماشہ پشت ناخن پر
کرنا۔ ایسے شخص کو کلمے پڑھنے اور ہاتھ میں قلم کپٹنے کی کیا ضرورت ہے؟
اس کے ہاتھ کی تین انگلیوں (کے تصرف میں) ہر ملک کی ولایت ہوتی ہے۔
پنجم موت سے دائیٰ طور پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس کے ملازم ہو
جلتے ہیں۔

ششم موت سے نبی اللہ اصفیاء ولی اللہ سے دست صافیہ کرتے
ہیں۔

ہفتم موت سے محروم اسرار۔ پردہ بردار ہو جاتے ہیں۔ جان لو کہ مراتب دو قسم
کے ہوتے ہیں۔ جمیعت کے (مراتب) اور پرشالانی (کے مراتب) (متنزہ)
مراتب) اور دو قسم کی مرادیں معنوی موت میں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کامل
مرشد اسم اللہ ذات "جسی" سے ان کو کھول کر دکھا دیتا ہے۔ بعد ازاں اس

تیوم کی (طے سے) اس کو ماضی حل مستقبل (ہر زمانہ میں) حق و باطل کے
حقائق معلوم ہو جلتے ہیں۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے نجم تقویم
کے مطالعہ کی حاجت نہیں رہتی۔ اس پر ہر مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔
اے صاحب باطن من لے! کہ تو نے بھی اپنی (تیقی) عمر نام و نہیں
خلافت کا خطاب حاصل کرنے میں ضائع کردی سرورازوں کو کھولنے والا "مفہٹ
الابواب" توحید کا علم ہے۔ جو دونوں جہان اپنے ہاتھ میں لانے کی کلید ہے۔
اس کے سوا جو (علم) بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دشمنی روزگار اور نفس کی
(خواہشات) کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ مطلق علم جو کلید کل ہے وہ دعوت کا
علم ہے۔ (ایسی دعوت پڑھنے والے کو) دعائے استحباب الدعوات کہتے ہیں۔ وہ
علم کونا ہے؟ اور معرفت و حکمت کے اس علم کا کیا نام ہے؟ کہ جس میں کل
و جز علم ایک ہی دعوت میں فتح ہو جائے۔ اور ایسی دعوت پڑھنے والے کو
قرب سُجَانی سے یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ **وَسَلَّمَ قُوْلًا مِنْ رَحْبَرِ رَحْبَرِ جَهَنَّمِ**
(پ ۲۲۴ (۳) کی دعوت) سے ہی جمعیت کا اہتمام ہوتا ہے۔

مُشْتَوْيٰ

کل و جز طے میں حاصل ہو تمام
طے سے ہی کھل جاتا ہے ہر اک مقام
طے توفیق ہے تحقیق از خدا
طے حاصل ہو جائے از مصطفیٰ مُحَمَّد
دعوت کا وہ علم کون سا ہے کہ جس میں ورد و ظائف ایک بار پڑھنے سے

ہی اس کا عمل قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے۔ اور ہرگز نہیں ملتا۔ اور
ایسی مسمات جو مشکل ہوں اور جن کو حل (کرنے) کے لئے عقل و فکر کام نہ
کرتی ہو ایک رات دن میں حل ہو جائیں۔ جو کوئی اس حرم کی دعوت پڑھنے کا
عمل نہیں جانتا وہ بے عمل احمد ہے۔ کہ (پھر بھی) علم دعوت پڑھتا ہے۔ یہ
دعوت مشکل کشائے ہے۔ جس کے شروع میں ہی مطالب (عام کا نتیجہ) نظر
آنے لگتا ہے۔ یہ دعوت عالم کامل شہسوار ہی پڑھ سکتا ہے۔ جو قبر قبور
پر (سوار) ہو کر قرآن مجید کی آیات پڑھتا ہے۔ اور اس دعوت کی اجازت
 مجلس محمدی مُتَهَلِّم کی حضوری سے حاصل کر لیتا ہے۔ جس سے وہ زبان قلب۔
زبان روح زبان سر اور زبان نور سے توجہ و تصور تصرف دوام و تکرہ دام سے
دعوت پڑھنے لگتا ہے۔ دعوت کا وہ کون سا علم ہے کہ جس سے (دشمن) کا تمام
سلسلہ اور بارود خلنے باندھ دیتے ہیں۔ (کہ وہ ہرگز کام نہ کرے بلکہ بیکار ہو
جائے) اور جملہ شجاعت پیشہ میں سے ہر ایک کی دونوں کی آنکھوں کو موکلات
فرشتے اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیں کہ ان کو کچھ بھائی نہ دے اور ان کے
منہ اور کان اس طرح بند کر دیں کہ "صُبْمُ بُكْرُمُ" ہو جائیں۔ یاد دعوت پڑھنے
سے ان میں سے ہر ایک مبذوب دیوانہ ہو جائے۔ یا یہ کہ دعوت پڑھنے سے
اس ولایت کا ہر چھوٹا بڑا (غلامانہ) حاضر ہو جائے۔ یاد دعوت پڑھنے سے ہر باردار
کی ولیری اس کے دل سے نکل جائے (اور اس کی بہت پست ہو جائے) اہل
دعوت حضوری فقیر کو اس حرم کی سب توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ فقیر
باطن میں با تحقیق ہوتا ہے۔ علم دعوت یہ میں تمام ہو جاتا ہے۔ ایسی دعوت
پڑھنے والے کی زبان بالیقین و پاہنچار موزی کفار کو قتل کرنے کے لئے سیف

الله ذو الفقار بن جاتی ہے۔ اسی دعوت پڑنے والا مجلس نبی ﷺ پر جان قریب
کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ شرک و بدعت سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ دعوت
کے یہ مراتب اس فقیر کو حاصل ہوتے ہیں جو اپنے جسم پر شریعت کا لباس پہن
کر شب و روز شریعت میں کوشش رہتا ہے۔ وہ باطن میں اللہ تعالیٰ کی محبت
میں خون جگر پیتا ہے۔ وہ معرفت توحید (میں کامل ہوتا) ہے۔ وہ تکلیف اور تکلید کو
چھوڑ دیتا ہے۔ قادری مرد طالب اللہ کو پلے عی روز حضرت بی بی راجہ بھری[ؒ]
لور سلطان ہنریز[ؒ] سے بڑھ کر مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ (لیکن ہر کس و
ہاکس ہم نہ اس کا کامل نہیں ہوتا) اللہ بس ماسوی اللہ بوس۔

شرح ظاہر و باطن

جان لو اک ظاہر باطن کے لئے ہے ظاہر جمل فنا ہونے والا، نفسانی لوگوں
کے خواب خیال کی مثل ہے لور باطن کا (جنان) جلودنی روحانی لاذوال ہے۔
اہل علم کے درمیان قرآن مجید کلام اللہ منصف ہے۔ ظاہری اعمل ثواب
کلا درجہ) رکھتے ہیں لور ان کی حقیقت احوال کے موافق ہوتی ہے۔ جبکہ باطن
اصل ہے کیونکہ اس میں معرفت اللہ وصل ہے۔ ظاہر تو موسم گمراہ کی
ماہند آنے جانے والا ہے لور ربيع و خریف کی فصل (کی ماہند ایک روز غشم
ہو جانے والا) ہے۔ پس غیب یعنی (باطن) پر بلا فک و شبه ایمان لانا (فرض)
ہے۔

قوله تعالیٰ اللَّمَّا ذَكَرَ الْكِتَابَ لَأَرِبَّ فِيْهِ هُدًى
لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يَوْمَئُونَ بِالْعَيْبِ (۱۷۴) الہمیہ خاص

کتب (قرآن مجید) ہے جس میں کسی حرم کے فک و شبه کی کوئی مخالفش
نہیں۔ یہ ہدایت و ترقی ہے متنی لوگوں کو جو غیب پر ایمان لاتے ہیں جو کوئی
غیب (پر ایمان نہیں لاتا) اور صاحب باطن لعل غیب لولیاء اللہ کی غیبت
اور گلہ کرتا ہے وہ اپنے سے بھائی کا گوشت کھاتا اور خون پیتا ہے ایسا شخص
کسی طرح مومن مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔

باطن کے بھی کئی طریق ہیں لور ان علی مشکل مراتب کا ظاہر حاصل
کرنے والی بہت اور باتفق کلام ہے۔

بعض لوگ ظاہر میں برق صاحب تحقیق ہوتے ہیں لیکن باطن میں
باطل (پرست) زندگی ہوتے ہیں۔

بعض کاظم ظاہر باطن برواطل زندگی ہوتا ہے۔ بعض ظاہر باطن میں باتفقین
ہوتے ہیں یہ مومن مسلمان (کا مرتبہ) ہے۔ بعض (ظاہر باطن اپنے درجات
کے متعلق) جھوٹ بولنے والے بعض (ظاہر باطن) میں مشک (خدا تعالیٰ کا
شریک نہ رانے والے) بعض (ظاہر میں دیندار باطن میں) مخالف (اللہ و رسول
کے گستاخ ہوتے ہیں) بعض ظالم کافر ہوتے ہیں۔

نیز شرح ظاہر و باطن

ظاہر کس کو کہتے ہیں لور باطن کیا ہے؟ ظاہر و باطن دونوں قرآن مجید کے
علم میں موجود ہیں بلکہ کل خلوقات قرآن مجید کی تفسیر کی طے میں ہے۔ اس
طے کو عالم باللہ صاحب تائیج عارف ولی اللہ روش ضمیر کمول لیتا ہے کیونکہ اہل
نظر کوئی نہیں پر امیر ہوتا ہے۔

باطن از حد نیادہ با تحقیق ہے۔

شریعت کے ظاہر طریق کے دو گواہ ہیں۔

ایک دیکھنا اور دوسرا سنت۔

باطن کے بھی دو گواہ ہیں۔

ایک علم تصوف کا مطالعہ ایک دوسرے سے سننا اور شناخت۔

دوسرے گواہ باعیان دیکھنا۔ اس راہ کو مرشد شق راہ ہمراہ ہو کر دکھارتا ہے۔

بعض کو باطن کے طریق میں دلیل باقتفق حاصل ہو کر (اگھی ہونے لگتے ہے) جو ظاہر میں درست ثابت ہوتی ہے۔ اس طرح ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بعض باطنی طریق میں وہم خیال (بلوصل) سے باقتفق ہوتے ہیں۔ ان کو (وحدانیت سے وہم) ہوتا ہے جو باطن ظاہر میں ایک ہو جاتا ہے۔

بعض کو باطن میں الام کا طریقہ حاصل ہوتا ہے۔ باطن میں ہونے والا الام ظاہر میں پورا ہو جاتا ہے۔ اس طرح ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔ بعض کو باطن میں توجہ کا طریقہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ توجہ میں باقتفق ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کے ظاہر باطن کی توجہ ایک ہو جاتی ہے۔

بعض کو باطن میں تصور اسم اللہ عز وجل کا باقتفق طریقہ حاصل ہو جاتا ہے جس سے وہ ظاہر باطن میں باقتفق ہو جاتے ہیں۔

بعض کو کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی حاضرات

ابیات

چشم پوشی جو کر وہ چشم کور
جو بھی دیکھے دائیں باسیں مش ڈھور
باعیان بینا ہے پس انسان صفت
باعیان ہی دیکھنا ہے طریقہ معرفت
گرتا چاہے ہو جائے عارف خدا
وہ آنکھ تو ہے دوسری لائق لقاء
وہ آنکھ دیدہ نور ہے دیکھے حضور
جو بھی غیر حق وہ بے شعور
باقتوں کو خو لے گیا در لامکان
حضوری دید کھل گئی قرب از عیان

جان لو اکہ ایسا قلوری جس کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے جو حق رفق ہو
اور جس کا ظاہر و باطن با تحقیق ہو جائے وہ کسی سے کوئی حاجت نہیں
رکھتی۔ میں معلوم ہوا کہ کامل قلوری عارف پانڈ صاحب نثارہ ہمیشہ تماشہ
میں صاحب حق الیقین برق فی التوحید انوار اہل استفراغ میں باعین صاحب
دیدار ہوتا ہے۔ میں اس قسم کے کامل قادری کو ذکر فکر و رود و طائف لور
مراقبہ مکاشند کی کیا ضورت ہے؟ کیونکہ قلوری باعیان ساکن لا جوہت لامکان
باقتنی و باعتبار ہوتا ہے۔

باطن کے اور بھی بہت سے طریق ہیں، باطن کی بے شمار توفیق ہیں لور

کا تکلیف و تصرف حاصل ہوتا ہے اس میں باقیتی ہو کر ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بعض کو باطن میں (حضوری) کے طریقہ سے لعل قبور کی مجلس سے پیغام ملنے لگتا ہے وہ ہر ایک انبیاء اصفیاء خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جملہ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہ اجمعین و ازماں جمیع المجتدین اور صاحب مراتب غوث قطب ولیاء اللہ سے (پیغام حاصل کرتے ہیں)۔ جب وہ باطن میں باقیتی ہو جاتے ہیں تو ظاہر میں (اس پیغام کے مطابق) ظہور ہونے لگتا ہے۔

بعض کو باطن میں عیان طریقہ کھل جاتا ہے۔ لور صاحب عیان کی نظر سے کوئی چیز بھی خلی و پوشیدہ نہیں رہتی۔ چانچپے کوئی نور ہر دو جان میں جو کچھ باطن میں با عیان دیکھتے ہیں ظاہر میں بھی اس طرح نظر آنے لگتا ہے۔ بعض فقیر غرق فی اللہ ہو کر قرب خدا میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ ان کو دصل میں اللام جواب ہاصواب حاصل ہونے لگتا ہے۔ بے شل بے مثل اللہ کی بارگاہ سے وہ باقیتی ہو جاتے ہیں لور (بالآخر) ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

بعض فنا فی اللہ فقیر باطن میں روشن ضمیر برکوں یعنی امیر ہوتے ہیں سو۔ باطن میں باقیتی ہوتے ہیں۔ آخر ان کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔

اس حتم کے جملہ باطن کہ جس کے موافق ظاہر بھی بن جاتا ہے تحقیق شدہ بلت ہے۔ جو حق برحق قادری مرشد جو حق پر حق سے لور حق کے ساتھ ہوتا ہے (طالب حق) کو بخش دیتا ہے۔

جو شخص باطن میں تو با تحقیق ہے (اللام پیغام روشن ضمیر دیدار سے مشرف ہے) لیکن ظاہر میں ایسا نہیں ہے (اور نہیں اس کے نی اثرات ظاہر ہوتے ہیں) وہ ظاہر میں بے توفیق ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ وہ علم نعم البدل کا مصالحہ کرے جس سے اس کا ظاہر باطن ایک ہو جائے گا۔

جاننا چاہئے کہ باطن کے تین طریق، تین حتم کی توفیق لور تین ہموں سے تحقیق ہے۔

لول بعض کو باطن میں (زوحلی پرواز حاصل ہوتی ہے) جس سے وہ طبقات طبق من طبق سلت نہیں۔ نو ٹلک لور ستر ہزار مراتب (مقلت) بن میں سے ہر مرتبہ عرش سے لوپر ہے لور جس میں سے ہر ایک مرتبہ کے درمیان ستر سل کی راہ ہے کو آنکھ مجھکنے میں ملے کر لیتے ہیں۔ اس راہ کو ملے کرنے والے کو لعل طبقات غوث قطب لے۔ درجات حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ مراتب ہوا (خواہش پر مبنی) ہوا پر قائم (بے اصل) قرب خدا سے دور ہیں۔ فقیر (جو طالب اللہ ہے) ہے۔ ان کینے لور کمر مرائب کی طرف نظر انہا کر بھی نہیں دیکھتے۔

دوم باطن مقام محمود کا ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس سے مشرف ہوتے لور جملہ روحاں میں سے ملاحت کرتے ہیں۔

الحادیث

لِذَاتِ الْعَقْرِ فَهُوَ اللَّهُ جَبْ فَقِرْ تَمْ ہوتا ہے (تو وجود میں) اللہ ہی باتفاق رہ جاتا ہے۔

الحادي

الْفَقْرُ فَخْرٌ وَالْفَقْرُ مِنْيٌ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

الحادي

لَوْ عَزَّ قُسْمُ اللَّهِ بِحَقِّ مَعْرِفَتِهِ لَذَّتُ الْجِبَالُ بِذَعَاءِ كُنْجِمَةِ کوئی اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے پچان لیتا ہے تو اس کی دعا سے پہاڑ بھی مل جاتے ہیں۔

الحادي

مَنْ أَخْلَصَ اللَّهَ تَعَالَى لِرَبِيعَيْنِ صَبَاحًا ظَهَرَتْ لَهُ يَنَابِعُ الْحِكْمَةِ فِي لِسَانِهِ وَقُلُوبِهِ وَجُولَرِمَجْبُ کوئی اللہ تعالیٰ کو جاہیں روز صحیح کے وقت خالص ہو کر پکارتا ہے تو اس کی زبان، قلب اور اس کے دیگر اعضاء میں حکمت کے جسمے جاری کر دیے جاتے ہیں۔

بیت

علم حضوری کو ہوں عالم فاضل بھی ہوں فضل از خدا
شایوں کو سبق دے کر دکھا دوں مصطفیٰ ملکیم

شرح ذکر

جان لو! کہ ذکر کے آٹھ طریق با توفیق ہیں جن میں ہر ایک ذکر کے طریقے سے پیغام اعلیٰ نام تحقیق شدہ ہے۔

چنانچہ ذکر جنویت کہ جس میں بوقت الشتعل ذکر اللہ ذاکر جن و انس سے ہم مجلس ہو جاتا ہے اور اس کے وجود میں جنویت، بھولیت اور جلالیت کے تمام احوال ظاہر ہو جاتے ہیں وہ بد طبع اور بد خصل ہو جاتا ہے۔

بعض (فقیر) اشتعل ذکر اللہ میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ پیغمبر ان عظام

سے ہم صحبت ہو جاتے ہیں۔ اس میں پیغمبروں جیسے وصف اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں وہ قدم بر قدم پیغمبر ان علیہ الصلوٰۃ والسلام چلنے لگتا ہے۔ یعنی فقر و معرفت توحید و علم و کرامت و الثافت اور ان احوالات کی تحقیق کرنے لگتا ہے۔

بعض (فقیر) جب اشتعل ذکر اللہ میں آتے ہیں تو ہم صحبت اولیاء اللہ ہو جاتے ہیں۔ ان پر بالظی توحید اور (ذکر) نذکر کو کمل جاتا ہے۔ یہ اولیاء صفات ذکر ہے۔

بعض کو ملکی صفات کا ذکر حاصل ہو جاتا ہے۔ جب وہ اشتعل ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتے ہیں تو فرشتوں سے ہم صحبت ہو جاتے ہیں۔ توجہ سے ان کی زبان پر الامام جاری ہو جاتا ہے۔

بعض کو ذکر مجلس محمدی ملکی اور صحابہ کبار ملکی جانب سے حاصل ہوتا ہے۔ جب وہ اشتعل ذکر اللہ میں مشغول ہوتے ہیں تو بے حجاب ہو جاتے ہیں۔

بعض ذاکروں کا ذکر قرب اللہ حضور سے ہوتا ہے۔ جب وہ اشتعل ذکر اللہ میں مصروف ہوتے ہیں تو ان کے وجود کے ساتوں اعضاء نور ہو جاتے ہیں۔

ایات

عارفوں کو اہل دنیا سے کوئی سروکار نہیں
نظر سے وہ زرکریں ان کو کچھ دشوار نہیں

ذات کے (ذکر) اور تصور مشق مرقوم سے وجود کے ہر عضو میں ہر ایک مقام
جی و قوم کی نور جگی سے روشن ہو جاتا ہے اس طرح پاہن کے حواس میں نور
کھل جاتا ہے۔ میں نظر آئے لگتا ہے جس سے لنس فافور قلب زندہ ہو جاتا
ہے اور خرطوم خداش شیطان بے حیا کی قید سے خلاصی پالیتا ہے، روح کو بقاء
حاصل ہو جاتی ہے۔ جو کوئی ان مراتب کی مشق کی اس راہ سے واقف ہے وہ
کامل خندوم ہے اور جو کوئی مشق کی اس راہ سے واقف نہیں وہ پاہن میں
حضوری سے محروم رہتا ہے۔ کل و جز اسم اللہ ذات کی حاضرات کی طے میں
ہے۔ جو کوئی حاضرات کی اس راہ کو جانتا نہیں لور طالبوں مریدوں کو حاضرات
سے حضوری میں نہیں پہنچاتا وہ شخص احمق ہے کہ اپنے آپ کو پیر و مرشد
کہلواتا ہے۔

بیت

جس کا راہبر ہو۔ گیا حق پیشواد
چھوڑ دے وہ حرص طمع لور ہوا
جو مراقبہ اور ذکر حضوری میں پہنچا دے اور مشہدہ معراج کروادے وہی
(اصل مراقبہ و ذکر ہے) اور جس ذکر و مراقبہ سے حضوری میں نہ پہنچ سکیں وہ
استدرج۔ شعبدہ بازی اور دھوکہ ہے۔ اہل استدرج لور لہل معراج کبھی ہم
مجلس نہیں ہوتے۔

شرح انسان

انسان آدم کو کہتے ہیں جو کوئی حضرت آدم کے مرتبہ کو پہنچ گیا وہی
انسان ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ فرزند آدم کو کیا قدرت ہے کہ وہ حضرت آدم

نظرناظر پانظر دار سیم د زر لال زمین
ایسے عارف کم عی ہیں اندر جہا
کسی سے حاجت نہیں ہے جیز خدا
مجھ کو فتح خاصل ہوئی از مصلحت شہید
بھتو نے ہر مل ہر مقام مل سے پلا
مل کو کبوتر قمری نے ذکر اپنا بھلا
معلوم ہونا چاہئے کہ عالم دنیا کیما سیم د زر کی (دنیا) ہے۔ جو خطرات سے
پر اور راہنما ہے۔ زمین و آسمان کے درمیان سیم د زر کوئی سب کچھ سمجھا
جاتا ہے۔ یہ بھی جان لو اکہ سیم د زر کا یہ مرتبہ ایک بھاری بوجھ ہے جو لہل
دنیا کی پشت پر گدھے بیل کی مانند لادا گیا ہے۔ (کیونکہ آخرت میں ایک ایک
پائی کا حساب دینا ہوگا۔) اسی لئے عارف باللہ ولی اللہ ماس پر ہرگز نظر نہیں
ڈالتے۔ چنانچہ اسی لئے کہا گیا ہے۔

محبُّ الدُّنْيَا رَأَسٌ كُلُّ حَاطِئِهِ وَ تَرَكَ الدُّنْيَا زَأْسٌ كُلُّ
عِبَادَةٌ دُنْيَا کی محبت سب گناہوں کی جڑ ہے لور دنیا کا ترک کرنا سب عبلوں
کی چھٹی یعنی انتہا ہے۔ لہل عبلوات اور لہل خطرات کو ایک دوسرے کی مجلس
پسند نہیں آتی۔

جان لو اکہ ذکر اور مراقبہ کرنے والے کہتے ہیں کہ ذکر اور مراقبہ حاصل
کرنا بہت مشکل و دشوار کام ہے کیونکہ ذکر و مراقبہ حضوری عطا کرنے والا
معرفت دیدار کا (وسیلہ) لور قلب بیدار کا (ذریعہ) ہے۔ ذکر توفیق کا نام ہے۔ اور
مراقبہ سے حضوری (کا طریقہ) تحقیق شدہ ہے۔ تو یہ بھی جان لے! کہ اسم اللہ

علیہ السلام کے مرتبہ پیغمبری تک پہنچ سکے۔ اس آئت کریمہ کے بوجب وہ انسان کا یہ مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيَّ أَدَمَ بِهِمْ** (داع ۷۴) ہے جنک ہم نے نسل آدم کو حکم بینا ہے۔ یہ شرف و عزت انسان کو ہی حاصل ہوتی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کا (مرتبہ) ہے۔ پس امت کے مراتب تک پہنچا بہت مشکل ہے۔

امت کس کو کہتے ہیں؟ خاص امتی وہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے آپ ﷺ کے قدم بقدم چل کر رفتہ رفتہ خود کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس تک پہنچا دے۔ اور حضور پاک ﷺ اپنی زبان مبارک سے اس کو خاص امتی فرمادیں۔ مجھے ان لوگوں یا اس احقر قوم پر تعب آتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقام تک نہیں پہنچاسکتے اور باطن میں معرفت کی راہ سے محروم رہتے ہیں اور جو کوئی حضوری مجلس محمدی ﷺ تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو حد کی نہ ہے سے دیکھتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ فنا فی الشیخ ایک عظیم الشان مرتبہ ہے۔ بعض احمد طالب (ناقص مرشد کے قصور فنا فی الشیخ سے) فنا فی الشیطان ہو کر ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ فنا فی الشیخ کا مرتبہ یہ ہے کہ شیخ کا جسم طالب کا جسم بن جائے۔ شیخ کا کلام طالب کا کلام بن جائے۔ شیخ کے احوال کے مطابق طالب کے احوال ہو جائیں۔ مطلب یہ کہ طالب میں شیخ کی صورت سیرت خوب خصلت پیدا ہو جائے۔ شیخ اور طالب سرتاقدم ان کے ساتوں اعضاء ایک وجود میں تبدیل ہو جائیں۔ اسی لئے **الشیخُ يُحییٌ وَ فَیْمَیتُ** (تصور) شیخ (طالب کے

قلب کو) زندہ اور اس کے (نفس) کو مردہ کر دتا ہے۔ کما گیا ہے۔ فیحیٰ **الْقَلْبُ وَ يُحْيِي الرُّوحُ وَ يُحْيِي الشَّرِيعَةَ وَ فَیْمَیتُ النَّفْسَ وَ فَیْمَیتُ** (الشہوۃ) وہ قلب و روح اور شریعت کو زندہ کر دتا ہے وہ نفس اور (اجازہ) شہوت کو مردہ کر دتا ہے۔ وہ (غیر ضروری) خواشت حرص طمع کو روک دتا اور حویمیت البذاعت وہ بدعت کو بھی مٹا دتا ہے۔ جس وقت بھی کوئی طالب اپنے ظاہر و باطن میں (کامل مرشد) کے متعلق کوئی برا خیال (دل میں یا زبان پر) کلام نہیں۔ اسی کھڑی اور اسی دم وہ طالب مردود ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں (کثرت سے) استغفار کرنا چاہئے۔

بیت

(تصور) شیخ کی اک شرط ہے جس سے ہو طالب تمام شیخ و طالب ایک ہوں در ہر مقام جانتا چاہئے کہ شیخ و طالب ہر دو پر فرض اور سنت علیہ (کی پیروی لازم) ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی آل کی خدمت (میں حاضر رہیں) اور سلوات کے سامنے صدق اخلاص ارادت سے سرگاؤں رہیں۔ جو کہنی سلوات کو رضا مند نہیں کرتا اس کا باطن کبھی صاف نہیں ہوتا اور وہ معرفت الہی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اگرچہ تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سرگکرا تا رہے۔ مخدوم ہی سادات کے خلوم ہوتے ہیں جو کوئی آل نبی اولاد حضرت قاطعہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی صلوات اللہ علیہ و السلام کا منکر ہے وہ (راہ فقر) میں محروم رہتا ہے۔

قوله تعالى قُلْ لَا إِسْكَنْمُ عَلَيْهِ أَجْرًا (پ ۷۴) فرمادیجئے یا رسول اللہ ﷺ کے میں تم تک دین اسلام پہنچانے کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ سوائے اس کے کہ میرے اہل بیت کی مودت (غیر مشروط غلامی و محبت) اتفیار کر لیں۔

مثنوی

سیدوں کو دوست رکھ کہ ہیں وہ آل نبی نور دیدہ فاطمہ (حسن و حسین) و علیہ السلام دشمن سید ہے دشمن مصطفیٰ ﷺ جو بھی دشمن مصطفیٰ وہ دشمن آللہ لیکن سیدوں کو کن احوال کون سے افضل کیسے اعمل اور کس قسم کی بات چیت سے پہچان سکتے ہیں؟ وہ شریعت کے (پابند) ہوتے ہیں۔ وہ قدم محمدی ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ خلق محمدی ﷺ (کامنونہ) ہوتے ہیں۔ وہ صدیق اکبر کے صدق۔ حضرت عمرؓ کے عدل، حضرت عثمانؓ کی حیاء، حضرت علیؓ کی شجاعت اور حضرت محمد ﷺ کے غزوات، حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ترک دنیا۔ حضرت امام حسن و حسین رضوان اللہ تعالیٰ کی رضا ارادت و شہادت کی صفات سے متصف ہوتے ہیں۔ آدمی کے وجود میں روح بایزید اور نفس یزید کی مانند ہے۔ (نفس کو قتل کرنے سے) قلب کا قرب امام اور شہادت تمام (سے حصہ) حاصل کر لیتا ہے۔ اپنا حج آپ بن کر انصاف کر۔ اے حق شناس نفس یزید کو حق توحید سے قتل کیا جاتا ہے۔ جو کوئی توحید کی

تموار کو ہاتھ میں لے کر اپنے نفس کو قتل نہیں کرتا وہ قوم یزید سے ہے۔
ایمیلت

گر تو چاہے سیدا مجلس رسول
طلب کر وحدت اللہ حق وصول
گر تو چاہے سیدا مجلس نبی
طلب کر اللہ دین پر ہو قوی
گر تو چاہے سیدا فی اللہ فی
غرق فی التوحید ہو با مصطفیٰ ﷺ
گر تو چاہے سیدا وحدت کرم
سیدوں کو جس سے ہو نہ کوئی غم
گر تو چاہے سیدا فرش عظیم
مرشد سے تو طلب کر قلب سلیم
گر تو چاہے سیدا قربش حضور ﷺ
مرشد سے طلب کر وحدت کا نور
گر ہونا چاہے سیدا حاکم امیر
طلب کر تو بدشہی از فقیر
گر تو چاہے سیدا سخن نفع
عاجزوں کی دشیگیری کر نہ فے رنج
میں ہوں فقیر غالب ہوں برہ امیر

لوگوں کو طالب کرنے لوران کو تلقین کرنے کا حکم اجازت رخصت حضرت مسیح
رسول اللہ ﷺ سے حاصل نہ ہو (اور وہ مرشد بن کر لوگوں کو بیعت لور
تلقین کرے) تو وہ شخص احمق ہے کہ لوگوں کو بغیر اجازت طالب مرید کر کے
تعیم تلقین کرتا ہے۔ ایسے (طالب مرشد) کی عابت خراب لور شرمندگی کا
بھٹ ہوتی ہے۔ مرشد اسے کہتے ہیں جو طالب کو قسم دے کر کہے کہ اے
طالب تیرا جو کچھ بھی مطلب ہے مجھ سے طلب کر لور جو کچھ طالب طلب
کرتا ہے مرشد اس کی طلب کے موافق طالب کو عطا کرتا بخش دتا ہے۔ اس پر
فیض کرتا ہے۔ جیسا کہ باران رحمت کافیں ہوتا ہے میا موج دریا یا مرشد کی
نظر کرم جس کو توفیق کتے ہیں۔ جس سے طالب کے وجود سے نفلی شیطانی
تجاب قلمات نفس ہوا در ہو جاتی ہے۔ بہ۔ خام تا قص مرشد اپنے طالب کی
ولداری میں مصروف رہتا ہے (اکہ طالب مرید اس کو چھوڑنے دے) وہ آج کل
کے ودرے سے اس کو تسلی دھارتا ہے۔ طالب کو بھی چاہئے کہ وہ لیام ہاد
سل شمار نہ کرنے لگے۔ بے اعتقادی اور بے اعتباری اختیار نہ کرے بلکہ اپنا
اختیار مرشد کے حوالہ کر دے۔ اپنے آپ کو درمیان میں نہ رکھے اور نہ
ہی۔ اپنے ہونے کا ہدم مارے۔ طالب کا شیوه طاعت و بندگی ہونا چاہئے۔ جبکہ
مرشد کا پیشہ طالب کو حضوری میں غرق کر کے مشرف دیدار کرنا ہے۔

بیت

طالبا سر دے کے سر کر طلب
سر کو بچانے والا تو ہے بن کلب

الل قرب معرفت میں صاحب نظیر
فقرا سلامات کا شکر ہیں جو سید فقر کو پچان لور جان لیتا ہے وہ ابد ال آباد
تک دنیا و آخرت میں لا یحتج و بے نیاز ہو جاتا ہے۔ فقیر کو کس علم و عمل و
معرفت و جیعت سے پچان سکتے ہیں؟ فقیر ہرگز سالکوں کے سلک سلوک (کا)
پابند نہیں ہوتا کہ غالب مالک ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں دونوں جمل عیان
ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ صاحب کل و جز ہوتا ہے۔ فقیر کے مراتب یہ ہیں کہ
وھ.....

ن۔ تصور حضور

للذوق عمل قبور (میں کامل ہوتا ہے)۔
اگر کوئی شخص فقر کی گردان بھی مارے تو وہ ہرگز ذکر قبر میں مشغول نہیں
ہو سکیونکہ فقیر بیشہ حضوری (مشہدہ) میں ہوتا ہے۔
فقیر کا دشمن بھی تین حالتوں سے خلی نہیں ہوتے
یا تو وہ سیاہ دل ہے۔

یا وہ مناث ہے جسے موت بھولی ہوئی ہے۔ وہ قرب آله (سے محروم) ہے
یا وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دشمن ہے۔

الحدث

الْفَقْرُ فَخْرٌ وَالْفَقْرُ مِنْيَهُ ۖ فقیر میرا فخر ہے اور فقر مجھ پر ہے۔
ہے یہ فقر فخر ﷺ ہے۔

جان لوا کی مرشد کا مرتبہ ایک بھاری بوجھ ہے جب تک کسی کو باہم میں

(کامل) معرفت ان اہل مردوں کو نصیب ہوتی ہے جو
مlor زلزلوں ایشان ہیں۔

ابیات

پیال کردن گر شرح و شرط طلبی
طالب تو بس وہی ہے در طلب نبی ﷺ
جز حضوری کیے ہو مرشد تمام
مرشد وہ ہے جو دکھا دے ہر مقام
مرشدوں کو جانتا ہوں اور ان سے باخبر
طالبین کو بھی جانتا ہوں باہم نظر
مشل صراف ہر ایک کو لوں پہچان
قیاس سے ہر ایک کی کر یوں پہچان
جو کوئی دعویٰ کرے مرشد و طالب (دی)
ہر ایک کو میں دیکھ لوں قرب از نبی
نقد و جنس جو بھی ہے کوئے ثمار
مکہ ہو عارف خدا با اعتبار
ہر مطلع بے مشتری کرے خرید
ہر مطلع با مطلع بلاق ریسید
پوچھنے والا ابھی پہنچا نہیں
اور جو پہنچ گیا وہ پوچھتا نہیں۔

قولہ تعالیٰ = وَمَنْ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ پ-۲۸۴
کہا) جس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اس کے لئے وہی کافی ہے۔ طالب صدق کو
مرشد کے ساتھ لَحْمَكَ لَحْمَتِی وَ دَمَكَ دَمَتِی گوشت با گوشت خون
با خون ایک ہوتا چاہئے۔ اسی کثیر محبت ہو کر مرشد پر جان فدا کر دینی
چاہئے۔ اس کا دل (مرشد) کی محبت میں چاک چاک ہوتا چاہئے۔ لور چاہئے کہ
وہ اپنے ہفت اندام پر خاک کا لباس پہن لے۔ اگر طالب بے اخلاص بے
اعتنی روگران ہو کر مرشد کے (فیمان) کے خلاف کام کرنے لگے تو چلو جان
چھوٹی۔ خس کم جمل پاک سوہ دنیا و آخرت (ہر دو جمل میں) ہلاک ہو جائے
گے اگر مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ طالب کو پارہ سل میں غرق انوار مشرف
و دیدار کوئے گا۔ یا یہ کہ مرشد (طالب کی آزمائش) کے لئے اپنے آپ سے
بے اعتبار کروتا ہے تو ایسی حالت میں طالب کی سلامتی کا عظیم مرتبہ یہ ہے
کہ وہ مرشد سے صرف اعتقاد طلب کرے لور اعتقاد اس بات کا ہام ہے جس
میں (شر)شیطان اور نفس کا فسلو پیدا نہ ہو۔ اعتقاد کے چھ حروف ہیں۔“

ا، ع، ت، ق، د، و

حرف "ا" سے مل آئینہ بن جاتا ہے۔

حرف "ع" سے میں بعین دیکھتا اور عین بخش دیتا ہے۔

حرف "ت" سے توفیق کو طے کر لیتا ہے۔

حرف "ق" سے اے قرب اللہ حضوری سے قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

حرف "د" سے وہ صدق ارادہ ہو جاتا ہے۔

حرف "د" سے اے دام مجلس محمدی ﷺ حاصل ہو جاتی ہے۔

جو مرشد اپنے طالب کو یہ جملہ مراتب کھول کر بخش رہتا ہے وہ اسے اعتقد عطا کر دیتا ہے سورہ جو مرشد نفس کا قیدی دنیا کی محبت میں گرفتار فتنہ فلوں میں جاتا ہے (اس پر اعتبار کیے کیا جا سکتا ہے)۔

بیت

مرشدے عنقا صفت شباز پر
کوہ پر لے جائے کیسے سکس مرشد سر بر
جاننا چاہئے کہ (فقر) کی اصل بنیاد وصل پر ہے۔ جس میں ظاہرو بامل کے
کل و جز سب مراتب اسم اللہ ذات سے کھل جاتے ہیں لور تلقین کے شروع
میں ہی نیت کے وفاق بعض کو علم قبیل و قلن میں ملکہ حاصل ہو جاتا ہے
بعض کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس لازوال میں مشاہدہ حضوری کا
ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ان کے ظاہرو بامل کے احوال میں یک رنگی پیدا ہو جاتی
ہے۔

ایات

میں تصرف کیماء میں عالی ہوں
میں تصرف معرفت میں کامل ہوں
میں ہدایت فقر میں عارف قادری
میں جان فدا ہم صحبت حاضری
دست بیعت مجھ کو مصطفیٰ نے کیا

وائف اسرار ہوں میں از گل
طالبین کو بخش دوں وحدت لقاء
ماکہ ہو جائے طالب لائق خدا
طالباً۔ طالباً۔ طالباً آ

ماکہ کروں درس بگرد ہوا
مرشد ا طالب سے طلب کر دو گواہ
نظر طالب میں ہو دنیلا صد (گنہ)
دوسرے دو ماہ و سال کا نہ کرتا رہے شار

اس حم کے طالب ہیں جاؤں دار
طالب ہونا بست مشکل کم سخت
کر مطالعہ موت طالب نیک بخت
ازل ابد دنیا ایک دم میں دکھا

ایک دم سے حاصل کو حدت لقاء
طالبا کر دے فدا یہ مل و تن

طالب نہیں زبانی لاف زن
باعث طالب کو پچانتا ہے با نظر
پچان لے صراف جیسے سیم و زر
جاننا چاہئے کہ طالب کو اخلاص سے اور مرشد کو

تصدیق خاص الحاضر سے پچانا جاتا ہے۔ ان دونوں کی

رفاقت ایک دوسرے کو موافق آئی ہے۔ کامل مرشد ابتداء و انتہا کے تمام مقالات ایک دم میں کھول رہتا ہے اور ہر مطلب کا راہبر ہوتا ہے۔ جبکہ ناقص مرشد سوائے خدمت کروانے اور طلب زر کے لور کوئی راہ نہیں جانتا۔ کامل مرشد لاہوت لامکان میں پہنچانے والا ہوتا ہے۔ جبکہ ناقص مرشد روئی کپڑے کی طلب میں بیش پریشان رہتا ہے۔ کامل مرشد طالب کو کہتا ہے کہ (اسی) اللہ پڑھ لور اسے توجہ سے باطن میں (کم کر کے) عین العین کے مراتب کو پہنچا رہتا ہے۔ اگر مرشد ناقص ہو اور گاؤخر کا مرتبہ کھٹا ہر تلویں ایسے اندر سے مرشد سے مرشد سے اندھے طالب کو ہدایت درکار ہے؟ اگر کوئی عالم فاضل عاقل ہے تو وہ سن لے کہ اگر تو وہ معرفت فقر۔ رحمت۔ جمعیت۔ مشاہدہ قرب اللہ حضوری مجلس محمد رسول اللہ ﷺ کے حضوری مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ یہ (سب کچھ) تقویٰ سے ہاتھ نہیں آتی یہ توفیق اللہ کی قوت ہے۔ یہ بخش و عطا مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے جو حکم غرق ہے جونہ تو غلط ہے لور نہ اس میں کسی تم کی غلاقت کو دخل ہے۔ اس کی اجازت حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ سے حاصل ہوتی ہے۔ غرق کے یہ مراتب بے حد

بے شمار ہیں جو وہم و فہم میں نہیں سا سکتے۔ ایات

غرق جو بھی ہو گیا در ذات نور
عقل کل کا علم اس کو حاصل از حضور
مراقبہ موت سے حاصل ہو ذات
باطنش اثبات ہو یا اللہ ذات
ذکرنا ہے جو بھی دیکھے از لقاء
چاہئے جو بھی اے از خدا
اس جگہ نہ نفس بے نہ شیطان رقب
خاص مجلس اس کو با محظی صیب
یہ مراتب قادری کی ابتداء
عرو شرف حاصل کئے قرب از خدا
جاننا چاہئے کہ طالب پر پلا فرض یہ ہے کہ وہ تلقین حاصل کرنے سے
پسلے اپنے مرشد کے ساتھ ظاہری علم کا مقابلہ کرے۔ لور اس سے جو بھی
معرفت۔ علم تصوف۔ منطق معلم۔ علم زبان قتل کے مشکل حقائق اور دقیق
(نکات) ہیں وہ معلوم کر کے (اپنی تسلی کر لے) بعد ازاں اپنے مرشد سے باطنی
علم توحید معرفت اللہ عاصل (کے طریقے) اور علم حاصل کر لے۔ جب مرشد
طالب العلم کی تسلی کر دے تو پھر اسے تلقین کرے۔ اس طرح وہ عالم فاضل
صاحب شعار ہو جائے گا۔ وگرنہ ہزاروں ہزار جالتوں کو مجعون و دیوانہ کر دیتا

کون سا مشکل کام ہے؟ کامل مرشد کی کی شرط یہ ہے کہ وہ تصور اسم اللہ علور اس کے ذکر کے نبلت سے طالب کو اس کے وجود میں نفس کی صورت - قلب کی صورت - روح کی صورت۔ سر کی صورت جدا اور کھادیتا ہے یہ طالب کی ابتداء ہے۔ جس کی توفیق اسے خدا تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور مرشد کی عطا سے وہ ہر ایک صورت کے ساتھ چھکلام ہو جاتا ہے۔ لور اسے باعیان جمعیت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب بھی شریعت محمدی ملکہم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ قوله تعالیٰ۔

فَلِإِنْ كُنْتُمْ تُحِسِّنُونَ اللَّهَ فَاتِبْعُونِي فِي خَيْرِكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ عَفْوُزُ الرَّحِيمِ (پ ۱۲)

یا رسول اللہ ملکہم فرمادیجعے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو میری ابتداء اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا محبوب بنائے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کروے گا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔

فقیر کا ابتداء مرتبہ علم کے مطالعہ سے عالم بنتا ہے۔ اور اس کا انتہائی مرتبہ ولی اللہ (ولایت) حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ ابتدائی مرتبہ عالم کا ہے۔ اور انتہائی مرتبہ کامل کا ہے۔ جان لو! کہ قرآن مجید - حدیث قدسی - حدیث نبوی۔ جیسے اصحاب۔ اور مبلغ ایک ہی بات کا حکم دیتے ہیں کہ نفس تمہاری جان کا دشمن ہے۔ اور دنیا ایک قند ہے۔ جو بے معنیتی اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ جس نے ان تینوں کو عزت دی لور معرفت اللہ فقر محمدی ملکہم سے حیا کھلائی (اس کو اختیار نہ کیا) وہ مسلمان مومن عالم فاضل فقیر لور درویش غوث تقطب

کیے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تو گو خرد صور ڈاکٹر سے بھی بدتر ہے۔

ایات

باغو کیل بہیں طالب خدا
کوئی نہ دیکھا طالب جان تن فدا
مطلوب یہ کہ چودہ علوم تو ظاہر کے ہیں اور ایک علم ہاٹن کا ہے۔ چنانچہ
علم معرفت و توحید۔ جب اولیاء اللہ عارف اللہ کے ہاٹن میں معرفت و
توحید کا علم کھل جاتا ہے تو جملہ ظاہری علوم اسی ہاٹنی علم (حل) میں حاصل ہو
جائے ہیں۔ جیسا کہ پلنی میں دو دوھے۔ کھانے میں نمک اور دو دوھے میں شکر لام ہو
جائی ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ شیطان عالم ہے یا جلالؐؑ معرفت آدم علیہ السلام
عالم تھے یا جلالؐؓ؟ پس اللہ وصل کی نظر اصل (یعنی ہاٹن) پر ہوئی چاہیئے۔ نہ
کہ (ظاہری) معاش و بیچ و خریف کی فصل سے استفادہ کرنے پر۔ نہ لے!
کہ دیوار کی راہ اور اسم اللہ سے معرفت توحید۔ قرب حضوری حاصل کرنا
ایک علم ہے۔ نہ کہ جمالت۔ قوله تعالیٰ۔ ما أَنْخَذَ اللَّهُ وَلِيًّا
جَاهِهَا لَأًّا اللَّهُ تَعَالَى كَسِي جَاهِلُ کو اپنا ولی نہیں بناتے۔

بیت

اول علم حاصل کر اور پھر اس جگہ پر آ
جاللوں کی حضرت حق میں نہیں کوئی جگہ

ب جب تک نہ ہو جائے از طلق پوش

الله کو لازوال حضوری میں پہنچانا ہے۔ جس کے لئے ولی اللہ مرشد کی توجہ۔ اسم اللہ عز و جل کا تصور، تنا فی الله کا تکفیر اور بقا بالله کے تصرف کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بعض فقیر الال تحقیق صاحب معرفت مسراج میں ہاتھیں ہوتے ہیں۔ بعض مکمل طور پر نسلسلہ طالب دنیا شیطان کے قیدی الال استدران (شعبدہ باز) زندیق کے مراتب رکھتے ہیں۔ الال تحقیق کو الال زندیق کی مجلس کبھی رام نہیں آتی۔

ایمیات

پیشوًا جس کے محمد مصطفیٰ نبی
نظر نبی سے دیکھ لے وہ حق لقاء
دیکھنے والا ہرگز نہیں کہتا خدا
درمیان سے خود گیا حاضر مصطفیٰ نبی
جب وجود ہو گیا نوری راز و نور
ہو گیا مجھ کو دیدار با وحدت حضور
جتنی خدا ہرگز نہ دیکھوں یعنی کس
ولیاء اللہ کو معرفت اللہ ہے بس
عقل مند وہی ہے جو وجود میں آمد و رفت کے وقت حق و باطل کی
تحقیق کے لئے لا حول اور درود پاک پڑھے۔ کیونکہ شیطان اور بخس دنیا کو یہ
طااقت نہیں کہ وہ مجلس خاص میں داخل ہو سکیں اور اپنے حال پر قائم رہ
سکیں۔ دیدار کرنے کی چار اقسام ہیں کہ اس جگہ نہ جسم ہے نہ جان۔ نہ کھانا

عارف کبھی ہوتے نہیں ہیں خود فروش
دان ابن اور سگاہ ہو جا کہ معرفت و توحید و محبت و مشاہدہ و مجلس حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم (باطنی) علم سے ہی (حاصل ہوتے ہیں) اور قرب حضوری معرفت اور فقر
لا بحاج۔ دامگی نماز۔ مراقبہ روشن ضمیر اور کوئین پر امیر ہوتا۔ ہر ایک انبیاء
ولیاء اللہ کی روح سے دست مصافحہ کرنا۔ ظاہری علم کے مطالعہ اور
وظائف ذکر تکفیر مکاشفہ سے ہرگز حاصل نہیں ہوتے۔ اگرچہ تمام عمر
ظاہری علم کے مطالعہ میں صرف کردارے۔ پھر بھی معرفت حق سے بے خبری
رہے گا۔ باطن کے یہ مراتب صاحب باطن مرشد سے ہی کھلتے ہیں۔ مطلب یہ
کہ وہ طالب اللہ کو دونوں جہان آئندہ دل میں عین العین دکھلوتا ہے۔ چنانچہ
دنیا و آخرت کی کوئی چیز انسانی وجود سے باہر نہیں۔

ہر عمل اور علم اور جملہ جوارج جن کو ثواب کا (وزیریہ) سمجھتا ہے یقینی
طور پر جان لے! کہ ثواب کے یہ جملہ درجات رب تعالیٰ اور بندے کے
درمیان مطلق حجاب میں آخر کھلوں کی اصل راہ کون ہی ہے۔ جس سے یک
دم لازوال حضوری وصل وصل میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہ راہ جس میں رجعت
کلاؤئی اندیشہ (نہیں ہے کیونکہ ذکر فکر میں رجعت ہے۔ مراقبہ مکاشفہ میں
رجعت ہے۔ صوم صلوٰۃ میں رجعت ہے۔ ورد وظائف میں رجعت ہے۔ حج و
زکوٰۃ میں رجعت ہے۔ تلاوت علم میں رجعت ہے اور جو کوئی لا سوئی اللہ
کسی دوسرے (عمل یا مخلوق) کی ارف بر جو عن کرتا وہ سب رجعت ہے۔ جبکہ
تصویر توفیق حاضرات اسم اللہ عز و جل کا تصور رجعت کو دور کر دیتا ہے اور طالب

پیتا ہے نہ رسم رسوم ہے (وہل) نور بانور لامکن حی القیوم میں فقائق اللہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو کسی مکان سے تشبیہ نہ شرک و کفر کا موجب ہے۔ بعض اہل بدعت سنت و جماعت کے خلاف (عمل کرنے والے) جھوٹے لاف زن بے انصاف بمحاذ شعار بدآثار آنکھ کے اندر ہے، آسیب شیطانی سے رجعت خورده تصور اسم اللہ عزیز کے بغیر مراقبہ کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی (باطن) میں دیکھتے ہیں وہ جتنا آگ دیکھنے کا مرتبہ ہے اور لوگوں کو کہتے پھرتے ہیں کہ میں نے دیدار کر لیا ہے۔ وہ دنیا و آخرت میں خوار ہیں۔ اہل بدعت (جو شریعت کی پابندی نہیں کرتے) ان پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے بلکہ ہزار بار استغفار کرنا چاہئے۔ جو کوئی مرتبہ حیات سے گزر کر مرتبہ مملکت میں واصل ہوا (دیدار سے مشرف ہو گیا) اہل اللہ کو (اسی قسم کی) باطنی توفیق سے بالتحفیظ دیدار ہو جاتا ہے۔ (محمد رسول اللہ ﷺ) کے سوا کسی دوسرے کو یہ قدرت نہیں کہ ظاہری آنکھوں سے دیدارِ الہی کر سکے۔ لیکن جب تصور اسم اللہ ذات سے وجود پاک ہو جاتا ہے تو وہ غرق، فی اللہ ہو کر صاحب راز دوام فمازد ابن جاتا ہے۔ اس کے لئے عیاں طور پر دیدار کرنا کونا مشکل و دشوار ہے جبکہ وہ فقیر (نور) فی اللہ میں غرق تمام ہو۔ کامل مرشد طالب صدق کو پہلے ہی روز علم دیدار کا سبق دیتا ہے اور علم دیدار کی تائیر سے اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر اسے قیامت کے دن تک خواب نہیں آتی اور وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔ وہ حیات و مملک (دونوں حالتوں میں) حضوری میں باشمور اور ہشیار رہتا ہے۔ جس کسی کو دائی دیدار حاصل ہے اس کو ذکر غلکر مراقبہ و روؤٹاکف کی کیا

ضورت ہے اور ناظرِ دوام حاضر عیاں صاحب فکارہ ہے اسے مراقبہ و استخارہ کی طرف متوجہ ہونے کی کیا حاجت ہے؟

بیت

دیدار مجھ کو حاصل اور اس سے یقین
جس کو یقین نہ آئے وہ اہل الحین
جان لو اکہ آدمی کے وجود میں چھوٹا طائف ہیں جو قرب الحق کی للهات
سے (زندہ ہو چلتے ہیں) جس سے ظاہری اور باطنی خواں نور ہو جاتے
ہیں۔ جس طرف بھی وہ رکھتا ہے اسی نور کو دیکھتا ہے۔ لیکن وہ اس کی مثل
بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے وجود کے ہر ایک عضو سے نور رکھنے لگتا ہے۔ اس کو
سرتاقدمِ تجلیات ہونے لگتی ہے۔ اس کے وجود میں آگ سے بھی تیز (آگ)
پیدا ہو جاتی ہے جو اس کے ساتوں اعضاء کو اس طرح چلا جاتی ہے جس طرح
آگ نکل کڑی جلا دیتی ہے۔ حضرات اسم اللہ عزیز کے نظر اخفا کر دیکھتا
جاتا ہے اس پر اسرارِ الہی کمل جلتے ہیں۔ وہ جس طرف بھی نظر اخفا کر دیکھتا
ہے فتوحاتِ نبی لا رسمی دیکھتا ہے۔ چنانچہ تو بھی محرفت و توحیدِ ترب و حضور
اور الواردیدارِ دل کے صفاً آئینہ میں قبر میں جانے تک دیکھتا رہ۔ مگر تجھے حق
الیقین کے مراتب حاصل ہو جائیں۔ اس (مرعہ) کو ہمود بیت بارہویت دوام
کئے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وَأَعْبُدُ رَبِّكَ فَحَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (پ ۲۳، ع ۶)

اپنے رب کی عملیت کرو (اکہ موت تک) تھیں (حق) الیقین حاصل

رہے

جملہ شرح وجودیہ

ہمیں اس بات کا (کامل) یقین ہے کہ وجود کے ہر عضو کے ہر طرفہ کی ایک نوری کلید ہے۔ جس کے قفل حجاب کو تحقیق با توفیق سے کھولنے والا کامل مرشد رشیق راہ (امراہ) ہے۔ جو صاحب تقدیق صدیق اس علم وقت سے واقف ہوتا ہے۔

چنانچہ پانچ علم جن کو سچے طفیلہ رحمت انوار کہتے ہیں بسر دلاغ میں موجود ہیں۔ جس سے سرد لامگیں روطنی سراسرار بدلنے کمل جاتے ہیں۔ جو باعیاں نظر آئے گلتے ہیں۔ اگر اس مقام پر فقیر ایک دم کے لئے بیٹھے جائے تو تا قیامت جب تک صور اسرائیل کی آواز کھوں میں نہ آئے نہ اٹھے۔ لیکن نماز فرض سنت واجب مستحب کے لئے آمد و رفت کرنا ضروری ہے تاکہ شریعت محمد ﷺ کے آداب طحیظ خاطر رہیں۔

اسی طرح سلت لطائف قلب کے اندر ہیں جو گرد قلب باقرب قلب کے لطائف ہیں۔ ایک طفیلہ سینہ میں ہے (جس کے روشن ہونے سے) سینہ نفاق کینہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ جس سے خاتمه پانیہ ہو جاتا ہے۔ یہ (طفیلہ) انکو سخی میں گھینہ کی مانند ہے۔ جس کو کل مثمن عارف عی پچن سکتا ہے۔ ایک طفیلہ بیٹھ میں ہے جس کے اندر خلاف نفس (مشق کی جاتی) ہے اور چار لطائف بیٹھ کے گروہ ہیں جن کی صاحب الصاف حق شناس منصف تحقیق کر لیتا ہے۔

دو طفیلے ہر دو پہلوؤں میں ہیں جب ان میں نور اللہ پیدا ہوتا ہے تو اسے کسی پہلو خواب لور آرام (نہیں) آتے۔ جو ان مراتب پر پہنچ گیا وہ تمام روئے زمین پر خلیفۃ اللہ ولی اللہ صاحب تصرف ہو گیا۔ قوله تعالیٰ ایسی جائیل
فِی الْأَرْضِ خَلِیفَتُهُ (پ ۱۴ ۲) بے شک میں اسے زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔

جب ان میں سے ہر طفیلہ وجود میں مثل آفات طبع ہو کر چکنے لگتا ہے تو طالب اللہ لاحدُ ولا عَدُّ جس کی کوئی لکھتی نہیں کے مقام کو پہنچ جاتا ہے۔ جو وہم و فہم میں نہیں آ سکتا۔ اس طرح وجود بری خصلتوں سے مردہ ہو جاتا ہے۔ روح کو فرحت حاصل ہو جاتی ہے۔

جان لو! اک جو شخص شریعت سے اخلاص نہیں رکھتا لور شریعت کی فریب بہداری نہیں کرتا وہ ظاہر ہاطن میں کذاب لور جھوٹا ہے۔ اس کی کسی بات پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے وہ جو کچھ بھی کہتا ہے مخفی لاف نفی ہے۔ کامل مرشد مقام شریعت و مقام طریقت و مقام حقیقت و مقام معرفت و مقام قرب نو الہدی نفس فنا مشرف لقاء ایک گھڑی میں تصور حضور سے کھوں دیتا ہے اور تصرف قبور سے دکھارتا ہے۔ عالم ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ عی کلفی (کفایت کرنے والا) ہے۔

طالب حق پسلے عی روز ایسا سبق پڑھتا ہے جس میں اسے حیات ملک خوف و رجا بہشت وزخ کا کوئی مرتبہ یاد نہیں رہتا اور لاسوئی اللہ جو کچھ بھی ہے وہ سب بھلا دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی شریعت کی برکت حضرت محمد ﷺ کی

بخشش اور کامل مرشد ولی اللہ کی عطا سے حاصل ہوتے ہیں۔

بیت

ویکھنے والا کے کے کیونکر ہوا
ویکھنے والے کا گواہ ہے خود خدا
عارفوں کے بیسی مراتب ہیں اے احمق بے حیائے جو دیکھ لیتا
ہے اس کا ہر خن دیدار سے ہوتا ہے۔

اہمیت

ویکھنے والے کی زبان کو سکوت
دیدار کرنے والا حقیقتی لائق لائیکنوں
ویکھنے والا خود کو پہل رکھتا ہے
مگر اس کی آنکھوں سے خون زرد بھتا ہے
ویکھنے والا ہو جاتا ہے خود سے سکم
مردہ کو زندہ کرے از خن قم
ویکھنے والا ہونا چاہئے ہوشانہ
وابہہ حن اور قتل افہار
اک دم سے سو بار دیکھوں لقاء
یہ مراقب حاصل ہوں از صطفی للہ
الحمد لله حَيْثُ النَّاسُ مَنْ يَتَّقِعُ النَّاسُ لوگوں میں بمعنی شخص
وی ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

مخلوق خدا کو فتح پہنچانے والی تین چیزوں ہیں۔ رحمت کی بادشاہی اور یا کامی
اور گھنی بازی اور عدالت کرنے والے بھی تین طبقے لوگ ہیں عالم واقعیت
و عالم اللہ توں خدا پرست۔

علم و دعوت

کامل مرشد پر پہلا فرض یہ ہے کہ طالب مسلم کو یہیں اللہ کے لئے
علم و دعوت کے خواستہ کا تصرف اس کی اجازت اور رخصت عطا کرے۔ اسکی
دعوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اجراہی ہو جائے اور پڑھنے والے کامل خیرت و
جهنم طال میں چلا ہو کر بے جاییت نہ ہو جائے۔

بیت

علم دعوت میں ہوں کامل مل لفیر
در تصور باعیان روشن طیر
علم دعوت کی بنیاد اور علم دعوت کا سفر اور علم دعوت کی کلید اور مشکل
کشا قتل کشا علم دعوت اور ہر مطلب نما علم دعوت (دعوت کی مختلف اقسام
ہیں) اہل دعوت کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے نفس پر غلبہ حاصل کرے جو
تمام عدالت ہی عدالت ہے۔ (بعد ازاں دعوت پڑے) دعوت کے کل و جز علم
کو اپنے تصرف میں لانا اسم اللہ ذات سے جو مطلق خاطرات ہے ہو سکتا
ہے۔ جو کلمہ طیب سے کھلتا اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدَ رَسُولُ
اللَّهِ سَلَّمَ سے نظر آنے لگتا ہے۔

عالم باند ولی اللہ صاحب دعوت اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے کہ ہر دو جمل اس کی تپش سے کالپنے لگتے ہیں۔ کیا کہ ہر طبقات ڈیروزیر ہو گئے ہیں۔ حضرت خلنا کعبہ اور حضرت مدینہ منورہ بھی جنپش میں آ جاتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک لور روضہ منورہ سے باہر نکل کر مشrod حا (اللہ دعوت) کی دھیگیری فرماتے ہیں۔ جس سے اس کا کام اس وقت پورا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی دعوت پڑھنے والا عرش کو فرش بنا لیتا ہے اور کسی پر بیٹھ کر لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس قسم کی دعوت پڑھنے والے کو چاہئے کہ دعوت پڑھنے وقت ہر قسم کی آنکت رجعت بلااؤں اخبارہ ہزار قسم کی تلویقات جن و انس کی دشمنی سے اپنی حفاظت کرے اور سلامت بھی رہے۔

دعوت کا اشارہ سات قسم کے قسم میں موجود ہے

ق سے قرب حق حاصل ہو۔

ق سے کسی کامل ولی اللہ یا شہید کی قبر پر دعوت پڑھے۔

ق سے قرآن مجید میں سے سورہ ملک سورہ مزل سورہ پیغمبر پڑھے۔

ق سے دعوت پڑھنے کی قوت رکھتا ہو۔ (زندہ قلب ہو)

ق سے قدرت رکھتا ہو۔ (صاحب تصرف ہو)

ق قمر سے (اللہ قبر کی روحاں سلب کر سکتا ہو)

ق سے قوی (دعوت پڑھنے میں غالب ہو۔)

اسی دعوت وہی شخص پڑھتا ہے جو جنپوری مجلس نبی ﷺ میں حاضر ہو (حضور پاک ﷺ) کے دونوں پاؤں مبارک کے نیچے دونوں جملن ہیں سداہنی

جانب کے پاؤں کے نیچے جلایت اور بائیں جانب کے پاؤں کے نیچے جلایت ہے۔ (اللہ دعوت جب حضور پاک ﷺ کے دائیں پاؤں کی منی لے کر کسی جگہ ڈال دیتا ہے تو وہ جگہ ابلا آپو تک آباد ہو جاتی ہے اور اگر بائیں پاؤں کی منی لے کر کسی مقام پر ڈال دیتا ہے تو جلایت کے پاہٹ وہ جگہ بیشہ بیشہ کے لئے برباد ہو جاتی ہے۔) یہ دعوت اسم باسمی ہے اس دعوت سے سخت تر کوئی دعوت نہیں ہے۔ یہ ایسی دعوت ہے جس میں کابل ایک دن رات میں خزانہ حاصل کر لیتا ہے اور باقص اس دعوت کے پڑھنے سے جان سے بے جان، بہذوب دیوانہ ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔

جان لووا کہ زندگی میں مراتب کمل یہی ہیں کہ لان کے جسم دنیا میں تو باخدا ہو جلتے ہیں اور آخرت میں ان کے قلوب با حضرت مهر مصطفیٰ ﷺ ہوتے ہیں۔

کیا تو جلتا ہے کہ آدمی کو یہ عمر یہ حیات زندگی کے مدد میں کس لئے دیئے گئے ہیں؟ اور وقت کے وقت اس کے کیا احوال ہونے والے ہیں؟
قولہ تعالیٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيَّ (پ ۱۴۹) وہ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔

قولہ تعالیٰ فَتَمَّتُ الْمَوْتُ إِنْ كُنْتُمْ طَيِّبِينَ (پ ۲۸۴) اس قسم موت کی تمنا کرو اگر تم پچھے ہو۔

جس کسی کو اس حیات میں وحدت اور مملکت میں دصل حاصل ہو جائے تو دنیاوی زندگی میں اسے ثابت قدمی اور استقامت اور موت کے وقت اس کا

خاتہ بالغیر بالیکن ہو جائے گا و من قال لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا
عَذَابٍ حُسْنَةٌ نَفْعٌ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَلَمْ يَرَهُ
بِغَيْرِ حِلَبٍ اور بلا عذاب جنت میں داخل ہو گا۔

لبیات

جس کو حاصل ہو جنم از قربِ کرم
میں پیٹا کو فیں ہے کوئی غم
چشمِ ایسی ہو کہ ہودہ جملہِ صلح
بانگا سے آگہہ اور میں دان
راہِ عارفِ تو ہے بس توش لقاء
ظاہر دہ بامن دہ دیکھے بانگا
مادرزادہ اندھے کو نہ ہو لقاء
اندھا کیسے مانے گا ہے نک دکما
الله میں دامویِ الله ہوں
پس مرشد پسلے طالب کو ثبات کا مرتبہ عطا کرتا ہے اور طالب بھی مرشد
سے مکی مرتبہ دریافت کرتا ہے۔ جس سے طالبوں کو ثبات حاصل ہو جاتا
ہے۔ طالب اس حیات میں مردہ نفسِ مملکت کا مرتبہ طلب کرتا ہے جبکہ مرشد
کا مرتبہ قافی اللہ ذات کا ہوتا ہے۔

بیتخت

میں ہو گیا ہوں ذاتِ حق میں فلن
طیر سیر مثلت کی طلب ہد (ہدوں)
نقرِ معرفت تو حید کی یہ راہ تقلید سے ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ
تل (گویاں) اور اس کا نتہ (شنوائی) سب تقلید ہے۔ جبکہ مل کے (موافق)
وکھنا اور دکھلا سب تو حید ہے۔ چنانچہ کامِ نفس کی وکالتی اپنے نفس کو
چھوڑ دے اور چلا آئے (کی کیفیت پیدا ہو جائی ہے)۔ مل اور مل حل کی
مجلس اسی لئے راسِ نہیں آتیں۔ مرشد کے لئے میں فرض ہے کہ طالب
کو یکجا رکی میں وجود یہ میں حاضراتِ اسم اللہ عز و جل سے حضوری میں پہنچا
دے اور سلک طلوں کی ہر آفت بلا سے باہر نکل دے۔

مرشد دو شتم کے ہیں۔

مرشدِ حبیب جو طالب غریب کو حضرت محمد رسول اللہ ملهم کی حضوری
میں پہنچاتا ہے۔

مرشدِ رقیب جو طالب کو ہر مقاماتِ دریافتِ پلہ کشی خلوت
نشینی، رجوعاتِ خلق میں خراب کرتا ہے۔ ہمیں یہ یقین بھی ہے کہ اسم
اللہ عز و جل سے جباری قباری جو دونوں جان سے بخاری ہے کا بوجھ اپھا ضعیف
ہاؤں انسانی وجود کے لئے بہت مشکل ہے۔ مگر پروڈگار کی بخشش اور الحلف و عطا
سے یہ ممکن ہو سکتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اَنَا عَرَضًا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالْجَبَلَ فَأَبَيْشُ أَنْ يَعْمَلُنَّهَا وَأَشْفَقُنَّهَا وَحَمَلُنَّهَا الْإِنْسَانُ

۱۷۸
اَنَّهُ کَانَ ظَلْمًا جَهُولًا (پ ۲۲ ع ۱) ہم نے اپنی لنت زمین و آسمان پر پہاڑوں پر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان پر بیش کی کہ وہ اسے اٹھائیں۔ لیکن انہوں نے اس کو اٹھانے سے عاجزی کا انہصار کیا اور انہوں نے اس (بار لنت اور اسم اللہ تعلیٰ کو اٹھانی اسے بیک دہ (اس بوجھ کی گرانی) سے ملوا قت اور اندر چھیرے میں تھا۔

بیت

ہم نے ہی اس بار گراں کو اٹھانے کی حاہی بھر لی ورنہ کوئی بھی اس کو اٹھانے پر راضی نہ ہوا جب تک کامل مرشد طالب صدقہ کے وجود میں یہ چودہ لاکھ توجہ تصور، تفکر تصرف سے غیب الغیب میں غالب کر کے کھول نہ دے۔ طالب اللہ ہرگز نفس کی قید سے آزاد نہیں ہوتا اور جب تک اس کے ظاہری حواس خمسہ بند نہ ہو جائیں۔ اوصاف ذمیمہ مردہ نہیں ہوتے اور ختنہ خرطوم پر مردہ نہیں ہوتے۔ اس وقت تک طالب کا معرفت مولیٰ تک پہنچنا عمل نہ ہے۔

مجھے ان احمق حلقات شعار لوگوں پر تعجب آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو جو غیر
ملحق ہے (نہ اس کو کسی نے جانا نہ اس سے کوئی جنا گیا) کو عکس معکوس خطوغل زلف حسن سرو داؤ اوز فخر مطرب سلقی، شراب (کے جام) کلام دیتے ہیں۔ جو بہت بڑی بدعت ہے۔ یہ سب مراتب شرک کفر کا موجب، ناقص اور خام کے مراتب ہیں۔ جو ہوائے فصلی اور راہبرن شیطان کا حیلہ ہے (جس سے وہ راہ شریعت پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے روک دیتا ہے) یہ دنیا الذلت کا

و سیلہ ہے (معلاً اللہ معلاً اللہ دنیا کی کوئی شے نہ اللہ تعالیٰ کی فصل ہے لور نہ ہی اس جیسی ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ وحدت الوجودی ہی خود ہی فعلہ کر لیں)۔

جان لوا کر ہر شے کا ایک قفل ہے اور اس کی ایک کلید ہے لور انہوں کے وجود کی کلید اسم اللہ توحید ہے جو بھی چاہے وہ (تصور اسم اللہ تعلیٰ سے) وجود کے خزانہ کے قفل اور ظلمت کو کھول لیتا ہے۔ طالب اللہ جب تصور اسم اللہ کی ذات کی کلید سے (تصور اسم اللہ ذات کے نور) میں (اپنے وجود) کو طے کر لیتا ہے تو اسے قلب سلیم حاصل ہو جاتا ہے۔ جب مرشد طالب کے وجود کو توجہ سے اسم اللہ ذات کے حروف میں لپیٹ کر اس کے جسم کو طے کر کے (نور) میں گم کر دیتا ہے تو اس کا وجود زندہ ہو جاتا ہے اور اس کے بہت انداز نور تمام ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں طالب کو یہی شے کے لئے حضوری مرتبہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اس توجہ کو توفیق مرشد رفق صاحب تحقیق کرتے ہیں۔ جو (مرشد) طالب کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس میں داخل کرنا چاہتا ہے وہ پسلے طالب کے وجود کو اسم اللہ کے حروف میں پنسل کر کے طے (وجود در اسم اللہ ذات نور) مکمل کروارتا ہے۔ (جس سے اس کا وجود نور ہو کر حضوری مجلس کے لائق ہو جاتا ہے)۔ بعد ازاں وہ طالب کے جسم کو اس محمد ﷺ میں (طے کرواتا) ہے۔ جس سے طالب اپنے جسم (عنتری) کے ساتھ عی مجلس محمدی ﷺ کا حضوری ہو جاتا ہے۔ حضوری کی اس رلوگوں طے توجہ کرتے ہیں اور فنا فی الشیخ کے مراتب جس میں طالب کو شیخ

کا بہش حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا بھی سیکھ طریقہ ہے۔ (جس میں تصور شیخ سے اپنے دھوکے کرتے ہیں،) لیکن اس (دھوکے) کے لئے شیخ الحاضر مال ہونا چاہئے نہ کہ شیخ طریقہ

یہ سب کچھ بھی وجہ سے حاصل ہو جاتا ہے لور توجہ کی پانچ اقسام ہیں۔

پہلی توجہ تقدیریت ہے جس سے طالب تصریح کے مرتبہ کو منجی جاتا ہے۔ دوسرا توجہ نور ہے جس سے طالب حضوری مراتب کو منجی جاتا ہے (الوجه کی) اس راہ کی اصل بنیاد جمیعت حاصلی کرتا ہے۔ جمیعت کی بھی بہت انعام ہیں۔ لیکن مختصرًا جمیعت مشاہدہ جمل کو کہتے ہیں اور جمل وصل میں عین (وصل) حاصل کرتے ہیں۔ وہ وصل ہو لا ازوال ہے۔ ان مراتب پر کامنا بہت مشکل اور محل کام ہے۔ دیگر جمیعت اس کو کہتے ہیں کہ وہ جملنا کی جان عزیز ہوتے ہیں۔ لور ہر دو جمل میں لوگوں کے نیک و بد کے دفاتر ہو (کراما کا تباہ کرنے کے لئے) لان کے اختیار میں ہوتے ہیں (جو چاہیں لکھ لیں جو چاہیں مٹا دیں) اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے قید و قبضہ میں ہوتے ہیں (کہ اس کے حکم اور اس کی رضا کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے) اس کو بھی جمیعت کہتے ہیں۔ دیگر جمیعت یہ ہے کہ وہ جو کام بھی کرتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے کرتے ہیں۔ ان کو کیا نظر حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کیا نظر میں ہے معرفت اللہ ویدار کے شفاقت ہوئے والے خزانن اللہ حاصل کر لیتے ہیں۔ جبکہ کیمیاء بشریتی و زر کا جمیع کرنا دنیا مدار کو حاصل کرنا ہے اسیں اللہ عز وجل (دنیا کے طلب گا) معرفت ویدار کا سابق نہیں پڑھتے۔

اہمیت

جس نے بھی دیکھا نہیں کہتا ہم
وہ حاضر و دافر ہوا ما فخر تم
جس نے بھی دیکھا نہیں کہتا چرا
بادیہ دیدار دیکھے کا خدا
جس نے بھی دیکھا ہوا دایم خوش
غرق فی التوحید خون مجرم نوش
جس نے بھی دیکھا ہوا ما خود فداء
جو ہوا فی اللہ فنا دیکھے لقاء
جس نے بھی دیکھا اے ال کما بعد کرم
عارف باللہ ہوا ایسے کہا غم
جس نے بھی دیکھا اے حاصل ما حق حواب
با عیان دیدار بین وہ ہے جلب
جس نے بھی دیکھا اس کے مراتب ہیں لفتر
اویاء وصال ہیں ہیں صاحب نظر
جس نے بھی دیکھا اے دایم خوش
ستی سے مت ہو غالب وہ بخش
جس نے بھی دیکھا ہوا دایم حضور

ہر طعام اس کے حکم میں نور (النور) جس نے بھی دیکھا دکھلے وہ ترا غرق فی التوحید کر دے ہا خدا مجھ سے گر پوچھے کوئی اس کا نشان سک سطح کر دوں بیان میں لامکان دیدار کی راہ دیکھے اے گراہ تر بالطفی آنکھوں کو کھول دیدار کر چشم ایکی چائیں جو ہو گواہ ہے گولی چشم کی دیدارش شکر اندھے کو سو بار شر دکھلا دوں لقائے کور ملور زلو کیا دیکھے خدا جس نے دنیا میں نہ دیکھا وہ بے نسب مردہ دل مدی اس کا وہ ہے رقب اس جگہ نہ علم نہ دلنش شعور غرق فی التوحید اللہ ہا حضور وہ علم بھی دوسرا عالم دکر اس علم سے بن جاتا ہے عارف غیر اس جگہ نہ منزل ہے نہ کوئی مقام لا مکان و لا نشان و وحدت تمام

جو بھی اس کو دیکھ لے وہ بے آواز
جان سے مردہ ہو گیا حاصل اس کو راز
الحمد لله — مَنْ عَرَفَ رِزْقَهُ فَقَدْ كَلَّ لِيَسَانُهُ — جس نے اپنے
رب کو پوچھا لیا اس کی زبان (تمل و قتل) سے کہا ہو گئی۔
کامل مرشد (طالب صدق) کو تصویر اسم اللہ ذات سے علم حق معرفت دیدار
کا سبق رہتا ہے۔ جس سے وہ داخل دنیا جینہ مردار سے ہے زار ہو کر ہزار ہار
استغفار کرنے لگتا ہے۔ کامل مرشد وہی ہے جو تصویر اسم اللہ ذات سے
معرفت دیدار (طالب) پر کھول دے۔ لور (طالب) دو بلہ اسم اللذات میں ہی آ
جائے کیونکہ اسم اللہ ذات سے (نقر) کی ابتداء و انتہاء پاہر نہیں ہے۔ اور نہ
عن (پاہر) ہو سکتی ہے۔ الحمد لله النهايَتُ الرَّجُوعُ إِلَى
الْبَدَائِيَتِ — نہیت یعنی انتہاء ابتداء کی طرف رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔
(توحید کے دائرہ میں ابتداء اور انتہاء ایک ہو جاتی) ہے۔ دھارے وجود کی ابتداء
یہ ہے کہ تم خاک سے پیدا ہوئے۔ لور انتہاء یہ ہے کہ قبر میں داخل ہو کر
خاک میں مل جاتے ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نظر شکستہ
دل لور شکستہ قبر پر ہوتی ہے۔ جملہ یہیش نور رحمت کی بارش برستی رہتی ہے۔
شکستہ دل کس کو کہتے ہیں؟ وہ دل جو فیض فضل رحمت نور اللہ سے پر نور
ہو لور نور حضور کے عمل کے نتیجات اس کے دل کا شکوفہ پارہ پارہ ہو جائے اور
قبہ جو گوشت کا تو تمرا ہے تکڑے تکڑے ہو جائے۔ لور دل کے پھول کی ہر
پتی مثل سرخ گلاب معطر اور معبر خوشبو دینے لگے۔

حضوری کی پچان یہ ہے بعض کو جنات کی حضوری ہوتی ہے۔ بعض کو وہم خام خیالی کی حضوری ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو مجلس لور معرفت وصل کا حضوری خیال کرتے ہیں سوہ پریشان حل رہتے ہیں۔ بعض کو کسی دنیا کی حضوری ہوتی ہے۔ اور وہ ہمیشہ چون وچار کے مراتب میں ہتھا رہتے ہیں۔ بعض کو نفس کی حضوری ہوتی ہے وہ ہوا۔ آئا۔ اور ہوس کے قیدی ہوتے ہیں۔ بعض کو شیطان کی حضوری ہوتی ہے وہ تارک السلوہ ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ مجھے دیدار حاصل ہے۔ وہ احمق اور حیوان ہیں بعض کو انبیاء کی ارواح کی حضوری ہوتی ہے۔ ان کا باطن صاف ہو جاتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جلتے ہیں۔ بعض کو قلب کی حضوری ہوتی ہے جس سے وجود میں نفس سلب ہو جاتا ہے۔ بعض کو حضوری روح سے ہوتی ہے جس سے وجود میں جگی مثل روح موج زن ہو جاتی ہے۔ جو ہر رُگ میں مثل طوفان نوح جاری رہتی ہے۔ بعض کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری مجلس نصیب ہوتی ہے۔ جس پر حضوری تمام ہو جاتی ہے۔

بعض کو غیب سے نکاہ (کیمیاء) بعض کو غیب سے اوہماں (وہم وحدانیت) بعض کو غیب سے دلیل (قرب رب جلیل) سے حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب شہ رُگ سے نزدیک تر کے ہیں۔ قوله تعالیٰ۔۔۔ حُنْ عَقْرَبُ الْيَثِيَّةِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِثَيَّدِ (پ 26 ع 16) یہیک ہم تمہاری شہ رُگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ یہ مراتب تجھی انوار قرب اللہ دیدار کے بھی ہیں۔ شکستہ دل اور شکستہ قبر کے مراتب بھی ہیں کہ اہل قبر من اللہ غرق وحدانیت ہوتا

بیت

گلے تک نہونس نہ لے کہ تو دیگر نہیں ہے
پلنی بھی نہیا و نہ پی کہ تو بیت نہیں ہے
الحمد لله رب العالمین۔۔۔ إِنَّ اللَّهَ يَنْتَظِرُ إِلَيْهِ صُورَ كُمْ وَ لَا يَنْتَظِرُ إِلَيْهِ أَعْمَالَكُمْ
وَ لِكُلِّ كُنْجِنْتُرْ فِي قُلُوبِكُمْ وَ نِيَّتِكُمْ۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ
تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ عین تمہارے (ظاہر) اعمال کو دیکھتا ہے۔
بلکہ اس کی نگاہ تو تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں پر ہے۔

بیت

میں چشمِ مل کی نظر سے کرتا ہوں مشاہدہ
ظاہر آنکہ کی عینک تو جعل ہے مرد پینا کا

بیت

مل کی آنکہ چائیسے اور ہو حق پر نظر
ورنہ چشمِ ظاہر رکھتے ہیں سب گاؤ خر
علم غیب کی اس ہاطنی رہا کو عالم عارف غیب دلکن اور صاحب مطالعہ
معرفت غیب خواں پا عیان ہی جاتا ہے۔ ہر مرتبہ بیان کیا جاتا ہے لیکن (ایہ علم
غیب) منزل کائنات و پیئے والا اور لا حوت لامکان میں پہنچانے والا ہے۔ علم
غیب ہاطنی کی شرح ہے کہ ہاطن کو ظاہر کے موافق دیکھتا اور ظاہر کو باطن
سے کھول دیتا ہے۔ بعض لوگ ہاطن میں حضوری (نور مشاہدہ کو) دیدار حق
جانتے ہیں۔ حلاکہ وہ ایسی دیدار حق کو نہیں پہنچانے باطن میں حق و باطل کی

ہے۔ پیوستہ قلب جس کو بیان اللہ ذات (ذکر حاصل) ہے۔ اسے جملی دوام ہوتی ہے۔ اس قسم کے قلبی ذاکر کو ایک دم کے ذکر قلبی سے ستر ہزار بار ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اس قسم کے ذاکر لائل حضور کا قلب نور ہو جاتا ہے۔ اور اسے دور مدور حافظ ربانی کہتے ہیں۔ قوله تعالیٰ۔۔۔ فَادْكُرْ رَبَّكَمْ (پ ۲۴) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

بیت

یہ ذکر تو ہے حضوری از خدا
بے حضوری ذکر کیا بس خود نہ
ذکر ایک نور ہے جو وسیله حضور ہے۔ علم بھی ایک نور ہے اور عالم بھی
وسیله حضور ہے۔ جو مرشد طالب اللہ کو پلے ہی روز نور حضور ان مراتب پر
نہیں پہنچتا اور مرشد ہدایت لور ارشلو کے لائق نہیں ہوتا۔ حضوی کا ابتدائی
ستق مشرق وجودیہ ہے۔ بے شک وجودیہ مشرق مرقوم سے اللہ حیثی و
قیسوم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

مرشد کے دو مراتب ہیں۔ ظاہر میں تو شریعت اور دین اسلام پر قوت سے
قائم ہوتا ہے۔ اور باطن میں ہمیشہ مجلس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم
النبیین کی مجلس میں حاضر رہتا ہے۔ وہ اپنے طالبوں کو بھی ظاہر میں تو اسم اللہ
کے (ذکر) میں مشغول کر دیتا ہے۔ ظاہر میں اسے غنایت کے خزانہ کا تصرف
اور باطن میں تمامیت فقرہ دایت عطا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ گھری بھر کے ہے
بھی خدا تعالیٰ سے بیگنا نہیں ہوتا۔

مثنوی

تمہی محبت کے سلیمان سے گر مرد نور نہیں ہے
اپنا ہی ماتم خود کیا کر کہ تجھے ابھی صبور نہیں ہے
جب وصل آفتاب کا تیرا دعویٰ منظور نہیں ہے
تو اس ذات سے (وصل کرے) جو تجھ سے دور نہیں ہے
طالب وصل کو تو سلاماً سل کی ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور طالب
حق کو مرشد حق پلک جھپکنے میں توجہ کے ساتھ وصل سے باہر نکل کر اسے فنا
فی اللہ میں غرق کر کے لا زوال حل (پر قائم) کر دیتا ہے۔ یعنی اسے (موجودہ
بقاء) سے فداء کر دیتا ہے۔ اور اسے فنا (فی اللہ) سے بقاء (دائیٰ حیات) فیض
ہو جاتی ہے۔ اور وہ (فداء بقاء) کے ان دونوں مراتب کو برداشت کرنے کی قوت
وحدانیت لقاء سے حاصل کر لیتا ہے۔ یہ فقر کا پسلے روز کا مرتبہ ہے۔ فقیر کی
فتارضاء کے موافق ہوتی ہے۔ اور رضاۓ کو فوق الضعاء کہا جاتا ہے۔ جس جگہ
عارف باللہ فنا فی اللہ غرق وحدت فقیر کا مرتبہ ہے وہل فداء قباء اور رضاۓ
(تینوں کی) پیغام نہیں ہے۔ فنا کے یہ مراتب "بہمہ اوست در مغز پوست" مگر
مغز پوست میں وہی باقی رہ جاتا ہے (وحدت المقصون) کے مراتب ہیں۔ ان
مراتب پر پہنچنے والا نور بن جاتا ہے۔ اور وصل و حضور سے آگے بڑھ جاتا
ہے۔ فقیر کے نے ان مراتب کو حاصل کرنا فرض عین اور ضروری ہے۔ اور
جس کا پرخون دل غصب اللہ سے غلیظ ہو جاتا ہے تو اس کا کلام نفس کی بڑی
حال اور بد خصلتی پر مبنی ہوتا ہے۔

ایات

زندگانی قلب کیا ہے از کجنا
 دست بیعت جس کو کر لیں مصطفیٰ
 زندگانی قلب کیا ہے از کجنا
 در نظر منظور وحدت با خدا
 زندگانی قلب کیا ہے از کجنا
 باطن ہو معمور اور مل ہو صفاء
 زندگانی قلب کیا ہے از کجنا
 ذاکر قبی مشرف بالقاء
 زندہ قلب روک دے خواہش ہوا
 ذاکر قلبی با ادب اور با حیاء
 زندہ قلب کیے ہوں یہ گاؤ خر
 طالب موار بیضہ تیم و زر
 لعل قلب ہیشہ بر نظر اللہ منظور اور ہیشہ مجلس محمدی ملکہ کا حضوری
 ہوتا ہے۔

جان لو! کہ آدمی کے وجود میں نفس (مش) بینید ہے۔ اور قلب نیک اور
 نیک بنت ہے۔ اور روح باینید ستر توحید کو حاصل کرنا علم لئی ہے ہو سکتا
 ہے۔ اور یہ نعم البدل کا مرتبہ ہے۔ نعم البدل کا یہ مرتبہ کامل فقیر کی وجہ سے
 حاصل ہوتا ہے۔

وجہ کا کیا مطلب ہے؟ وجہ سے مراد وجہ ہے (ت اضافی ہے) اور وجہ
 چرے کو کہتے ہیں۔ (مرشد) جب کسی پر وجہ کرتا ہے۔ تو (طالب) جو وجہ طلب
 کرتا ہے وہ اسے اس کے مطلب مراد کے مطابق حضوری میں رو برو کرتا
 ہے۔ جو کوئی اس صفت سے موصوف نہ ہو وہ (مرشد) نعم البدل کے مرتبہ
 اور وجہ کو نہیں جانتے۔

قطعہ

جس نے نعم البدل کا مرتبہ پلّا
 وہ ہر مقام کو اپنی قید میں لے آیا
 ہر حقیقت کو وہ پالے از خدا
 دائیماً ہم صحبت با مصطفیٰ ملکہ
 جو کوئی ان مراتب پر پہنچ گیا وہ سرتاقدم نور ہو گیا۔ بہر حال علم انوار ظاہری
 را ہے۔ (جالل فقیر اس علم سے نوافق) اور گمراہ ہوتا ہے۔ علم مونس جان
 ہے۔ اور جلال فقیر بد تراز شیطان ہے۔ ظاہری علم قتل بیان ہے۔ باطنی علم
 وصل عیان ہے۔ جس جگہ علم عیان ہے۔ وہاں قتل اور بیان کی کیا حاجت
 ہے؟ جس کسی کو علم تصوف عیان بھی حاصل نہیں اور وہ علم فرض واجب
 سنت مستحب فتنہ کے مسائل بیان سے بھی واقف نہیں۔ اس کو فقیر کیسے کہ
 سکتے۔ وہ حیوان نفس پرست شیطان کا قیدی ہے۔ الحدیث۔۔۔ لا فرق
 بَيْنَ الْحَيْوَانِ وَالْإِنْسَانِ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعُقْلِ۔ حیوان و رانس میں
 کوئی فرق نہیں (کھانے پینے پنج پیدا کرنے میں سب برادر ہیں) بس ان کے

در میان علم اور عقل کا فرق ہے
پس حیوان دو طرح کے ہیں۔

حیوان باطق یعنی بولنے والے حیوان۔ اور نہ بولنے والے حیوان۔ اسی طرح عقل کی بھی دو اقسام ہیں۔ عقل کل اور عقل جز۔ عامل فقیر کامل کو عقل کل حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ اہل دنیا کو جزوی عقل حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ منصوبہ باز خدا تعالیٰ سے (دور رتے ہیں) اور ان پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔

جان لوا کہ علم کے تین حروف ہیں۔ "ع" "ل" "م" (علم وہی ہے) جو علم کے "ع" سے علم بن کر عین حاصل کر لے۔ عین واصل ہو جائے۔ علم کے "ل" سے لا یحتاج ہو جائے۔

علم کے "م" سے واقف محروم اسرار ہو جائے
عقل کے بھی تین حروف ہیں۔ "ع" "ق" "ل" (عقل مند وہی ہے) جو عقل کے "ع" سے عقل اعلیٰ حاصل کر لے
اور "ق" سے قرب حق میں نفس پر قدر کرنے والا بن جائے
اور "ل" سے لقاء رب العالمین کے لائق ہو جائے۔
الحدیث۔۔۔ العَقْلُ يَنَمُ فِي الْإِنْسَانِ۔ عقل انسان میں سوتی ہے۔

الْإِنْسَانُ مِنَّا وَ إِنَّنَا مِنْهُ۔ ایک انسان دوسرے انسان کا آئینہ ہوتا ہے۔
الْإِنْسَانُ مِنَّا رَبِّهُ۔۔۔ انسان اپنے رب کا آئینہ ہے۔

آئینے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ آئینہ سکندری۔ جشید کا جام جمل نما اور حضرت سليمان علیہ السلام کی انگشتی (کا گھینہ) ان سب کو روشنی کا عزو شرف آئینہ فخر و آئینہ معرفت اور آئینہ مشہدہ حضور محبت سے حاصل ہوا۔ پس انتبا بھی ابتداء کی امیدوار ہے۔ اور اہل ہدایت ہی ولایت کے امیدوار ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی نفس لمارہ اور اس کی ناجائز خواہشات کا قیدی ہے اسے نہ تو ابتداء نہ ہی انتباء کے مرتب حاصل ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ تین قسم کے لوگ سچے محمدی ﷺ کی نعمت دولت لوز خزانوں
کو حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ جو روز لول سے عی متفاق ہے۔ وہ
جو اول روز سے کافب ہے۔ اور وہ جو اول روز (روزانہ) سے کافر ہے۔ وہ
بے نصیب اور لا علاج ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔۔۔ لَا تَكُنْ لَا تَهَدِّى مَنْ أَخْبَيْتَ وَ لِكَنَّ اللَّهَ يَهَدِّى
مَنْ يَشَاءُ۔ (پ 20 ع ۶)

بیشک اللہ تعالیٰ (ہر کافب کافر منافق) کو نہیں آپ چاہیں ہدایت نہیں دیتا۔ لیکن جس کسی کو وہ چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ (اسی لئے یا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ داری ہے۔ اور نہ ہی آپ کسی۔ کے ایمان تو ہر کسی کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اور نہ ہی آپ کسی۔ کے ایمان نہ لانے کے لئے جواب دہیں۔ بلاغ المیمن کا فرض آپ نے پورا کر دیا) پس ہر شے کا علاج ہے۔ ہر قتل کی ایک چابی ہے۔ اور ہر شے کے لئے جلد وسیلہ ہے۔ لیکن وہ کونا علم ہے جس سے بغیر کسی علاج کے بغیر کسی قتل

میں چلی ڈالنے کے لئے بغیر کسی جیلہ و سیلہ کے حضوری میں پہنچ جلتے ہیں وہ کون سا علم ہے؟ کہ جس کے پڑھنے سے طلب اللہ کے جملہ مطالب مطلوب پورے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بذری نظر اللہ منظور ہو جاتا ہے۔ وہ

(i) علم تصور حضور

(ii) عم دعوت قبورے

جو کوئی مع اللہ ہو کرو جی القلب حضوری سے جواب با صواب پیغام النام حاصل کر لیتا ہے۔ اور ہمیشہ مجلسِ محترم ملکہم میں رہتا ہے سیا جس وقت بھی چاہتا ہے توفیق تحقیق سے اپنے آپ کو حضوری میں پہنچا سکتا ہے۔ اس کو کیا حاجت ہے کہ وہ اسم اعظم مع بدوح کی وظیفہ خوانی کرتا رہے۔ اور جو کوئی اس قسم کی قوت و تقویت رکھتا ہے کہ توجہ سے ہی اپنے آپ کو حضوری میں لے جائے اسے کیا حاجت ہے خط کشی کرے۔ بست در بست کا نقش دائرہ مشتمل پر کرے۔ یہ تمام مراتب تا قص خام بے عمل نا تمام کے کام ہیں۔ جو قرب (رب) حضوری (حق) اور معرفت اللہ سے دور اور دور نہیں۔

بیت

درو کو دے چھوڑ وحدت کر طلب
وحدت سے ہی ہو گا عارف باقرب رب
کامل وہی ہے جو ایک دم میں تمام عالم کو بحکم اللہ تعالیٰ فنا کر دے۔ ایسے
کامل کو کیا حاجت ہے کہ وہ اپنے لب ہلاکے دعوت پڑھے کامل تو ایک دم
میں تمام عالم کو فیض سے بہرہ ور کر کے ان کے منصود کو پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ

عالیٰ تو قتل میں ہے۔ عاجز ابھی سوال میں ہے عارف مشہدہ احوال میں ہے۔
اور خام ذکر غفران کی مستی حل میں ہے۔ جبکہ فقیر ہمیشہ بعض جمل میں ہوتا
ہے اور جمل تو ہمیشہ زوال پذیر رہتا ہے۔

بیت

پلے علم حاصل کر پھر تو پالے گا خدا
جمل تو مثل جن ہے شیطان ہے سر ہوا
علم کے تین حروف ہیں۔ اور ان تین حروف کی قید میں قرآن مجید کے
تینیں سیپارے ہیں۔ چنانچہ تینیں حروف میں تلخ و منسوخ آیات وعدہ وعید کی
آیات، قصص الانبیاء۔ امر بالمعروف کی آیات نہیں ان المکر کی آیات اور
حدث نبوی ﷺ سے جو کچھ بھی زیر و ذر کوئینا میں موجود ہے۔ سب کی خبر
مل جاتی ہے۔ وَإِنَّمَا يُمْكِنُ لِنَّا إِنْجَانٌ أَنْ يُنْبَهُ إِلَيْنَا الْمُنْذِرُونَ كَمَا يُنْبَهُ كَيْتَابُ الْكِتَمِ كَمَا يُنْبَهُ كَيْتَابُ الْكَحْلِ
منسوخ کر کے کوئی نیا حکم دیا ہے۔

جو مرشد پلے ہی روز طالب اللہ کو قیضی قفل کے اس علم کی تعلیم نہیں
دیتا اور حضوری کی تلقین نہیں کرتا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ بھروسہ مرشد احمد اور

جمل ہے۔ اور ایسا شخص کبھی بھی فقر اور ولایت کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

الحادیث۔۔۔ فَلَمَّا خَيَرُوا لَأَنَّا فَسَكَتُمْ أَجْمَعِينَ بَاتُ كَوْيَا خاموش رہو

الحادیث۔۔۔ مَنْ مَذَّخَ لَا خَيَرُ الْمُشْلِمِ فِي وَجْهِهِ فَكَانَمَا ذَبَحَهُ

بِلَا سَكِينٍ۔۔۔ جس نے کسی مسکن بھلی کے منہ پر اس کی تعریف کی

گویا اس نے اس کو چھری کے بغیر ذبح کر دیا۔

حَثُّوا فِي وُجُوهِ الْمَدَاجِنِ الشَّرَابَتِ۔۔۔ جو تمہارے سامنے

۱- کامل کو قرب اللہ حضوری کا تصور اور تصرف حاصل ہوتا ہے۔

۲- کامل دعوت میں توجہ تفکر سے اہل قبور روحاںیوں کی حاضرات کر سکتا ہے۔

وہ عمل جس سے جملہ فرض ایک فرض میں آ جائیں جس سے جملہ سنتیں ایک سنت میں کھل جائیں جس سے جملہ واجب اور مستحب ایک واجب اور مستحب میں آ جائیں۔ جس سے جملہ علم علوم فقة کے مسائل ایک ہی مسئلہ میں معلوم ہو جائیں۔ اور جس سے جملہ علم علوم تحصیل فضیلت قید میں آ جائیں۔ یہ تمام درجات عظیمی اور سعادت کبریٰ کی دولت جو بندگی کا سرمایہ ہے ایک ساعت میں حاصل ہو جائے۔ یہ سب کچھ عالم پاشد و اصل فقیر کو حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

کیا تو یہ بھی جانتا ہے کہ بت سا علم پڑھنا فرض میں نہیں ہے مگر وہ علم جو اسلام کے متعلق ضروری ہے (اسی کا پڑھنا اور اس پر غلوص سے عمل کرنا ضروری اور کافی) ہے۔ گناہوں کو ترک کرنا۔ خدا تعالیٰ سے خوف کھانا (اور تقویٰ اختیار کرنا) معرفت اللہ سے محبت کرنا توحید کو حاصل کرنا اور نفس و ہوا کے جملہ مطلب مطالب سے باہر نکلنا فرض میں قدیم صراط المستقیم عظیم ہے۔ جس میں قلب (نفس) سے۔ رہائی حاصل کر کے طبع کو چھوڑ دیتا ہے اور قلب سلیم بحق تعلیم ہو جاتا ہے۔ **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ**۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**۔ **فَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ**۔ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ** اور خوشی سے لاءِ اللہِ الْأَكْبَرُ۔

تمہاری تعریف کریں ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔
 جس کسی کا ورد و ظائف اور دعوت جاری نہ ہو ذکر فکر اس کے وجود میں فائدہ نہ دے اور تاثیر نہ کرے۔ اور تصور توجہ سے مطلب حاصل نہ ہو اور تفکر سے تصرف اپنے بغضہ میں نہ آئے باطن میں (خاہر) عمل کا ثابت نہ ہو اور ظاہر میں باطن کے موافق کشتوگی نہ آئے اور حجاب سد سکندری جیسا ہو اس کا کیا علاج ہے؟ اور جو کوئی دعوت سے رجعت خودہ ہو جائے اور ذکر فکر سے مجعون (دیوانہ) ہو جائے اور آسمی نظر سے احمق ہو جائے اس کا کیا علاج ہے؟ اور جو شخص مغلس گدا ہو اور بادشاہی خلیل اللہ کا مرتبہ چاہتا ہو یا قرب اللہ سے کتنے تصرف کا خواہشند اس کا کیا علاج کرنا چاہئے؟ اور وہ شخص جس کے اعتقاد میں نفس امارہ شب و روز فتنہ فساد پیدا کر کے اسے بے اعتقاد کر کے اسے یقین سے بے دین کر دے اس کا کیا علاج ہے؟ جس شخص کو کسی علم سے فیض اور اس کا ملکہ (عیور) نہ کھل جائے اس کا کیا علاج ہے؟ اور وہ شخص جس کے چاروں طرف طاقتور دشمن ہوں اس کا کیا علاج ہے؟ اور وہ شخص جو بیماری کی وجہ سے جل بلب ہے اس کا کیا علاج ہے؟ کوئی کامل انسان عالم عالم۔ کامل فقیر اہل دنیا۔ مسخر عاجز و غریب اپنے اپنے مطالب کے موافق ان کی آرزو پوری نہ ہوتی ہو تو ان کا کیا علاج ہے؟
 متذکرہ بلا تمام ظاہری و باطنی مراتب کو فقیر ولی اللہ سے طلب کرنا چاہئے۔ ولی اللہ کو کن مراتب سے شاخت کر سکتے ہیں۔ اس کی پہچان دو مراتب سے کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ رَسُولُ اللَّهِ مُلِّيْمٌ بِحِلْمٍ بُجْدَرٍ - تَرَكَ دُنْيَا كَيْ عَبَدَاتِ كَيْ بَيَاوَهَ -
أُورَ حَبَ دُنْيَا كَلَ خَطَاوَسِ كَيْ جَزَهَ - تَرَكَ دُنْيَا حَبَ مُولَى سَرَ عَبَدَتِ اُورَ
اسَرَارَ ہَدَائِيتِ كَوَكَتَهَ ہِیَنَ - جَبَکَهَ حَبَ دُنْيَا سَرِيدَعَتَهَ ہِیَنَ - اُورَ وَهَ کَیَے لَوَگَ ہِیَنَ
جَوَ بَدَعَتَهَ کَوَ ہَدَائِيتَ سَجَحَے ہَوَے ہِیَنَ - وَهَ سِيَاهَ دَلَ کَوَرَ چَشمَ ہِیَنَ - جَنَوَنَ نَے
آنَکھُوںَ سَے کَچَھَ نَمِیَنَ دِیَکَھَ عَالَ عَلَمَاءَ وَهِیَنَ - جَوَ تَفَشَّیَ سَے اپَنَے
عَلَمَ عَلَمَ کَوَ ہَیَشَہَ حَضُورَیِ مَجْلِسِ حَفَرَتَ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ مُلِّیْمَ بِحِلْمَ سَے پَرَّھَتَهَ -

(اُور درست کرتے ہیں) یہ علماء عام کے مراتب ہیں۔ کَلَ فَقِیرَ وَهِیَ ہے جو
اَلَّلَّهُمَّ حَمَّاتِ حَيَاتِ کَا تَمَاشَا شَبَ وَ رَوْزَ کَرَتَاهَ - اُور مَقْرَبُ اللَّهِ حَضُورِیِ کَیْ قَوْتَ
سَے کَشَفَ قَبُورَ سَے وَاقِفَ ہَوَتَاهَ ہے - قَوْلَهَ تَعَالَیٰ - - - کَیْفَ
تَكْفُرُ زَوَنَ بِاللَّهِ وَ كُنْثَمَ لَقَوَانَا فَأَخْيَارُكُمْ لَمَّا يُمْتَشِكُمْ ثُمَّ
يُخْبِيَشُكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (پَ تَعَ) تمَ اللَّهُ تَعَالَیٰ کَیْ ذَاتِ وَ
صَفَاتِ کَایَے انکار کرو گے - تمَ تَحَقَّقَ مَرَدَہَ پَکْبُوہَ تمَ کَوَ زَنْدَہَ کیا پَھَرَتَمَ کَوَ مَوْتَ رَتَنَا
ہے - پَھَرَتَمَ کَوَ زَنْدَگَیَ رَتَنَا ہے - (عَالَمَ بِرَزَخَ مَیْنَ قَلْبَ وَ رُوحَ کَیْ زَنْدَگَیَ) پَھَرَ
تَمِیَسَ اسَیَ کَیْ طَرَفَ رَجُوعَ کَرَنَا ہے - فَقِیرَ زَنْدَہَ جَانَ وَ زَنْدَہَ زِبَانَ وَ زَنْدَہَ دَمَ وَ
اَثْبَتَ قَدَمَ زَنْدَہَ دَلَ وَ زَنْدَہَ رُوحَ وَ زَنْدَہَ خَنَ ہَوَتَاهَ ہے - وَهَ مَرَدَہَ جَسَدَ وَ مَرَدَہَ
حَرَصَ وَ مَرَدَہَ ضَعَفَ اُورَ مَرَدَہَ نَفْسَ ہَوَتَاهَ ہے - اسَ قَسْمَ کَے حَضُورِیِ مشَاهِدَہَ وَالَّے
معَ اللَّهِ فَقِیرَ کَاحِقَ خَلَقَ خَداَ ہَرَ خَاصَ دَعَامَ پَرَ ہَوَتَاهَ ہے - جَسَ طَرِيقَهَ سَے بَھَی
اسَ کَیْ قَسْمَتَ کَالْقَهَ نَصِيبَ ہَوَجَائَ اَگْرَچَهَ ظَاهِرَهَ مَیْنَ وَهَ نَاجَازَهَ ہَیَ نَظَرَ آتَا
ہُوَوَهَ جَوَ کَچَھَ بَھَیَ کَهَاتَاهَ ہے خَلَقَ نَدَائِیَ کَرَوَنَ سَے اسَ کَاحِقَ سَاقِطَ ہَوَجَاتَاهَ

ہے۔ واصل فقیر جس کی اصل اسَمَ اللَّهُعَذَاتِ وَ صَلَّی ہَوَتَیَ ہے۔ بَرَ حَالَ بَہْرَ
اَفْعُلَ اللَّهِ تَعَالَیٰ کَے عَینَ جَلَّ مَشَاهِدَہَ مَیْنَ غَرَقَ فِي اللَّهِ مَعْرِفَتِ وَ صَلَّی مَیْنَ ہَوَتَاهَ
ہے۔ وَهَ جَوَ کَچَھَ بَھَیَ کَهَاتَاهَ ہے اسَمَ اللَّهِ ذَاتِ کَے قَصُورَ مَیْنَ حَاضِرَ الْوَقْتِ ہَوَ کَرَ
کَهَانَهَ کَیْ وَجَهَ سَے وَهَ وَجَودَ مَیْنَ نُورَ بَنَ جَاتَاهَ ہے) وَهَ اسَ پَرَ حَلَالَ ہے۔ کَیْوَنَکَهَ
مَغْرِبَ تَامَغْرِبَ جَوَ بَھَیَ خَلَقَ خَداَ رَوَنَ زَمِنَ پَرَ مَوْجُودَ ہے اسَ کَے تَصْرِفَ مَیْنَ
ہَوَتَیَ ہے۔ اُور اسَ کَے (دَمَ قَدْمَ) کَیْ بَرَکَتَ سَے ہَرَ قَسْمَ کَیْ آنَفَتَ وَبَلِیَاتَ سَے
سَلَامَتَ رَهَتَیَ ہے۔ چَنَانِچَہَ عَلَمَ عَلَمَ مَیْنَ عَارِفَ فِي اللَّهِ مَوْلَوِی رُومَ فَرمَاتَ
ہِیَنَ -

بَیْت

جَسَ کَا لَقَهَ نُورَ ہو از (نُور) جَالَ
جَوَ بَھَیَ وَهَ کَهَانَ لَے وَهِیَ اسَ پَرَ حَلَالَ
پَسَ عَارِفَ کَے مَنَ مَیْنَ حَرَامَ لَقَهَ دَاخِلَ ہَوَیَ نَمِیَنَ ہو سَلَکَلَفَقِیرَ کَوَ حَرَامَ
کَهَانَهَ سَے آنَھَیَ ہَوَ جَاتَیَ ہے۔ وَهَ کَهَانَهَ سَے ہَاتَھَ روَکَ لَیَتَاهَ ہے۔ یَا حَرَامَ
کَهَانَهَ بَصُورَتَ تَقَ وَغَیرَهَ اسَ کَے وَجَودَ سَے نَكَلَ جَاتَاهَ ہے) کَیَا ظَلَبَهَ نُورَ کَیْ وَجَهَ
سَے ہَرَ لَقَهَ نُورَ بَنَ جَاتَاهَ ہے۔ عَارِفَ کَا کَهَانَهَ ہَرَ حَالَ مَیْنَ حَلَالَ ہَوَتَاهَ ہے۔ اَگْرَچَهَ
عَوَامَ النَّاسَ کَیْ نَظَرَ مَیْنَ وَهَ اَلَّلَّهُ زَوَالَ نَظَرَ آتَاهَ ہے۔ اُور عَارِفَ فَقِیرَ کَا ہَرَ خَنَ
(اَسَ کَیْ ہَرَ بَاتَ) صَدَقَ القَلْ (عَقَ پَرَ) مَبَنِیَ ہَوَتَیَ ہے۔ اَگْرَچَهَ وَهَ بَاتَ لَوَگُوںَ کَیْ
نَظَرَ مَیْنَ فَقِیرَ کَیْ حَلَ مَسْتَقِیَ کَیْ بَنَا پَرَ جَھُوَنَ نَظَرَ آتَیَ ہے

بیت

و اصول کا ہر خن قرب از وصل
و اصل بیش کھاتا ہے لقہ حلال
کیونکہ فقراء کا پیٹ تور کی مثل ہوتا ہے۔ جس میں بیش آتش شوق جلا کرتی
ہے۔ (وہ جو کچھ بھی کھلتے ہیں۔ اس آگ میں جل کر نور ہو جاتا ہے) فقراء کا
کھانا نور ہے۔ فقراء کی خواب شرف دیدار حضور ہے۔ اور ان کی بیداری
پہن معمور ہے۔ جو آفتاب کی ماہنہ فیض بخش نافع المسلمين اور خلق اللہ
میں مشور ہے۔ اور طالب فقیر کو ان مراتب تک پہنچا فرض عین اور ضرور
ہے۔

ایات

کامل ہوں میں صاحب ہدایت اکملم اللہ از کرم
جس نے دیکھا میرا چہہ اس کو رہا نہ کوئی غم
چہہ میرا دیکھ کر بلق رہے نہ کوئی غم
اللہ غم ہیں بت پست اللہ صم
فقیر کو کوئی غم نہیں از قرب اللہ
لعت بر فرعون دنیا عز وجہ
دنیا تو بس غم ہی غم ہے فتنہ درم
جو بھی تارک فارغ ہے وہ جان تم
جو فقیر قرب اللہ سے فنا فی اللہ ہے۔ جس کو غرق بھی کہتے ہیں۔ وہ لکل
الوصول صاحب انتہاء ہے۔ اس کی نظر قبول و تصور تصرف قبول و توجہ تنفس

قبول و دلیل آگاہ قول و نظر آگاہ قول لور و ہم خیال قول ہو جاتا ہے۔ یہ سب
کچھ قبول (بارگاہ) کے مراتب ہیں۔ جن شیطان و نفس خبیث اور فریب دینے
والی دنیا سے بدتر جلال شخص ہیں۔ جو بات ہوائے نسلی اور خدا تعالیٰ کی رضا
کے بغیر کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں نامقبول ہوتی ہے۔

فقیر ایک بڑھ رہے۔ جس سے سردانگ میں درود محبت کا دلاغ پیدا ہو جاتا
ہے۔ شہزاد عارف کی حقیقت کو کوا کیسے جان سکتا ہے۔ جملہ مراتب و جملہ
منصب و جملہ علم و جملہ حکمت و جملہ تنخ و جملہ کیمیاء اور جملہ اموالات کا
یکدم اور یک قدم پر حاصل کر لے۔ جس سے طالب کے دل میں کوئی افسوس و
غم باقی نہ رہ جائے۔ یہ جملہ مراتب حاضرات سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ تیر،
تم کی حاضرات تیس تم کے حوف ہیں۔ ننانوے تم کی حاضرات اسماء باری
تعالیٰ کی ہیں۔ اسی طرح ہر ایک حدیث قدسی اور حدیث نبوی کی بھی ہیں۔ کلمہ
لیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ مَلِيکُم کی حاضرات سے بھی ہر
تم کے درجات معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح حاضرات ذانی اللہ۔ اور
—إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ— حاضرات بھی ہیں۔ حاضرات فنا فی محمد رسول
اللہ ملیکم اور حاضرات با طلاقت انبیاء اصفیاء مرسل ارواح جمیع نبی اللہ و
حاضرات با جملہ غوث قطب اولیاء اللہ و حاضرات با ہر یک مجتهد عالم باللہ میں جو
کوئی حاضرات کی اس راہ سے واقف ہے۔ وہ کل خلوقات جنات۔
موکل۔ فرشتوں۔ الہ صفات اٹھا رہ بزار عالم کو اپنے سامنے خا ضر کر کے ان کا
تماشہ دیکھتا اور ان کو نظر منکور کر لیتا ہے۔ اور ہر دیکھے ان دیکھے مقام پر جس

جگہ بھی چاہتا ہے۔ اپنے آپ کو پہنچایتا ہے۔ جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتے۔ لور حاضرات سے آگہ نہیں اور نہ ہی وہ علکے عامل کے احوال اور علم سے واقف ہے۔ اور نہ ہی کامل فقیر کے علم معرفت توحید سے والقف وہ نفس کا بوجہ اٹھانے والا (بار بروار) گدھا ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ پشم
اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ الْأَوَّلُ وَلَا يَخْرُوُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ
لَيَسْ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ۲۴

جو کوئی ان چار مراتب وحدانیت الوہیت معرفت حقیقت حقیقی اور بالمنی
حقیقی کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کو تصدیق صدیقی مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور لا
سوی اللہ جو کچھ بھی ہے۔ اپنے دل سے دھوڑتا ہے۔ وہ چار قسم کی لذتوں
کو بھلا دیتا ہے۔ اور انوار پروردگار کی پانچیں لذت اس کے وجود میں پیدا ہو
جاتی ہے۔

چار قسم کی لذات یہ ہیں۔

لول لذت طعام دوم۔۔۔ عورت سے جملع کی لذت

حکومت پوشنی کی لذت چام۔۔۔ لذت مطالعہ نیک آنکھیں

یہ چاروں لذتیں برابر ہیں۔ جب یہ چاروں لذتیں وجود سے نکل جاتی
ہیں۔ اور تصور اسم اللذات کی پانچیں لذت وجود میں آ جاتی ہے۔ تو یہ
چاروں قسم کی لذات (دل کو) اچھی نہیں لگتیں۔ جیسا کہ پیار کو عمدہ کھانا بھی
اچھا نہیں لگتا۔ اس کے بعد اسے رب الارباب کی بارگاہ سے صلوٰق کا خطاب

مل جاتا ہے۔ قوله تعالى۔ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصَّدِيقِينَ وَ الشَّهِداءِ
الْكَلِيلِ حِينَ وَ حَسْنَ لُولِيٰكَ رَفِيقًا ۝ (پ ۱۴) وہ انبیاء
صدیقین شدائد لور صالحین کی جماعت ہے۔ لور وہ کیسے اچھے رفت ہیں۔

اول طالب کو ظاہر باطن ہر ایک مرتبہ کا امتحان آزمائش تجربہ کر کے
بعد ازاں معرفت فقر میں قدم رکھنا چاہیے۔ تاکہ اس کا یقین درست ہو
جائے۔ لور طالب صلوٰق دنیا و آخرت میں شرمندہ نہ ہو۔ لول مشاہدہ انوار
دیدار ہوتا ہے۔ پھر اعتبار درست ہوتا ہے۔ پہلے دیدار پھر یقین۔ لول اتحلو بعده
اعتقاد۔ پہلے خاص مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ بعدہ اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

مثنوی

جان سے گزد کر اس جمل سے دیکھ لور پھر وہ جمل
اس جمل میں پہنچ کر حاصل ہو جائے لامکان
اکی تفتیق رکھتے ہیں سب نولیاء
نولیاء کو قرب قدرت از خدا
قوله تعالى۔ لَا إِنَّ أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَخْرُجُونَ ۝ (پ ۱۴) اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے نہ حزن۔
جس کسی کے وجود میں کلمہ طیب تاثیر کرتا ہے۔ وہ شخص روشن ضمیر ولی اللہ
ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ کلمہ طیب کو کہنے سے پرستا ہے۔ وہ اس کی کہنے کو
جاہاتا ہے۔ لور کلمہ طیب کی کہنے سے باقیت ہو کر با تحقیق خود کو حضوری میں
لے جاتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى

حدیث مسلم کبر کافر ہو و نصاریٰ و ترسیب پرست جب ایک باری کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ^{صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} پڑھتا ہے تو وہ مکاری کی پاک ہو کر
 جنتی ہو جاتا ہے۔ لور ٹوشہ و روز کلمہ طیب پڑھتا ہے لور خود کو کلہ مشت
 میں (شان نہیں) کرتا۔ لور نہ ہی اپنے آپ کو دوزنی کہہ سکتا ہے۔ الائیمان
 بیش الخوف الرجاء“ ایمان تو کبھی خوف سے (اپنے آپ کی) کنکاہ کار
 سمجھنے اور (کبھی) رجاء سے (اس کی رحمت کے امیدوار) ہونے کا ہم ہے
 (ایمان کی کیفیت میں) ایک طرف تو مشت کی امید ہے لور دوسری طرف
 دوزخ کا خوف ہے۔ خوف و رجاء کو اپنے ایمان کا وسیلہ بنا کر خدا تعالیٰ کی طرف
 متوجہ ہونا چاہیے۔

یہ بھی جانتا چاہیے کہ کلمہ طیب نیت کے مطابق ہی فیض پہنچاتا ہے۔
 «الاعمال بنيات» (اسی لئے کہا گیا ہے) کلمہ طیب کے چوبیں حروف ہیں۔ رات
 دن کی بھی چوبیں گھٹیاں ہیں۔ آدمی رات دن میں چوبیں ہزار باز سانس لیتا
 ہے۔ جو کوئی اخلاق لور کئے (کلمہ طیب) کے خاص الحاس معنی سے کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتا ہے۔ تو کلمہ طیب کا ہر حرف
 اس کے ہر ساعت کے گھنہوں کو ایسے جلا دالتا ہے۔ جیسے آں شکن لکڑی کو
 جلا دلتی ہے۔

جو کوئی کلمہ طیب کے ذکر میں دل پر ضرب لگاتا ہے۔ تو اس اشغال اللہ
 میں شوق (کی کثرت) سے اس کے دل کی آنکھ کمل جاتی ہے اور اسے عین
 بعین نظر آنے لگتا ہے۔ اسے معرفت اللہ عوسل حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر کامل

مرشد سے طالب صلوٰۃ کو پنج صلی کلمہ طیب سے پانچ خزانے حاصل نہ ہوں تو
 طالب صلوٰۃ کو جان لیتا چاہیے۔ کہ اس کا مرشد ناقص ہے و حاصل ہے۔ ایسے
 مرشد کو چھوڑ دیا چاہیے۔ (اور کسی کامل مرشد کی تلاش کرنا چاہیے) درہ عمر
 برپا ہو جائے گی۔

کلمہ طیب کے نفل کو کھولنے والی کلید حاضرات اسم اللہ ذات ہے جو
 کوئی (حاضرات کا طریقہ) جانتا ہے۔ وہ (یہ بات پڑھ کر) خوش وقت ہوتا ہے
 جبکہ ناقص کو کامل کی تحریر پڑھ کر ملال پیدا ہوتا ہے۔ (کہ اسے تو کچھ بھی
 حاصل نہیں) لور وہ پریشان ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ابتداء میں جس کسی کے وجود میں کلمہ طیب تاثیر کرتا ہے
 اور اسے نفع دلتا ہے۔ تو مخلوق اسے دیوانہ کرنے لگتی ہے۔ جبکہ وہ خالق کی نظر
 میں دلتا ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں وحشت کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس
 کا تکب زندہ لور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا گدا اگر نفس ہوا وہ ہوس
 ہے باز آ جاتا ہے۔

الحمد لله... مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لَذَلِكَ مَعَ الْخَلْقِ
 جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے۔ اس کو مخلوق کی ہم شئی سے کوئی لذت
 نہیں آتی۔

حضرت شاہ محبی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ لَا إِنْ شُئْ بِاللَّهِ
 وَالْتَّوْحِيدُ حُكْمُ عَنِّيْرِ اللَّمِ۔ وَهُوَ اللَّمُ سَمْ نَوْرُ غَيْرِ اللَّهِ سَمْ
 وحشت اختیار کرتا ہے۔

وہ سیاہ دل لوگوں سے جن کا قلب قلب حق سے صورہ لوران کے دل افرادہ ہیں۔ جو مثل کا خر بھال لور شیطان سے بھی بدتر ہیں۔ عارف باللہ ان سے ایسے دور بھاگتے ہیں جیسے کہ تیر مکان سے نکل کر واپس نہیں آتے یہ تو ابتداء کے مراتب ہیں۔ جن کو ہر کوئی جانتا ہے۔ لور حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جس کسی کو معرفت محبت مجلس محمدی ﷺ نصیب ہو جائے وہ مشہدہ و محربت و قرب حضوری انوار سے مشرف ہو جائے اور اس کی قسم میں دیدار ہو جائے۔ یہ قرب حق تعالیٰ کے اعلیٰ کے مراتب ہیں۔ جو فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ جس کی ابتداء ذکر نہ کرو اس کا متوسط دوام حضور اور انتاء غرق فنا فی اللہ نور ہو جاتی ہے۔

شرح فقیر

فقیر کیا ہے؟ فقر کس کو کہتے ہیں؟ اور فقر کو کن احوال و افعال و اعمال اور اقوال سے شناخت کسکتے ہیں؟ اور فقر کیا چیز ہے؟ اور فقر کو کس علم عمل تیز سے حاصل کسکتے ہیں؟

فقر کل جہان کی روشنی مثل آفتاب فیض بخش ہے۔ لور ہر جان میں بیش جان عزیز اور آنکھوں کے نور کی مثل موجود ہے۔ یہ بھی بن لو کہ بست سے (خود نما فقر کے دعویٰ دار) لباس فقر پہن کر (در بدر) خوار ہیں۔ ہزار روں میں سے کوئی ایک ہی ہو گا جس کلنے بہشت محبت عشق سرشت گلشن نو بہار کو نہند (معطر) ہو گے۔ فقر مشکل کشا اور عین نما کو کہتے ہیں۔ یہ خود پسند لال ہوا فقیر نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے بیچ بیچ دنیا سے دل

لکار کھا ہے۔

آخر فقر کا جامع کیا ہے؟ قم البدل لور قم البدل کے کہتے ہیں۔ قم البدل کامرتہ یہ ہے کہ وہ ہر عمل میں عالم اور ہر علم میں کامل ہوتا ہے۔ وہ صاحب اختیار ہوتا ہے۔ وہ ازل کے احوالات کی بست و کشو کر سکتا اور فیض فضل سے دکھا سکتا ہے۔

فقر کا آخری مرتبہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ دنوں جہاں کو توجہ سے طے کر لیتا اور تصور سے اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی کے تصرف میں لے آتا ہے۔ اور کوئی ن کاملاشہ اپنے ہاخن کی پشت پر کرنے لگتا ہے۔ وہ یکبارگی نفس کو قتل کر کے کوئی ن کے تماشہ سے گذر جاتا ہے۔ اور عین کے مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہو جاتا ہے لور اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے۔ (رضی اللہ عنہ و رضو عنہ)

فقیر کا آخری مرتبہ جسے انتہائی فقر کہتے ہیں کیا ہے؟ فقراء کی ابتداء اور انتہاء ایک ہوتی ہے۔ وہ بیش حضوری لور قرب میں یکتا ہوتے ہیں۔

فقیر کا آخری مرتبہ کیا ہے؟ برآمدن و درآمدن۔ برآمدن اور درآمدن کس کو کہتے ہیں۔ (برآمدن از ناہوت و درآمدن در لا گھوت)

ناہوت سے باہر نکانا اور لا گھوت میں داخل ہونا
فقاء سے باہر نکانا اور لقاء میں داخل ہونا

جہالت کفر شرک (عجب) خود بینی۔ ناشائستہ افضل کبر و ہوا سے باہر نکانا اور فقا
فی اللہ مشرف لقاء ہونا۔

بے جمیعتی سے باہر نکلنا اور جمیعت میں داخل ہونا -

جمیعت کس کو کہتے ہیں؟ جو کچھ بھی فقیر ہے خواہ وہ ذات کا مرتبہ ہو یا صفات کا دونوں قسم کے درجات بے محنت و بے سنج حاصل ہو جائیں۔ اور.....

فکایت سے نکل کر (برآمد ہو کر) عنایت میں داخل ہو جائے (درآمد ہو جائے)

عیب جوئی حکایت سے نکل کر غنایت میں داخل ہو جائے۔

غنایت سے نکل کر ولایت میں داخل ہو جائے۔

ولایت سے نکل کر ہدایت میں داخل ہو جائے۔

ہدایت سے نکل کر لاد کے مرتبہ میں داخل ہو جائے عم پانڈ بن جائے۔

عبدیت سے نکل کر رویت میں داخل ہو جائے۔

طلب سے نکل کر نور قلب میں داخل ہو جائے۔

محنت سے نکل کر محبت میں داخل ہو جائے۔

مجلدہ سے نکل کر مشہدہ میں داخل ہو جائے۔

ذکر و فکر سے نکل کر الہام مذکور حضور میں داخل ہو جائے۔

چله کشی ریاضت سے نکل کر راز میں داخل ہو جائے کہ دل کی آنکھ کھل جائے اور صاحب عیان ہو جائے۔

برآمدن از نفس ذاتیہ و درآمدن بفقیر فاقہ جو دیدار اللہ میں لذت بخش

ہے۔

فقر کمک (منہ کے مل گرنے والے فقر سے) باہر نکلنا اور فقر محب میں داخل ہونا

کشف و کلامات سے باہر نکلنا اور تصور اسم اللہ ذات میں داخل ہونا

فقر کا آخری مرتبہ کون سا ہے؟ ایک ذوق جو حضوری فضل کو سیلہ ہے اور

دوم شوق جس سے نور فرحت بخش حاصل ہوتا ہے۔ جس سے وجود محفوظ ہو

جاتا ہے۔ تیرا اشتیاق انتظار ہے۔ جو معرفت دیدار کا سیلہ ہے۔ ذات و

صفات کے یہ کل و جز مراتب فقیر اور طالب مرید کو تصور اسم اللہ ذات اور

مشق وجودیہ سے نور کی تجلیات نظر آنے لگتی ہیں۔ اور توحید کے تصرف سے

دیدار کھل جاتا ہے۔ اور حاضرات اسم اللہ ذات سے پسلے ہی روز طالب ان

سب درجات کو معلوم کر لیتا ہے۔ اور جملہ درجات ایک ہی مرتبہ میں آجائے

ہیں۔ اس کو صاحب دم و قدم کہتے ہیں۔ یعنی إِشْقَامَتُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ وَالْقَوَامَةِ۔ جو کوئی فقر میں ان مراتب پر پہنچ گیل۔ اس کے لئے مخلوقات میں ملا۔

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ملامت میں وہ ہمیشہ سلامت رہتا ہے۔ اور اس

کی عاقبت بالخیر ہو جاتی ہے۔

الحمد لله۔ السلامة في الواجهة والآفات بين إلاثتين

وحدث میں سلامتی ہے۔ اور ووئی میں آفات ہیں۔

سلامتی لا سوئی اللہ (کو چھوڑ) کرو حدت میں داخل ہونے سے ملتی ہے۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کی (یاد اور بندگی) سے غافل ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی آفات و

بلائیں اس کو گھیر کر خراب کرتی ہیں۔ (اگر توحید پرست) ہے تو مخلوق کے

طعنوں سے مت ڈر۔ قوله تعالیٰ۔۔۔

لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَا إِثْمٍ (پہنچ ۱۲)

وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوتے ۔

مشنوی

اے نوان! تو اپنے علم پر ہے مغور
معبدو تو نزدیک ہے تو خود سے ہے دور
کشف و ہدایہ اگر پڑھ بھی لی تو کیا حاصل
بغیر خاصوں کی خدمت کے کچھ نہ ہو گا حاصل
الحمد لله۔۔۔ سَيِّدُ الْقَوْمِ حَادِمُ الْفَقَرَاءِ
توہفا سردار وہ ہے جو فقراء کا خلوم ہے
جب حضور پاک ﷺ کا یہ فرمان ہے تو کسی دوسرے کی کیا بساط ہے کہ وہ
دم مارے اور فقر محی ملکہ سے منکر ہو جائے۔

مل و دولت نقد جنس سب کے لئے زکوٰۃ کی شرح مقرر ہے۔ اسی طرح
علمائے عالیٰ پر علم کے خزانہ کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی فرض ہے۔ علم کی زکوٰۃ
شاغروں کو تعلیم دے کر علم بغیر طمع و ریا کاری کے ان تک پہنچانا ہے۔ اور
سچ معرفت توحید۔ علم تصور سلک سلوک کی تلقین طالبوں کو کرنا اور ان کو
مطلوب (حقیقی) حضوری تک پہنچانا (علم بالله) پر فرض عین ہے۔
من لو! کہ عارفوں کے احوال ہے روز تو بنو ہوتے ہیں۔ قوله تعالیٰ۔۔۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ رَبٌّ (۱۲۴)

ہر روز وہ ایک نئی شام میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ "ان مرتب میں"
قرب اللہ کی تفہیق اور حضوری تصور کی قوت سے کشف القبور اور قیامت
کے روز حساب گاہ میں ارواح کا نکارہ کیا جاتا ہے۔ یہ عمل غلاف نفس ہے۔
جس سے وہ عبرت کھا کر حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ اور صنیعوں کی بڑھوں سے
باہر نکل آتا ہے۔ اس (راہ) میں کامل وہی ہے جو جس (دم) سے انتقال کا
طریقہ جانتا ہے۔ لیکن (جس دم) سے اس قسم کا انتقال و عمل سے دور تر ہے۔
اور عارفوں کے نزدیک یہ بہبیت اور فضول عمل ہے۔ دوسرے کامل
صاحب تصور اسм اللہ العزات میں (جو جس حواس) کی راہ سے واقف ہیں وہ
روحاتیوں کو قم بلدن اللہ کے تصرف کے ساتھ قبر سے باہر نکل لیتے ہیں۔ یہ
انبیاء کی سنت ہے۔ چنانچہ حضرت عیینی علیہ السلام روح اللہ کا بھی عمل تحد
بعض ولی اللہ جذب و جلالیت سے مردہ کو "قم بلدنی" کہہ کر زندہ کر دیتے ہیں۔
یہ شرف بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی (امت کو) حاصل ہے۔ اور فقیر علماء کا
مرتبہ ہے

الحمد لله۔۔۔ الْعَلَمَاءُ أَمَتَتِي كَأَنِّيَأَعْبُنُّ إِشْرَاعَتِي۔۔۔ میری
امت کے علمائے (حق) بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔ جملہ انبیاء علیہ
السلام بھی (الله تعالیٰ کی ہمارگہ میں) فقر کے مرتبہ اور حضور پاک ﷺ کی
امت میں داخل ہونے کے لئے التجاکی۔ لیکن ان کو یہ (شرف) عطا نہ کیا
گیا۔ جس نے بھی حضرت محمد رسول اللہ کی راہ کو اختیار کیا۔ اس نے فقر
محمدی ﷺ کو اپنا سبق بنایا۔ فقر سے زیادہ بلند تر اور فخر والا مرتبہ دوسرا کوئی

سے شور و شر کرنے لگتا ہے۔ یہ نفس دیو خبیث الہمیں ہے۔ جبکہ نفس ملکتہ جب سیر ہوتا ہے تو وہ فیض بخش نافع المسلمين ہوتا ہے۔ جب بھوکا ہوتا ہے وہ صابر ہوتا ہے۔ وہ شہوت کے وقت باشور ہوتا ہے۔ غصب و غصہ کے وقت باحضور ہوتا ہے۔ وہ متھل (خنثی کا) بوجہ اٹھانے والا۔ اور خلوت کے وقت صفت کرم کا حامل ہوتا ہے۔ نفس ملکتہ کے مراتب انہیاء لویاء اللہ علمائے عالیٰ اور فقیر کامل کے مراتب ہیں۔ صاحب نفس ملکتہ قدر بقدر احوال با احوال جب مراقب ہو کر استغراق میں جاتا ہے تو نفس ملکتہ مثل براق حضوری مسراج میں پنچاہ رہتا ہے۔ جمل وہ ایک دم میں ہزار دیدار پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ افسانہ خواں توبت سے ہیں۔ مسئلہ مسائل قصہ کوئی اور اس کے سنتے سننے میں بھی بہت سے لوگ مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ولی اللہ غیب داں صاحب نکارہ ہو گا۔

بیت

بامیں سب دیکھنا تو عیب نہیں ہے
ظاہر و باطن جب ایک ہے کچھ غیب نہیں ہے
چنانچہ علماء کی نظر تمام علم کے مطالعہ پر ہوتی ہے۔ اسی طرح فقراء کی (نظر) ہمیشہ حضوری با قربۃ اللہ تھیں اور مجس محمد ﷺ پر ہوتی ہے۔ بعض دائیٰ طور پر مجلس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضوری ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو معلوم نہیں ہوتا۔ بعض اینے حضوری ہونے۔۔۔۔۔ اب بھی ہوتے ہیں۔ بعض (حضرت پاپ ﷺ) سے ہم بخیں بھی ہوتے ہیں۔ بعض جلالیت کے

نہیں ہے۔ اور نہ عی کوئی ہو سکتا ہے۔ فرمایہ کی زندگی ہے۔
ابیات

مجھ سے گر پوچھے کوئی کہ موت ہے کیا
پانچ روزہ موت میں ہے زندگی (بالقاء)
مردہ نفس و حرص و طمع و ہوا
بعد مردنے کے ہوئی حاصل مجھے روٹت خدا
قبر میں قرب خدا ہے خلوت خانہ
عیش خوش وقتی ماسوئی سے بیگناہ
موت سے پہلے ہی حاصل یہ مقام
نفس جب مردہ ہوا جان زندہ تمام
قبر اور گمراہوں کو دیکھوں بیک نظر
جب خلاف نفس ہے حاصل روح الامر
مردہ مل کو موت عاشق کو حیات
عاشقوں کو اس حیات سے نجات
عاشقوں کا رزق قوت بالقاء
اس جگہ جس نے نہ دیکھا بے جیاء
ظاہر و باطن میں نفس کی حالت پر ہی یقین و اعتبار کا دار مدار ہے۔ نفس الامر
جب سیر ہوتا ہے۔ فرعون بن کر "انا" کا (دھوکے کرنے لگتا ہے) جب بھوکا
ہوتا ہے دیوانے کتے کی مائدہ درندہ بن جاتا ہے۔ اور شیطان غصب کی وجہ

مقام میں بعض جمیلت کے مقام میں اور بعض کملیت کے مقام میں۔ (بچوں)
اس میں نما (حضوری کلام) کو کتاب (نور الہدی) کی صورت تحریر کر دیا ہے
جس نے اس (نور) کو حاصل کر لیا اور دیکھ لیا (اس کا مشہدہ کر لیا) وہ عارف
خدا و اصل (بالله) ہو گیا۔ جس نے اس کتاب کے مطالعہ اور عمل سے
دیدار حاصل نہ کیا اور و اصل نہ ہو لاد مردوں میں مثال بے حیاء ہے۔ لله
بس ماسوی اللہ بوس۔ گفَا عِلْمَهُ بِحَالِي لَا رَوْلَنِ مَطْعَنَاتِينَ
حل کی گواہ دینے کے لئے اس کا لاندوں علم عی کلنی ہے۔

اردو ترجیحہ فارسی کتاب نور المدی کلام بتوثیق ایزوی المورخہ 3/5/99
یروز سوموار صبح بمطابق ۱۶/۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اور اس
کا محبوب خیر ملکہم اس کو قول فرمائے۔ غوث پاک اور سلطان العارفین کے
وسلیہ سے اس کے پڑھنے والوں کو نور المدی عطا فرمائے۔ میرے ولدین جملہ
مومنین و مومنات کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب
العالمین ۰

فقیر الطاف حسین قاوری سروری سلطانی
الملقب آخری عمد کا خلیفہ سلطانی
عزیز کالونی و نڈالہ روڈ شہرہ لاہور

شرح در شرح

نور المدی کلام

کیا خاکی بھی نوری بن سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ التَّرْجِيمُ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاوَاتُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
رَسُولِهِ الْكَرِيمِ۔ امَّا بَعْدُ.....

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِينٌ ۝
اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف نور (محمد رسول اللہ) اور کتب
مُبین (قرآن مجید) نازل کیا گیا۔

بعض لوگ قرآن مجید کو تو نور مانتے ہیں لیکن صاحب قرآن کو
نور تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ حضور پاک ﷺ کی ذات تو نور گر ہے۔ قوله
تعالیٰ وَّ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ يَأْتِيهِ نورٌ آپ ان
کو (اللہ جل شانہ) کے حکم سے کلمات سے نکل کر نور میں داخل کر دیتے
ہیں۔

قوله تعالیٰ۔۔۔ ”یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل
فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو کلمات سے نکل کر نور میں داخل کر

دیں۔ اپنے رب کے حکم سے ان کو خداۓ ستودہ صفات کی طرف لا میں۔ ”سورہ ابراہیم ۱، ۱۴) معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تعلیم اور بیوی سے لوگوں کو قرآن مجید کا نور عطا ہو جاتا ہے۔

بہان و نور مبنیں

اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی ایک دلیل آجھی ہے۔ اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے۔ (النساء ۴۰/۱۵۴)

مولانا اشرف علی تھاڑوی نے اپر والے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے۔ بہان سے مراد قرآن مجید اور نور مبنیں سے مراد وہ ذلیل مبارک ہے رسول اللہ ﷺ کی (القرآن الحکیم ترجمہ و تفسیر مولانا اشرف علی تھاڑوی ترجیح کپنی لاہور و کراچی)

اسی طرح قرآن مجید کی آیات بیان کا نور الہ ایمان کو عطا کرو جاتا ہے۔ قوله تعالیٰ اللہ تعالیٰ اپنے بنہ (خاص محمد ﷺ) پر صاف صاف آئیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تم کو ٹھہرائے نکل کر نور میں داخل کر دے۔ اور یہیک اللہ تعالیٰ تمہارے حل پر بہا شیق اور بہادریوں ہے (الجیہد ۵۷/۹)

قولہ تعالیٰ۔ تمام تعریفیں اللہ عی کے لئے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس نے ٹھہرائے اور نور کو پیدا کیا (الانعام ۱، ۶)

قولہ تعالیٰ۔ بہیے لوگ جو رسول ای (ام العلوم) نبی کا تابع کرتے ہیں جن کی (شان) کو وہ تورست و انجلیں میں لکھا ہو اپتے ہیں۔ جو نیک باتیں کا حکم

فرماتے ہیں۔ اور بڑی باتوں سے منع فرماتے ہیں۔ اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں۔ اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر (غلامی) کے جو بوجہ لور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سبیں جو لوگ آپ پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کی حملت کرتے ہیں۔ اور آپ کی مد کرتے ہیں اور اس نور کا تابع کرتے ہیں جو آپ کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری طرح فلاں پانے والے ہیں۔ (الاعراف ۱۵۶-۱۵۷)

نور ایمان

أَنَّ اللَّهَ مُنْتَهِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا مَثَلَ لَهُ مُؤْرِيٌّ كَشْكُوٰةٌ
فَيُبَهِّهَا مُهْبِّاً خَلِقَهُ مُهْبِّاً فِي رُجَاحَةٍ مَا الرُّجَاحَةُ
كَمَا أَنَّهَا كَوْكَبٌ ذُرِّيٌّ يُبَوَّدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَرِّكَةٍ
ذَيَّنْتُونَةٌ لَا شَرِقَيَّةٌ وَلَا غَرْبَيَّةٌ لَا يَكُادُ زَيْنَهَا
يُعْنِي كَمَا وَتَوْسَّنَةٌ غَارٌ مُّهْوَرٌ هَلَّى مُؤْرِي طَيْبَدِي اللَّهُ
لِمُؤْرِي هَمَّيْشَاءُ وَطَيْشَاءُ (سورہ نور ۲۲: ۳۵)

اللہ تعالیٰ نہیں و آسمان کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثل ایسے ہے جیسے ایک ملک ہو جس کے اندر ایک قدیم ہے چکتا ہوا ایک ستارہ اور اس کے اندر ایک چراغ ہے روشن۔ اور وہ چراغ روغن نہن کے مبارک تمل سے جو نہ شرق ہے نہ غربی روشن کیا گیا ہے۔ اور وہ تمل ایسا ہے کہ اس کو ہم نہ بھی چھوئے تو وہ بخود جل المقاہ ہے۔ اس نور سے اپر ایک اور نور (کی جگہ ہو رہی ہے) نور علی نور۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس نور کی پدایت عطا کر دیتا ہے۔ (النور ۳۵، ۲۴)

اگر ہم اس نور کو انقلی وجود میں مشیلہ کریں تو صورت کچھ یوں ہو گی۔ انقلی وجود خالی ایک طلاق کی ماہنگ ہے جس کے اندر نورانی قلبی وجود ایک قدیل ہے گواہ کر چکتا ہوا ستارہ اور اس قدیل کے اندر روح کا ایک چراغ روشن ہے روح کی حیات کذریعہ نور رویت کا تمل ہے۔ جونہ شرقی ہے نہ غربی وہ خود بخدا اپنی تجلیات سے فروزان ہے۔ نور معرفت کے اس تمل پر نور اللہ کی تجلیات ہو رہی ہیں۔ اس طرح نور علی نور کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے چلتا ہے اسے ہدایت کا یہ نور عطا کر دتا ہے۔

سلطان العافین نے فرمایا تصور نور اسم اللہ ذات اور قادری طریقہ کی مشق وہودیہ کی کثرت سے نفس کا ترکیہ ہو کر وہ قلب کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ قلب روح کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ روح سر کی صورت اختیار کرتی ہے۔ اور جب یہ چاروں ایک ہو جلتے ہیں تو فقیر کو ہدایت کا نور حاصل ہو جاتا ہے۔ جس کی روشنی طبع آنکلب کی ماہنگ فقیر کے وجود میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور بالفی تجلیات اور ٹللات دور ہو جلتے ہیں۔

اسی طرح زمین و آسمان کا بھی ایک ہموئی ڈھانچہ ہے جو اللش تعالیٰ کے ارادہ کرنے میکون سے مدد کی صورت میں پیدا ہوا۔ قدیل جو کہ ایک چکلتا ہوا ستارہ ہے اسی روح اور نور رویت ایک تجھی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اسے ظاہری ڈھانچہ طلاق یعنی کلب کا قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس قدیل کے اندر روح حیات کا چراغ روشن ہے۔ جس پر نور رویت کی تجلیات تمل کا کام کر رہی ہیں۔ اور نور رویت اسم اللہ ذات کی ہمہ وقت ہونے والی تجلیات سے فروزان ہے۔

اگر ہم ایک ذرہ کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ ہر ذرہ کا ایک ظاہری ڈھانچہ ہے

جسے اس ذرہ (ذیلم) کا بھی ڈھانچہ کہہ سکتے ہیں۔ اس ذیلم کے اندر الیکٹرون موجود ہیں۔ جو چکتے ہوئے ستارہ کی محل روشن قدیل ہے۔ جو نور احمدی ملکہم کا مظہر اور چراغ روح کے مصدق ہیں۔ ان دونوں کے اندر ایک مرکز ہے جسے نوران کہتے ہیں۔ وہ لاقین ذات کا مظہر ہے۔ الیکٹرون اور پروٹون کے اوپر ایک غیر ممکن لارج ہے سائنس کی آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں۔ نور رویت کی صورت فائل ہے۔ جس سے ذرہ کے اندر حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ قوله تعالیٰ۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن الله کوئی ذرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا

نور رویت کی تجھی سے مدد میں سات حرمی صفت ہ نمودور ہو رہا ہے

و علم بخ ارادہ جو قدرت ۶۰۔ حرکت ۵۵۔ توفیق ۷۰۔ سع

بقر

نور رویت زندگی کے چراغ کے لئے تمل کا کام کر رہا ہے۔ اور نور رویت کے میں پرده نور اللہ کی تجلیات ہو رہی ہیں۔ جس سے ایک ذرہ سے لے کر کائنات عالم کی ہرشے کو زندگی کا نور حاصل ہو رہا ہے۔

نوری حقوق کا قفس بھی نور ہوتا ہے۔ بلی ہرشے نورانی قلب۔ نوری روح نور رویت۔ اور اس پر نور اللہ کی تجلیات ہوتی رہتی ہیں۔ جنت کا ظاہری ڈھانچہ ٹلک کے شبلے سے پیدا کیا گیا ہے۔ بلی ان مکے وجود کی ترتیب بھی وعی ہے۔ جو دوسری حقوقات اور کائنات کی ہے۔

نور ولایت

الله وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يَحْرِجُهُم مِّنَ الظُّلْمَةِ إِلَى

النُّورُ۔ اللَّهُ تَعَالَى جِنْ كَوْ اپنا وِلَا بِنَا تَا هے ان کو ٹلمات سے نکل کر نور
میں داخل کر دیتا ہے۔ ()

سلطان الاعارفین نے فرمایا۔ اللَّهُ تَعَالَى ولی اللَّهُ کو چار قسم کے ٹلمات
سے نکل دیتے ہیں۔ اول ٹلمات نور- دوم ٹلمات غلق- سیوم ٹلمات دنیا
- چارم ٹلمات شیاطین لور چار قسم کے نور عطا کر دیتے ہے۔
اول نور علم - دوم نور ذکر - سیوم نور الحام - چارم نور معرفت باقرب
حضور

نور شرح صدر

سو جس شخص کا سینہ اللَّهُ تَعَالَى نے اسلام کے لئے شرح صدر کر دیا
ہے وہ اپنے رب کے (عطا کئے ہوئے) نور پر ہے۔ ہمیں جن لوگوں کے
مل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے۔ یہ
لوگ کیسی گمراہی میں ہیں۔ (الزمر ۲۲، ۳۹)

حضور نبی کریم ﷺ کو مختلب کر کے اللَّهُ تَعَالَى جل شانہ نے فرمایا قوله
تعالیٰ۔ **الَّمَّا نَسَرَ رَحْمَةً لِكُوْنُكُنْتَ رَكْعَةً ۝** کیا ہم نے آپ کو شرح صدر (کا
نور) عطا نہیں کر دیا۔

جو کوئی اپنے سینہ میں اسم اللَّهُ لور اسم محمد ﷺ کی معن و وجودیہ کرتا
ہے اس کے سینہ میں شرح صدر کا نور ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور وہ لمح

مخوظ کے جملہ علوم کا مطالعہ کرنے لگتا ہے۔ دائیگی حیات کا نور

قولہ تعالیٰ۔ ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ ظاہر ہم نے اس کو زندہ کر
دیا۔ اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کر دیا جس کو لئے ہوئے وہ آدمیوں
میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی
حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں ہے ان میں سے نکلنے نہیں پاتا۔ اسی طرح
کافروں کو ان کے اعمال (ید) سخن معلوم ہوا کرتے ہیں (سورہ
الانعام ۱22، 6)

رحمت کا نور

قولہ تعالیٰ۔ اللَّهُ تَعَالَى خود اور اس کے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں تا
کر (اللَّهُ تَعَالَى) تم کو ٹلمات سے نکل کر نور میں داخل کر دے۔ اور اللَّهُ
تعالیٰ مومنین پر بہت سہراں ہے۔ (سورہ الاحزاب ۴۲، ۳۳)

قولہ تعالیٰ۔ سو جس شخص کو اللَّهُ تَعَالَى بُدایت دینے کا ارادہ کرتے ہیں
اس کے سینہ کو اسلام کے لئے شرح صدر کر کے (اس کو شرح صدر کا نور
عطا کر دیتے ہیں) اور جس کو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو
اسلام کے لئے نگ اور بہت نگ کر دیتے ہیں۔ جیسے کوئی آسان
پڑھتا ہے اس طرح اللَّهُ تَعَالَى ایمان نہ لانے والوں پر پھکارڈاں
ہے۔ (الانعام ۱25، 6)

صلیقین و شہدا کا نور

بھے نور عطا کر دے۔ میرے دائیں ہائیں آگے پیچے نور پیدا کر دے۔ میرے دل میں۔ میرے کافوں میرے منہ میں نور عطا کر دے۔ میرے سینہ میرے دل کو نور کر دے۔ میرے ہاتھوں اور پاؤں میں نور بھر دے اور ایسی کیفیت پیدا کر دے جو تو نے حدیث قدسی میں بیان کی ہے۔ کہ طالب اللہ تیری قدرت کی آنکھوں سے دیکھنے والا۔ تیری قدرت کے کافوں سے سئنے والا۔ تیری قدرت کی زبان سے کلام کرنے والا۔ اور تیری قدرت کے ہاتھوں سے کام کرنے والا بن جائے اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ طالب مولیٰ دنیا میں نور حاصل کر لے تاکہ اسے یہ روز قیامت شرم ساری اور پل صراط مطیٰ کرنے میں مشکل پیش نہ آئے۔ اگر کوئی شخص یہ نور حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پارگاہ میں حاضر ہو جائے۔ اگر وہ آئے تو رحمت کا دروازہ کھلا ہے۔ اگر وہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ چاہیے کہ کسی کل نور الحدیث سوری قاوری مرشد کی تلاش کرے۔ تاکہ وہ اسے نور الحدیث حمایت کر دے۔ یا اللہ ہمیں بھی یہ نور عطا فرم۔ آمین۔

وَآخِرَهُمْ عَوْنَانُ أَعْنَى الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
فَقِيرُ الطَّافِ حسین سروری قاوری سلطانی
الملقب آخری عمد کا خلیفہ سلطانی

قولہ تعالیٰ۔ اور جو لوگ اللہ پر لوارس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہ رب تعالیٰ کے نزدیک صدیق نور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر نور ہے۔ (جو ان کو دنیا میں عطا کروایا جاتا ہے) (سورہ الحید ۱۸، ۵۷)

قیامت کے روز جب سورج بے نور ہو جائے گا ہبند ستاروں کی روشنی نہ ہو گی۔ ایسے گھپ اور میرے میں سڑکیے ملے ہو گل۔ جبکہ اسی حالت میں پل صراط سے بھی گزرنما ہو گل۔ قولہ تعالیٰ وہ دن ایسا ہو گا جب منافق مر اور منافق عورتیں ابل ایمان سے کہیں گے کہ ذرا محشر جاؤ (ماکہ) تمہارے نور سے پچھے روشنی حاصل کر لیں ان کو جواب دیا جائے گا کہ اپنے پیچے (دنیا میں) لوٹ جاؤ پھر نور تلاش کرو (جو کہ ناممکن ہوتا ہے) پھر ان (فریقین) کے درمیان ایک بیوار کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ بھی ہو گل۔ جس کے اندر کی طرف رحمت نور ہاہر عذاب ہو گا (سورہ الحید ۵۷/۱۳)

قولہ تعالیٰ۔ اس دن اللہ تعالیٰ نبی ﷺ نے اور لعل ایمان جو آپ کے ساتھ ہوں گے ان کو رسانہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے دل پر اپنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہو گا۔ اور وہ یہی دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو آخر تک رکھئے اور ہماری مغفرت فرمادیجئے۔ پیش کر آپ اس پر قبور ہیں (سورہ الحرم ۶۶، ۸)

رسول پاک ﷺ نے ہمیں ایک دعا حصول نور کے لئے سکھلانی ہے جو بخاری شریف میں مذکور ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ اے میرے رب

کوائف کتب نور الحدی

- قول زرین حضرت غلام جیلانی سلطان
نمونہ فارسی کلام نور الحدی
اردو ترجمہ حمد و نعمت
تصرفات کی دس اقسام
جز حضوری ہر طریقہ راہب
نور الحدی حضوری مجلس کا وسیلہ ہے
بے نصیب کو کہہ کلمہ طیب بآنصیب بنا رہتی ہے
لبیات۔ شہ رگ سے نزدیک
طالب طلب کر سچ کرم
کلمہ طیب کا خاص الحاس طریقہ
کامل مرشد اور ناقص مرشد
علم کے دو گواہ
- علم اللہ کے الف سے مقام الفت طے کرنا
مرشد سے پانچ قسم کے علوم طلب کریں
جمعیت کے مراتب حاصل کرنا

- حضوری مشہد کے طریقے
طلیبوں کی دو اقسام
نفس کی چار اقسام
ہر لذت سے بجھ کر لذت لٹھئے
ہر سرتاج کے قتل اور ہر وجود حضوری وصل کے قتل نہیں ہوتا
کس علم سے عرش قدموں کے نیچے فرش بن جاتا ہے
دربائی وحدت میں عرق ہونا
نور حضور کا خلاصہ
شرح دعوت
غلاب دعوت دم نوش
خاصوں کی اصل راہ قرب اللہ سے تصور اور تصرف ہے
شرح دعوت
پانچ قسم کے خزانے
دعوت کی آزمائش اپنے نفس پر کرنا چاہئے
اللہ تعالیٰ ہی روزی رسی ہے
شرح فقر کس کو کہتے ہیں۔
شرح مراتب موتا قبل ان تموتوا
تین اشخاص کا وجود قبر میں بھی سلامت رہتا ہے
سروری قادری طریقہ ذکر والا اللہ کی امان میں ہوتا ہے

اسم اللہ کے تصور سے شرف دیدار
ایمیات

حضور عالم سے علم طلب کرنا چاہئے
علم کس لئے علم کس لئے
علم کے دو گواہ

دونوں پہلووں میں نفس اور شیطان دو دشمن ہیں
لقائے الٰہی کا طریقہ۔ یقین کیسے حاصل ہوتا ہے
دیکھنے والا کبھی کہتا نہیں
رویت خدا کے طریقے
خواب۔ مرائقہ۔ عیان

ایمیات

ہاطن میں چوہہ قسم کی تخلیقات
الہام اور ذکر میں فرق

مشق وجودیہ سے معشقی اور محبوی مراتب ملتے ہیں
حقیقت خواب و تعبیر

خواب و تعبیر
گھوہ کی دو اقسام
فتر محب کس کو کہتے ہیں۔
شرح دعوت دم

۶۲ دعوت دم کی چار اقسام
۶۳ مراتب ذکر خفی
۶۴ دعوت دم سے ملاقت کرنا
۶۵ فرشتے کو حاصل نہیں مقام لی مع اللہ
۶۶ دشمن سید للہ زشت ہے
۶۷ ایمیات فرش تمام
۶۸ یہ حضوری معرفت قرب خدا کا کلام ہے
۶۹ ایمیات دم۔ اسم اللہ ذات کی تائیر
۷۰ کوئین کا تمثیل پشت ہاخن پر کرنا
۷۱ دنیا کا ماٹس سگ ہے۔ ایمیات
۷۲ دنیا کیا ہے۔ ایمیات
۷۳ تجھے بیویش کافر نفس سے کار ہے
۷۴ مبتدی فقیر کے مراتب اور ایمیات فقر
۷۵ اہل تصور نور کا نفس بھی نور ہو جاتا ہے
۷۶ تصور قرب اللہ حضور ناظر کے مراتب
۷۷ جس نے خواہشات نفلانی کو روک لیا
۷۸ جنت الحلوی میں داخل ہو گیا
۷۹ پانچ قسم کے مراتب
۸۰ دونوں جان اسم اللہ کی طے میں ہیں

صاحب دعوت کو حضور ﷺ اسی معرفت کی تلقین کرتے ہیں
محبات کی اقسام

بے جا ب اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ اس کی تاثرات
تصور اسم محمد سرور کائنات ﷺ کے اثرات

مراتب نعم البدل
 نقش تصور اسم اللہ ذات

نقش تصور اسم محمد سرور کائنات ﷺ
حاضرات ناظرات کی راہ

قرب اللہ حضوری کی حاضرات
تصور نور سے حضوری

خاک آبی تصورات پر فخر نہ کرنا چاہئے
کیمیاء کے دس خزانے

فقیر کس کو کہتے ہیں
علم کلی

فقیر کے دو علمیں لٹکر

جسم میں روح مدی اور نفس مدعاییہ ہے
شرح علم نعم البدل

اذ اتم الفقر فمو اللہ

سو تو اقبال لان تم تو تو

۸۹	کلمہ طیب کے چوہیں حروف کے اثرات
۹۰	اویاء اللہ مرتے نہیں
۹۱	چار قسم کے پرندے فرع کرنے کا حکم
۹۲	مالک الملک فقیر صاحب جذب ہوتا ہے پوششی لٹکر پر زر و مل خرچ کرنے کی بجائے فقیر کی ایک توجہ بھرے ہے
۹۳	قرآن پاک سے باہر کوئی حیز نہیں اور مل دریائے عین ہے
۹۴	فیب کے خزانے کی چالیاں اسی کے پاس ہیں
۹۵	دیدار کی راہ کوئی راہ ہے
۹۶	ظاہری علم فضیلت کے ساتھ پاٹنی علم کی اہمیت
۹۷	رب تعلیٰ کی شناخت کے چار تصورات
۹۸	غناہت کے مراتب
۹۹	شرح معرفت و عارف
۱۰۰	من عرف نفس نقد عرف ربہ
۱۰۱	عارف کی اقسام
۱۰۲	ذکر خنی کے آٹھ طریقے
۱۰۳	اقسام ذکر
۱۰۴	دیدار باطنی آنکھ سے کیا جاتا ہے
۱۰۵	مالک الملک فقیر اور چودہ قسم کے تصور تصریفات وغیرہ
۱۰۶	تصور کی خصوصیات

۲۱۵	عشق کا قاضی حقیقی عاشق سے دو گواہ طلب کرتا ہے۔
۲۲۰	شرح طے
۲۲۲	شرح مرائق و استفراق
۲۲۶	شہ محبی الدین کا قادری طریقہ
۲۲۹	معراج کی شب لور غوث پاک۔ آپ نے حضور پاک ﷺ کی دست بیعت کی تھی
۲۳۰	قادری طریقہ کا دشن۔ تین حکمت سے خلی نہیں
۲۳۱	تفہیق کی چار اقسام
۲۳۲	اعتقاد سے یا شیخ عبدالقدیر شیخنا "للہ کرنے کے مراب
۲۳۲	شہید زندہ ہیں۔ ان کو مردہ نہ کو
۲۴۳	تجھہ باطنی
۲۴۶	استفراق میں ذکر اللہ کیا کرو
۲۴۹	حاضرات حروف جنگی
۲۵۰	اسلام الحشی
۲۵۵	نقش مشق وجودیہ
۲۵۸	حلیہ مبارک رسول اللہ ﷺ
۲۶۱	شرح دعوت رونتہ المبارک
۲۶۵	شرح ذکر اللہ
۲۶۶	اشغل ذکر

۱۲۸	علم سینہ ہے سینہ۔ نظر یا نظر ہے
۱۳۰	قیامت کے روز دنیا دار قبلہ پشت کھڑے ہوں گے
۱۳۲	تجہ کیا ہے
۱۳۴	ظاہر باطن کیا ہے
۱۳۶	جبلات کی اقسام
۱۳۸	شرح دعوت
۱۳۹	اللہ ہم کا نقش دعوت
۱۴۱	اسم کا تصور
۱۴۲	مسئول کی اقسام
۱۴۳	سلہ سل کی تلاش کے بوجو دسیع حوصلہ طالب نہیں ملا
۱۴۴	شرح علم دعوت
۱۴۵	دعوت کے چار حروف
۱۴۶	نور الحدیثی کے مطالعہ سے کیا حاصل ہوتا ہے
۱۴۷	طالب علم کے لئے اپنے نفس کو قتل کرنا فرض یعنی ہے
۱۴۸	شرح عین العلم
۱۴۹	شرح دعوت قبور
۱۵۰	مردہ دل کو قبر پر چھائی سے جواب با صواب حاصل نہ ہو گا
۱۵۱	شرح وجودیہ کیا ہے
۱۵۲	شرح وجودیہ

نقش حاضرات

ذکر قریبی خوب جس سے ذاکر کا بند بند جدا ہو جاتا ہے

نقش سانگرموت

نقش باب الفقر مکھوس شیراں

نقش باب الفقر۔ تبغیرہ نہ

چار جستے اور رضا حقنا کے دو جستے

صورت سلطان الفقر کا نقش

نقش دریائے ٹرف توجید

یوم است ارواح کا اقرار

الغار ہزار خلوقات کی حاضرات کا نقش

مجلس محمدی ملکہ میں داخل ہونے کی شرح

شیطانی دعویے "اٹا"

زیارت اور اس کو توڑنے کا طریقہ

شرح الامام

عارفون کی صوت کے سلت طریقہ

شرح ظاہر و باطن

علم قلم البدل

فقیر کو کیا حاصل ہوتا ہے

شرح انسان

امت کس کو کہتے ہیں۔ فنا فی الشیخ کے مرتب
دشمن آں نہیں دشمن مصطفیٰ ﷺ ہے
تصور نور و محنت قبور
فقیر کے تین دشمن
طالب با اخلاص ہونا چاہئے
آدمی کے وجود میں چند لٹائیں
وحوت کے سات "ق"
کامل مرشد چودہ لٹائیں وجود میں کھو دیتا ہے
تجہ کی اقسام
فقیر کو کیا کچھ حاصل ہوتا ہے
علم کے تین حروف
تین قسم کے محمود معنیں
وردو و ظائیں جاری نہ ہو تو اس کا علاج
فیقر حرام نہیں کھاتا
چار قسم کی فتنی لذات
کلمہ طیب کی حاضرات
شرح فقر
شرح در شرح نور الحدیث

۳۶۰

۳۶۲

۳۶۳

"

۳۶۵

۳۶۷

۳۶۹

۳۷۱

۳۷۳

۳۷۵

۳۷۷

۳۷۹

۳۸۱

۳۸۳

۳۸۵

۳۸۷

۳۸۹

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۴

۲۶۰

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۵

۲۷۸

۲۷۹

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۶

۳۰۶

۳۱۱

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۹